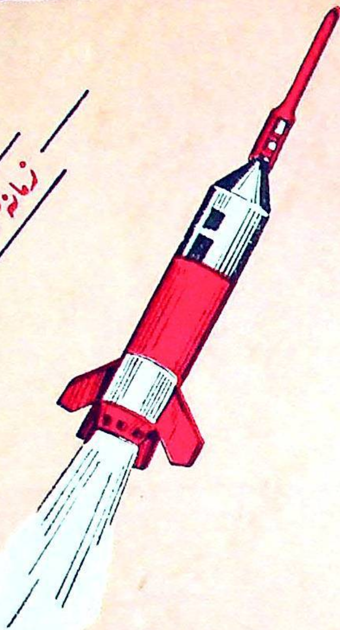


جدید آسان اٹلس

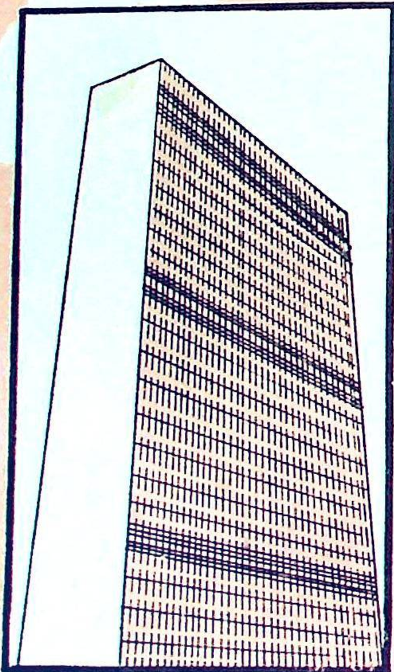
رنگین جغرافیہ و تاریخ

بمعہ

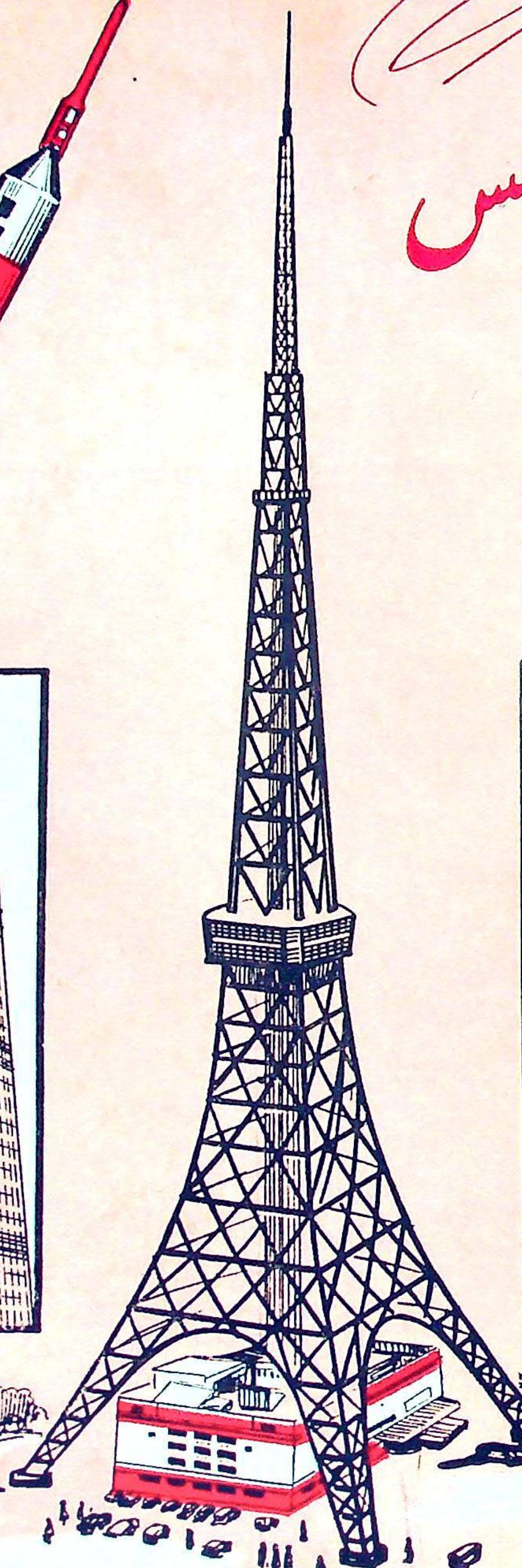
مفید حالات

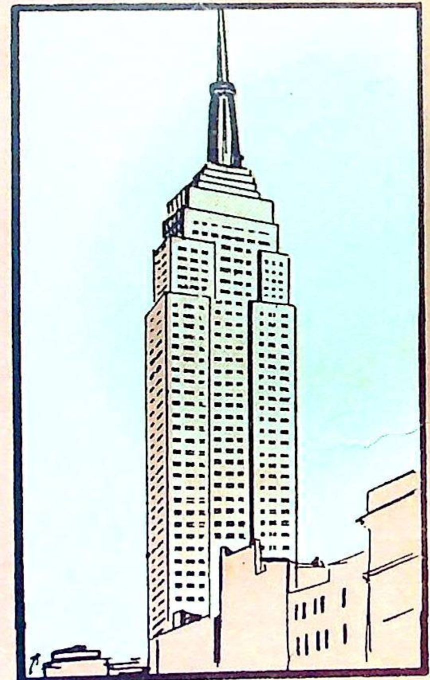
مصنفہ

ٹی۔ ایس کوشل۔ بی۔ اے



یو۔ این ہیڈکوارٹرز۔ نیویارک





ایمپائر سٹیٹ بلڈنگ
نیویارک

قیمت:-
~~4-00~~ 5.00
روپے

ٹوکیو ٹاور

پبلشرز
انڈین بک ڈپو۔ بہادر گڑھ روڈ۔ ڈپٹی گنج۔ دہلی ۔6

جدید آسان اٹلس

رنگین

بمعہ مفصّل جغرافیائی حالات مختصر تاریخِ ہند و مفید واقفیّتِ دورِ حاضرہ

مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں اور پرائیویٹ طلبا کے لئے

اِس اٹلس کے سابقہ ایڈیشن کے تمام نقشہ جات جناب ڈائرکٹر صاحب محکمہ سروے آف اِنڈیا ڈیرہ دون کے لیٹر نمبر 213/ 3-A-62/ TB-1383 مؤرخہ 20.3.68 کے مطابق منظور شدہ ہیں۔

مُصنّفہ

بیبا سِنگھ کوشل

کاپی رائٹ۔ پبلشرز

رام کرشن اینڈ برادرز

پروپرائیٹرز

قیمت

چار روپے

Rs 5.00 nP

انڈین بُک ڈپو و میپ ہاؤس

صدر بازار۔ ۲۹۳۷ بہادر گڑھ مارگ۔ نزد ڈپٹی گنج۔ دہلی ۶

جدید آسان اٹلس

فہرست مضامین و نقشہ جات

ضمیمہ

اطراف ہماری زمین کی شکل و صورت، حرکات، پیمائش اور بناوٹ

ہماری زمین

یہ زمین جس پر ہم رہتے ہیں، بہت وسیع ہے۔ اس میں سینکڑوں ممالک میدان، پہاڑ، ندی نالے، جھیلیں اور بڑے بڑے سمندر ہیں۔ کہیں ہرے ہرے لہلہاتے کھیت ہیں، کہیں گھنے جنگلات۔ کہیں سینکڑوں کلومیٹر تک ریت ہی ریت ہے۔ کہیں سخت سنگلاخ کوہستانی علاقے اور کہیں برف سے مستور اونچی اونچی چوٹیاں۔ اس زمین کی سطح پر تین ارب سے زیادہ انسان رہتے ہیں! علاوہ ازیں انواع و اقسام کے چرند پرند، جنگلی جانور، کیڑے مکوڑے، مکھی مچھر، سانپ چھپکلیاں طرح طرح کے حیواناتِ آبی، ہزار ہا اقسام کی نباتات، اور لاانتہا جمادات یہ سب بھی تو ہے۔ لیکن اس کے باوجود کائنات میں ہماری زمین کا وجود ایک ناچیز نقطے سے زیادہ نہیں!

زمین تقریباً ۱۲۷۵۰ کلومیٹر قطر کا ایک کرّہ سا ہے یہ سورج کے گرد گھومنے والا ایک سیارہ ہے جو خلاء میں سورج سے لگ بھگ پندرہ کروڑ کلومیٹر کے فاصلے پر رہ کر سال بھر میں اس کے گرد ایک چکر لگاتا ہے۔ ہماری زمین کی طرح آٹھ دیگر سیارے بھی سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ ان میں سے کچھ زمین سے بہت بڑے بھی ہیں۔ اور سورج تو اتنا بڑا ہے کہ اس میں ہماری زمین جیسے لاکھوں اجسام سما سکتے ہیں۔ رات کو آسمان میں ہمیں ہزاروں ستارے ٹمٹماتے نظر آتے ہیں۔ وہ ستارے دراصل بڑے بڑے سورج ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر ہمارے سورج سے بھی بہت بڑے ہیں لیکن وہ اتنی زیادہ دوری پر ہیں کہ ان میں سے نزدیک ترین ستارے کی روشنی کو ہم تک پہنچنے میں چار سال لگتے ہیں جبکہ ہمارے سورج کی روشنی ہم تک ساڑھے آٹھ منٹوں میں پہنچ جاتی ہے! لاانتہا دوری کے باعث ہی تو وہ ہمیں اتنے ننھے منّے دکھائی دیتے ہیں۔ جتنے ستارے ہمیں دکھائی دیتے ہیں، بڑی بڑی دوربینوں کی مدد سے اس سے ہزاروں گنا زیادہ ستاروں کا پتہ چلتا ہے! اب تم بخوبی سمجھ گئے ہوگے کہ کائنات کتنی وسیع ہے اور اجرام فلکی میں ہماری زمین کی کیا ہستی ہے۔

زمین چپٹی نہیں، گول ہے:-

دیکھنے میں خواہ ہمیں یہ زمین چپٹی سپاٹ نظر آتی ہے لیکن دراصل یہ ایک بہت بڑا گولا یا کرّہ سا ہے جو اوپر نیچے سے کسی قدر پچکا ہوا ہے جیسے نارنگی ہوتی ہے۔ ہمارا اپنا قد اس کے مقابلے میں اس قدر چھوٹا ہے کہ ہم ایک وقت پر اس کی سطح کا نہایت تھوڑا سا حصہ دیکھ پاتے ہیں۔ کرّہ زمین کا محیط یا گھیر تقریباً ۴۰۰۰۰ کلومیٹر ہے اور آدمی کھلے میدان میں کھڑا ہو کر صرف تین چار کلومیٹر تک دیکھ سکتا ہے۔ یوں کہوں کہ کسی بہت ہی بڑے گنبد پر ایک چیونٹی رینگ رہی ہے، اسے بھلا گنبد کی گولائی کیا دکھائی دے گی۔ یہی وجہ ہے کہ کرّہ نما ہونے کے باوجود زمین ہمیں چپٹی سپاٹ معلوم دیتی ہے۔

زمین کی گولائی کے ثبوت:-

(۱) ساحل پر کھڑے ہو کر دور سے آتے جہاز کو دیکھا جائے تو سب سے پہلے دھواں نظر آتا ہے، پھر چمنیاں، پھر اوپری منزل نظر آنے لگتی ہے اور جب جہاز افق کے اوپر آ جاتا ہے تب ہمیں سارے کا سارا جہاز دکھائی دیتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے جہاز کے نچلے حصے زمین کی گولائی کی اوٹ میں چھپے ہوئے تھے ورنہ اگر زمین چپٹی ہوتی تو پہلے ہی سارے کا سارا جہاز دیکھا جا سکتا تھا۔

(۲) انگلستان کی ایک بالکل مسطح نہر میں یکساں لمبائی کے تین بانس میل میل کی دوری پر اس طرح نصب کئے گئے کہ ہر ایک بانس کی سطح آب کے اوپر اونچائی ایک جتنی تھی۔ تب ایک سرے والے بانس کی چوٹی سے دوربین میں سے تیسرے بانس کی چوٹی کو دیکھا گیا تو درمیانی بانس کی چوٹی اوپر کو ابھری ہوئی نظر آئی اس سے ظاہر ہے کہ زمین چپٹی نہیں بلکہ ایک کرّہ کی شکل کی ہے۔

(۳) مشرقی ممالک میں سورج پہلے طلوع ہوتا ہے اور مغربی ممالک میں بعد میں۔ اگر زمین چپٹی ہوتی تو تمام کی تمام زمین پر سورج ایک ہی وقت پر طلوع ہوتا۔

(۴) افق ہمیشہ گول نظر آتا ہے اور اگر ہم اونچائی پر چڑھتے جائیں تو افق کا دائرہ وسیع تر ہوتا جاتا ہے۔ یہ ایک گولے پر ہی ہو سکتا ہے۔

(۵) چاند گرہن کے وقت زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔ اس سائے کا کنارہ ہمیشہ گول ہوتا ہے۔ صرف ایک گولے کا سایہ ہی ہمیشہ گول ہو سکتا ہے۔

(۶) آسمان پر زمین کے تمام ساتھی کرّے کی شکل کے ہیں تو بھلا زمین کیوں اپنے خاندان کی روایت کے خلاف ہوگی۔

(۷) اب تو ہوائی جہاز اور راکٹ کرّہ زمین کے گرد گھومتے پھرتے ہیں۔ راکٹ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں زمین کے گرد ایک چکر لگا لیتا ہے۔ خلائی راکٹ ہزاروں لاکھوں کلومیٹر کی دوری سے کرۂ زمین کی تصویریں لے چکے ہیں۔ انسان خود چاند پر پہنچ کر اپنی زمین کے گولے کو بخوبی دیکھ آیا ہے۔

زمین کی حرکات اور پیمائش:-

زمین لٹو کی طرح کیلی یا محور کے گرد گھومتی ہے محور کی لمبائی تقریباً ۱۲۷۱۴ کلومیٹر ہے۔ اس کے شمالی سرے کو قطب شمالی اور جنوبی سرے کو قطب جنوبی کہتے ہیں۔ دونوں قطب سطح زمین پر کے ساکن نقطے ہیں۔ کرہ زمین کا محیط یا گھیر ۴۰۰۰۰ کلومیٹر ہے۔ دونوں قطبوں سے یکساں فاصلے پر سطح زمین کے عین درمیان میں سے جو فرضی خط کھینچا جائے اسے خط استوا کہتے ہیں یہ بھی ۴۰۰۰۰ کلومیٹر لمبا ہے۔ اپنے محور کے گرد گھومنے کے علاوہ زمین آسمان میں سورج کے گرد بھی گردش کرتی ہے۔ زمین کا محور مدار گردش (ORBIT) کی سطح کے ساتھ ۶۶½ درجے کا زاویہ بنائے رکھتا ہے۔ محوری گردش سے دن رات وجود میں آتے ہیں۔ یہ ایک گردش ۲۴ گھنٹے کی ہوتی ہے۔ سورج کے گرد زمین کی ایک گردش سال بھر میں تکمیل پاتی ہے۔ اس سالانہ گردش کے دوران میں محور کے مخصوص جھکاؤ کے باعث کچھ عرصہ تو قطب شمالی سورج کی جانب جھکا رہتا ہے اور کچھ عرصہ قطب جنوبی نیز ان کے درمیانی دنوں میں قطبین کا سورج کے سامنے جھکاؤ تقریباً یکساں ہوتا ہے۔ اس سے گرمی۔ خزاں۔ سردی اور بہار چاروں موسم عالم ظہور میں آتے ہیں۔

زمین کی بناوٹ: زمین کا اندرونی حصہ یا مرکزی کرہ نہایت گرم اور پگھلا ہوا ہے۔ اس کے اوپر ٹھوس پوست (چھلکا) جم چکا ہے۔ اسکی سطح ناہموار ہے۔ بڑے بڑے گڑھوں میں پانی بھرا ہے جنہیں ہم سمندر یا کرۂ آبی کہتے ہیں۔ جو حصے خشک ہیں انہیں خشکی یا کرۂ بری کہتے ہیں۔ کرۂ آبی اور کرۂ بری کے اردگرد کرۂ ہوائی کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔

شکن دار پہاڑ (FOLD MOUNTAINS) اندرونی مائع حصہ ٹھنڈا ہونے پر سکڑتا ہے تو اوپر کے ٹھوس پوست میں سلوٹیں یا شکن پڑ جاتے ہیں۔ جو حصے اوپر کو ابھر آتے ہیں وہ پہاڑ بن جاتے ہیں۔ اور بیچ بیچ کے نیچے حصوں کو وادیاں کہتے ہیں۔

تودے کا پہاڑ (BLOCK MOUNTAIN) پوست زمین میں دو متوازی درزیں پڑ جائیں تو کبھی کبھی ان درزوں کے بیچ کا حصہ اوپر کو دھکیلا جاتا ہے۔ اس طرح تودے کا پہاڑ بن جاتا ہے۔

شگاف دار وادی (RIFT VALLEY) پوست زمین کی دو متوازی درزوں کے درمیان کی زمین بچک کر نیچے دب جائے تو لمبی شکل کی وادی بن جاتی ہے جسے شگاف دار وادی یا دراڑ کی گھاٹی کہتے ہیں۔

کوہ آتش فشاں: (VOLCANO) زمین کا اندرونی گرم مائع مادہ جسے لاوا کہتے ہیں اور اوپر سے رس کر آئے ہوئے پانی کی بھاپ کبھی پوست زمین کو پھوڑ کر بہت زور سے باہر کو پھوٹ نکلتی ہے۔ یہ لاوا سوراخ کے اردگرد جمع ہوتا رہتا ہے اور کچھ عرصہ میں مخروطی شکل کا پہاڑ بن جاتا ہے۔ اس کے دہن سے گرم چمکتا ہوا لاوا اور دھواں وغیرہ نکلتا رہتا ہے۔ اسی لئے اسے کوہ آتش فشاں یا جوالا مکھی پہاڑ کہتے ہیں۔

کنواں (WELL)۔ پوست زمین کے کچھ حصے ایسے ہوتے ہیں جن میں پانی جذب ہو سکتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں جن میں پانی داخل نہیں ہو سکتا۔ پوست میں ایسی جاذب چٹانوں اور غیر جاذب چٹانوں کی کئی کئی تہیں ہوتی ہیں۔ اگر اوپر چند جاذب چٹانیں (مثلاً مٹی۔ ریت کھڑیا وغیرہ) ہوں اور ان کے نیچے غیر جاذب چٹان (مثلاً سخت پتھر) آ جائے تو اوپر سے بارش کا پانی رس رس کر غیر جاذب چٹان کے اوپر جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہ جاذب چٹانوں میں سمایا رہتا ہے۔ اگر ہم اس پانی کو حاصل کرنا چاہیں تو جاذب چٹانوں میں کنواں کھود لیتے ہیں اور رسی سے برتن لٹکا کر یا رہٹ ڈھینکلی سے یا پمپ سے وہ نیچے جمع شدہ پانی نکال لیتے ہیں۔ بجلی سے چلنے والے کوئیں (TUBE WELL) سے بہت گہرائی پر کا پانی بھی آسانی سے نکالا جا سکتا ہے

چشمہ (SPRING) کئی دفعہ جاذب اور غیر جاذب چٹانوں کے مقام اتصال کو کھول کر وہ جمع شدہ پانی خود بخود پھوٹ نکلتا ہے اسے چشمہ کہتے ہیں۔

کٹوری کنواں (ARTESIAN WELL) اگر ایک جاذب چٹان دو غیر جاذب چٹانوں کے درمیان واقع ہو۔ ان کی شکل کٹوری یا پیالے کی مانند ہو اور جاذب چٹان کا سرا اوپر سے ننگا ہو تو اس میں پانی رس رس کر اکٹھا ہوتا رہتا ہے۔ اگر کٹوری کے درمیان کے گہرے حصے کو کھود کر جاذب چٹان تک سوراخ کر دیں تو پانی اپنی سطح ہموار رکھنے کے لئے خود بخود اوپر کو پھوٹ نکلتا ہے۔ ایسے کٹوری کنوئیں آسٹریلیا میں بہت پائے جاتے ہیں۔

عرض بلد اور طول بلد (LATITUDE & LONGITUDE)

محور اور قطب: لٹو یا پہیہ اپنے بیچ کی کیلی یا محور کے گرد گھومتا ہے یعنی اسی طرح گھومتی زمین کے بیچوں بیچ جو خط تصور کیا جائے جس کے گرد زمین گردش کرتی ہے اس فرضی خط کو محور (AXIS) کہتے ہیں۔ محور کے دونوں سروں کو قطب (POLES) کہتے ہیں۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی یہ دونوں سطح زمین پر ساکن مقامات ہیں۔

خط استوا (EQUATOR) سطح زمین پر قطبین سے یکساں فاصلے پر شرقاً غرباً جو خط کھینچا جائے اسے خط استوا کہتے ہیں۔ یہ مکمل دائرہ ہے جو زمین کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ نصف کرۂ شمالی اور نصف کرۂ جنوبی۔

عرض بلد (LATITUDE) خط استوا سے کسی مقام کے شمال یا جنوب کو درجات میں فاصلے کو کہتے ہیں خط استوا سے قطب شمالی یا قطب جنوبی تک دائرہ کا چوتھائی حصہ ہوتا ہے یعنی ۹۰ درجے ہوتے ہیں خط استوا کو صفر اور قطبین کو ۹۰ درجے تصور کیا جاتا ہے۔ درمیان کے ہر درجہ میں سے گزرنے والے خط استوا کے متوازی خطوط کو خطوط عرض بلد کہتے ہیں ½۲۳ درجے شمالی عرض بلد کو خط سرطان (TROPIC OF CANCER) کہتے ہیں ½۲۳ درجے جنوبی عرض بلد کو خط جدی (TROPIC OF CAPRICORN)۔ ½۶۶ درجے شمال میں دائرہ قطب شمالی (ARCTIC CIRCLE) ہے اور ½۶۶ درجہ جنوب میں دائرہ قطب جنوبی (ANTARCTIC CIRCLE)۔

نصف النہار (MERIDIAN) کسی بھی مقام سے گزرنے والے شمالاً جنوباً خط کو کہتے ہیں خطوط نصف النہار قطب شمالی کو قطب جنوبی سے ملاتے ہیں۔ انہیں خطوط طول بلد بھی کہتے ہیں گرینچ (لنڈن) میں سے گزرنے والے خط کو نصف النہار اعظم یا نصف النہار شمار (PRIME MERIDIAN) کہتے ہیں۔ نصف النہار کا مطلب ہے "آدھا دن" یعنی دوپہر۔ دوپہر کے وقت سورج سر پر ہوتا ہے اور سائے ٹھیک شمالاً جنوباً ہوتے ہیں۔

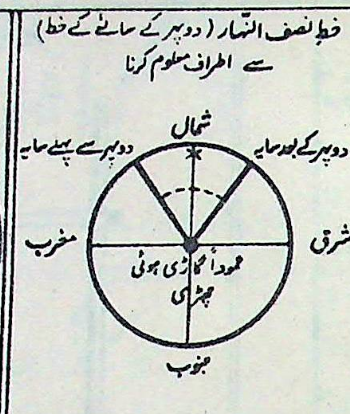
طول بلد (LONGITUDE) سطح زمین پر کسی دو مقامات کے درمیان شرقاً غرباً درجاتی فاصلے کو طول بلد کہتے ہیں۔ سطح زمین پر کہیں بھی لگاتار شرقاً غرباً خط لگایا جائے تو وہ مکمل دائرہ ہوتا ہے۔ دائرہ میں ۳۶۰ درجات ہوتے ہیں۔ لہٰذا طول بلد کے ۳۶۰ درجات ہوتے ہیں۔ گرینچ لنڈن میں سے گزرنے والے نصف النہار شمار کو صفر درجہ مان کر ۱۸۰ درجے مشرق کو اور ۱۸۰ درجے ہی مغرب کو ہوتے ہیں۔ زمین کی گولائی کے باعث ۱۸۰ درجے مشرق اور ۱۸۰ درجے مغرب ایک ہی خط ہوتا ہے جسے مختلف ۱۸۰ درجے کا خط طول بلد کہتے ہیں۔

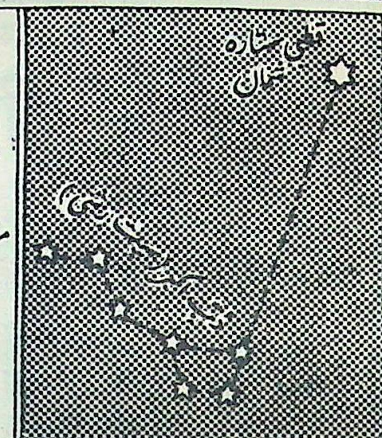
منطقے (ZONES) خط استوا پر سورج کی شعاعیں سیدھی پڑتی ہیں اور قطبوں پر ترچھی۔ ترچھی شعاعوں میں حرارت بہت کم ہوتی ہے۔ کیونکہ ایک تو وہ بہت سے علاقہ پر پھیل جاتی ہیں۔ دوسرے انہیں سیدھی شعاعوں کے مقابلہ میں کرۂ ہوائی کے بہت زیادہ حصہ میں سے گزر کر آنا پڑتا ہے لہٰذا خط استوا پر گرمی ہوتی ہے۔ قطبین پر سردی ہوتی ہے اور درمیانی علاقے معتدل ہوتے ہیں۔ اس طرح پانچ منطقے بنتے ہیں:۔

(۱) **منطقہ حارہ** (TORRID ZONE)۔ خط استوا کے دونوں طرف خط سرطان سے خط جدی تک (۲) **منطقہ معتدلہ شمالی** (N.TEMPERATE ZONE) خط سرطان سے دائرہ قطب شمالی تک۔ (۳) **منطقہ معتدلہ جنوبی** (S.TEMPERATE ZONE) خط جدی سے دائرہ قطب جنوبی تک (۴) **منطقہ باردہ شمالی** (N.FRIGID ZONE)۔ دائرہ قطب شمالی سے قطب شمالی تک (۵) **منطقہ باردہ جنوبی** (S.FRIGID ZONE) دائرہ قطب جنوبی سے قطب جنوبی تک۔

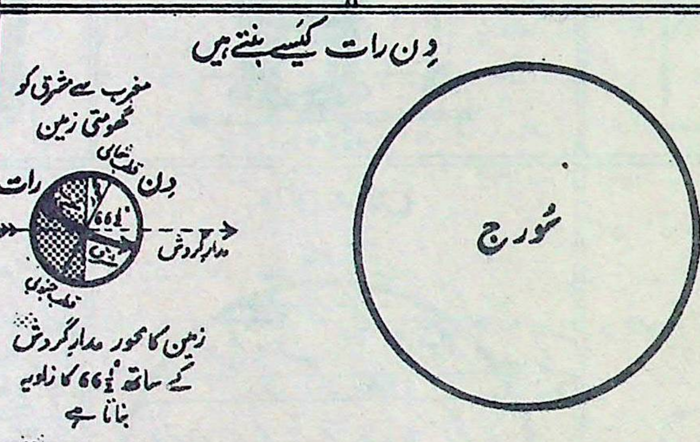

شمال
جنوب
چڑھتے سورج سے اطراف معلوم کرنا


قطب نما (کمپاس)
شمال
مشرق
مغرب
جنوب

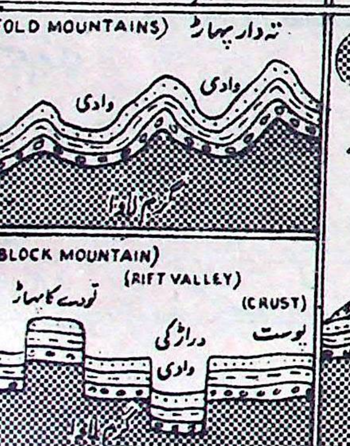

خطِ نصف النہار (دوپہر کے سائے کے خط) سے اطراف معلوم کرنا
شمال
دوپہر کے بعد سایہ
دوپہر سے پہلے سایہ
مشرق
مغرب
عموداً گاڑی ہوئی چھڑی
جنوب



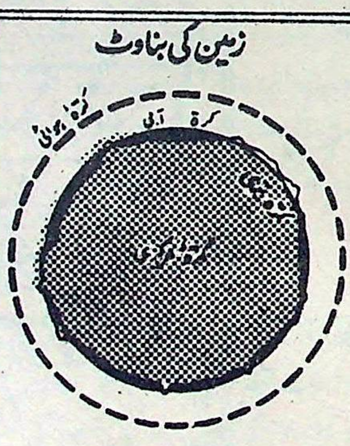

کرۂ ارض
قطب شمالی
قطب جنوبی

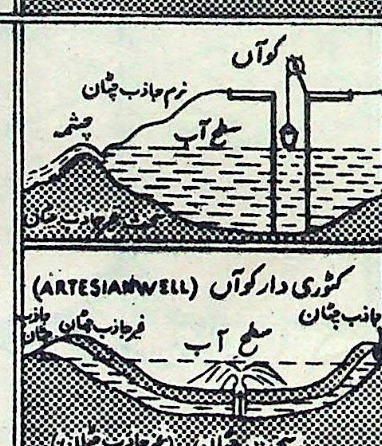

دن رات کیسے بنتے ہیں
مغرب سے مشرق کو گھومتی زمین
دن
رات
سورج
مدارِ گردش
زمین کا محور مدارِ گردش کے ساتھ 66½ کا زاویہ بناتا ہے

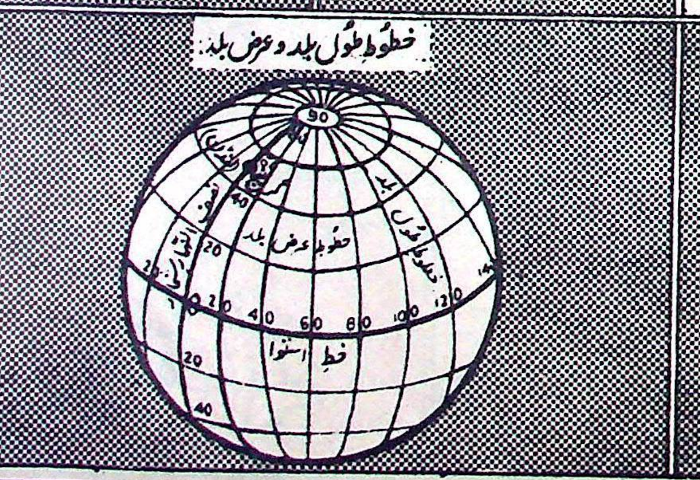

زمین کی گولائی کا ثبوت
اُفق
کرۂ ارض کی گولائی دُور کے جہاز کو ہماری نظر سے اوجھل رکھتی ہے

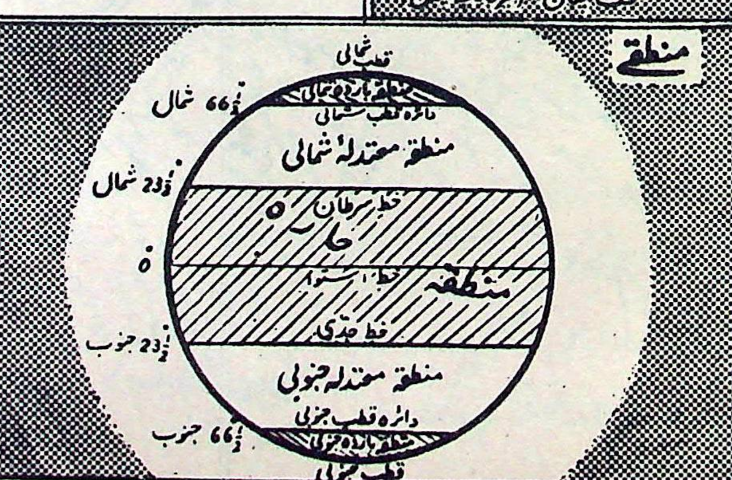

(FOLD MOUNTAINS)
تہ دار پہاڑ
وادی
(BLOCK MOUNTAIN)
(RIFT VALLEY)
(CRUST)
تودے کا پہاڑ
پوست
دراڑکی وادی

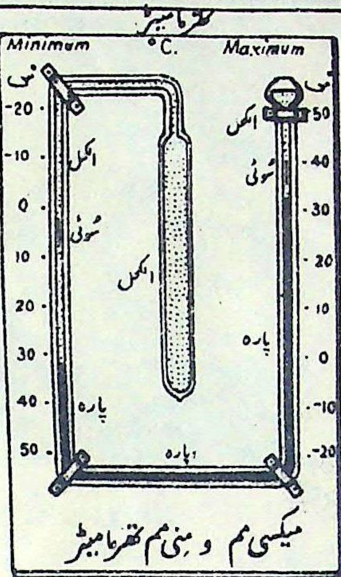

پہاڑ
آتش فشاں
گرم لاوا


زمین کی بناوٹ
کرۂ آبی

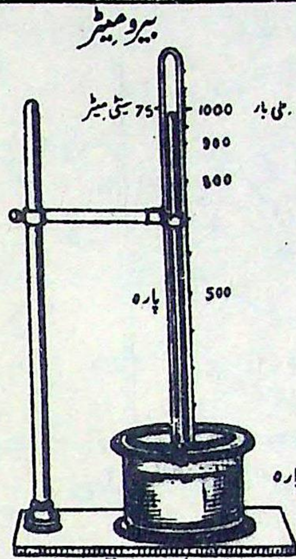

کنواں
نرم جاذب چٹان
چشمہ
سطحِ آب
(ARTESIANWELL)
کنوئیں دار کنواں
جاذب چٹان
غیرجاذب چٹان
سطحِ آب
سخت چٹان


خطوطِ طول بلد و عرض بلد
90
خطوطِ عرض بلد
خطوطِ طول بلد
20
40
60
80
100
120
خطِ استوا

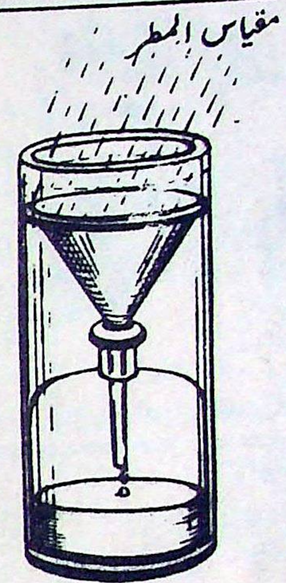

منطقے
قطب شمالی
66½ شمال
دائرہ قطب شمالی
منطقہ معتدلہ شمالی
23½ شمال
خط سرطان
منطقہ حارہ
خطِ استوا
خط جدی
23½ جنوب
منطقہ معتدلہ جنوبی
دائرہ قطب جنوبی
66½ جنوب
قطب جنوبی

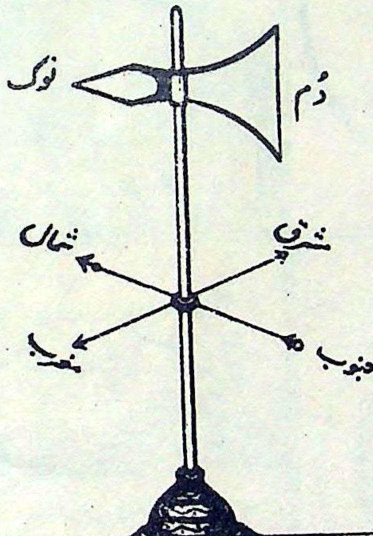


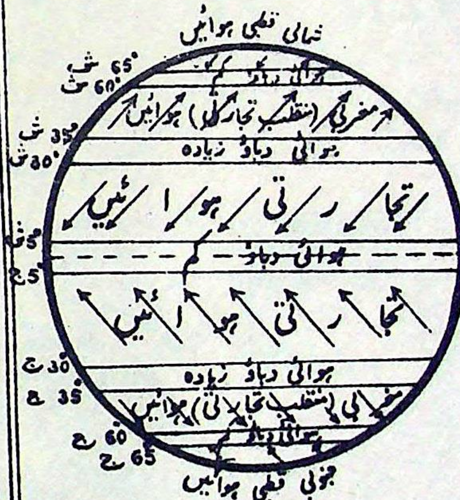
درجۂ حرارت ماپنے کا آلہ



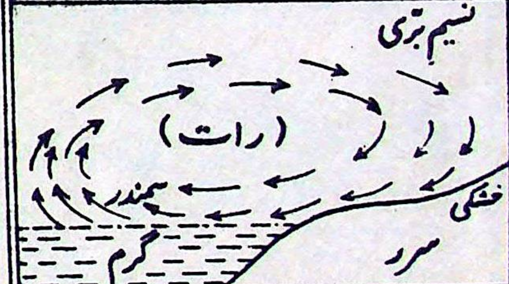
ہوائی دباؤ ماپنے کا آلہ

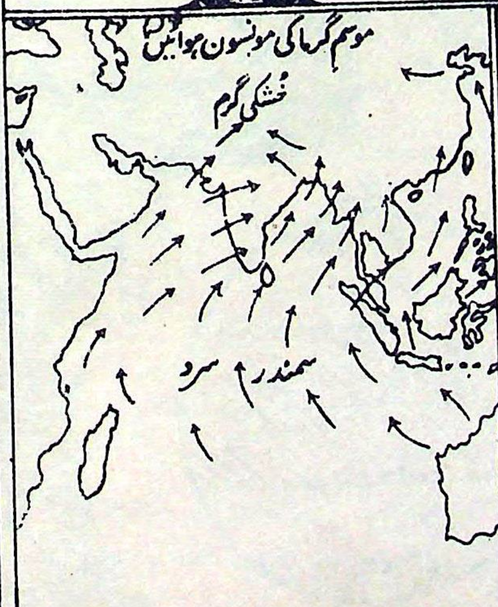




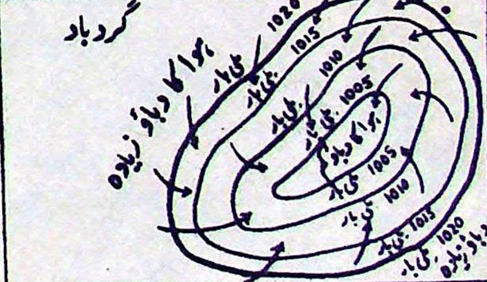


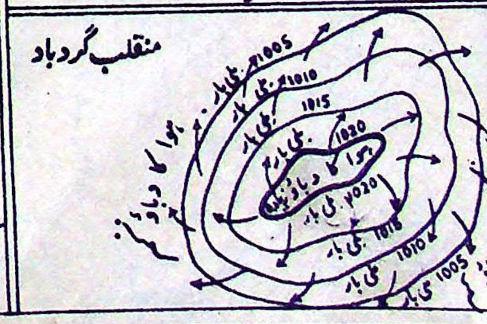












موسم اور آب وہوا

موسم ـ کسی مقام کے ہوائی دباؤ۔ درجۂ حرارت اور بارش کے تھوڑے سے عرصے کی کیفیت کا نام موسم (**Weather**) ہے موسم میں تھوڑے تھوڑے وقفے پر تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

آب وہوا۔ متعدد سالوں کے موسم کی اوسط کو آب وہوا (**Climate**) کہتے ہیں۔

موسم کی جانچ کے آلات

تھرمامیٹر (**Thermometer**) یہ درجۂ حرارت ناپنے کا آلہ ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجۂ حرارت ناپنے کا تھرمامیٹر (***Maximum & Minimum Thermometer***) U کی شکل کی ایک کانچ کی نلی ہوتی ہے جس کے ایک سرے پر چھوٹا اور دوسرے سرے پر اندر کو مڑا ہوا لمبا بلب ہوتا ہے۔ U کی شکل کی نلی میں پارہ اور سروں پر الکوحل ہوتی ہے۔ درجۂ حرارت میں کمی ہوجانے سے بڑے بلب کی الکوحل سکڑتی ہے اسکے ساتھ کی نلی میں پارہ چڑھ آتا ہے اور دوسری طرف کا پارہ نیچے ہوجاتا ہے۔ درجۂ حرارت زیادہ ہوجانے پر اسکے برعکس ہوتا ہے۔ پارہ کی جسامت میں کمی بیشی کیلئے چھوٹے بلب کا کچھ حصّہ خالی چھوڑ دیتے ہیں نلیوں میں لوہے کی کمانی دار سوئیاں (**indices**) ہوتی ہیں جو کسی بھی عرصے کے دوران میں سب سے کم اور سب سے زیادہ درجۂ حرارت کو ظاہر کرتی ہے۔ سینٹی گریڈ درجات میں برف جمنے کے درجے کو صفر اور پانی اُبلنے کے درجہ کو ۱۰۰ مانا جاتا ہے۔

بیرومیٹر (**Barometer**) یہ ہوائی دباؤ ناپنے کا آلہ ہے۔ تقریباً ۹۰ سینٹی میٹر لمبی پارے سے بھری نلی کو پارے کے پیالے میں الٹا دبا جاتا ہے۔ نلی کا کچھ پارہ گر جاتا ہے اور ۷۵ سینٹی میٹر کے قریب نالی میں کھڑا رہتا ہے۔ اگر ہوائی دباؤ زیادہ ہوجائے تو پارہ اوپر چڑھ جاتا ہے۔ کم ہوجائے تو نیچے اتر آتا ہے۔ نالی پر ملی باروں کے نشان لگے ہوتے ہیں۔ (۷۵ سینٹی میٹر = ۱۰۰۰ ملی بار۔

خشک (بغیر پارے کا) بیرومیٹر (***Aneroid Barometer***) ایک گھڑی نما آلہ ہوتا ہے جس کے اندر خلا (**vacuum**) ہوتا ہے اور جس کا تلے کا ڈھکنا لچک دار ہوتا ہے ڈھکنے پر کرۂ ہوائی گھٹنے کے دباؤ سے سوئی چلتی ہے اور پیمانہ پر آسانی سے ہوا کا دباؤ پڑھا جاسکتا ہے۔ بیرومیٹر سے آئندہ موسم کی پیش گوئی کی جاسکتی ہے۔ اس سے کسی مقام کی سطح سمندر سے اونچائی بھی معلوم کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ عام طور پر سطح سمندر سے ہر سوا سو میٹر کی اونچائی کیلئے ہوا کے دباؤ میں ایک سینٹی میٹر یا ہر دس میٹر کیلئے تقریباً ایک ملی بار کی کمی ہوجاتی ہے۔

مقیاس المطر (**Rain Gauge**) ایک ڈبے میں بوتل ہوتی ہے جس کے منہ میں قیف لگی ہوتی ہے۔ بارش کا پانی قیف میں سے ہوکر بوتل میں اکٹھا ہوتا ہے۔ تب اسے ساتھ والے کانچ کے گلاس میں ڈال کر اس کی پیمائش کرلی جاتی ہے۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ کتنے سینٹی میٹر بارش ہوئی ہے اس آلہ کے ساتھ ۱ ملی میٹر تک بارش ناپی جاسکتی ہے۔

مرغ باد نما (**Wind Vane**) ایک عمودی سلاخ پر گتے یا دھات کی چادر کا مرغ سا گھوم رہا ہوتا ہے ایک طرف اس کی چونچ یا نوک (**point**) ہوتی ہے اور دوسری طرف چوڑی دم (**'tail'**) ہوتی ہے۔ ہوا چلتی ہے تو دم سے ٹکراتی ہے۔ دم گھوم جاتی ہے۔ نوک ٹھیک ادھر کو ہوجاتی ہے جدھر سے ہوا چل رہی ہے۔ نیچے اطراف دکھائی ہوتی ہیں۔

ہوائیں (Winds)

دائمی ہوائیں (**Permanent Winds**) ہوائیں زیادہ دباؤ کے علاقے سے کم دباؤ کے علاقہ کو چلتی ہیں۔ خطِ استوا کے نزدیک ہوائی دباؤ کم ہوتا ہے اور قطبین کے نزدیک بھی کم ہوتا ہے لیکن خطِ سرطان اور خط جدی کے نزدیک ۳۰ اور ۳۵ کے درمیان ہوائی دباؤ زیادہ ہوتا ہے لہٰذا کچھ ہوائیں خطِ سرطان اور خطِ جدی کے علاقوں سے خطِ استوا کی طرف چلتی ہیں جنہیں تجارتی ہوائیں (***Trade Winds***) کہتے ہیں۔ اور کچھ ہوائیں انہی علاقوں سے قطبی دائروں کی طرف چلتی ہیں جو مغربی ہوائیں (***Westerlies***) کہلاتی ہیں۔ منطقہ باردہ شمالی میں شمالی قطب کی طرف سے اور منطقہ باردہ جنوبی میں جنوبی قطب کی جانب سے قطبی ہوائیں (***Polar Winds***) چلتی ہیں۔

نسیم بحری اور نسیم بری۔ پانی مٹی کی نسبت دیر سے گرم ہوتا ہے اور دیر سے ہی ٹھنڈا ہوتا ہے لہٰذا دن کے وقت سمندر خشکی کی نسبت کم گرم ہوتا ہے اور اسی لئے وہاں خشکی کے مقابلے میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے پس دن کو ہوائیں سمندر سے خشکی کی طرف چلتی رہتی ہیں یہ نسیم بحری (***Sea Breeze***) کہلاتی ہیں۔ رات کے وقت خشکی جلد ٹھنڈی ہوجاتی ہے لیکن سمندر ابھی گرم ہی ہوتا ہے لہٰذا ہوائیں رات کو خشکی سے سمندر کی جانب چلتی رہتی ہیں۔ یہ نسیم بری (***Land Breeze***) کہلاتی ہیں۔

مونسون ہوائیں (**Monsoons**) یہ بحرِ ہند کے گرد کے ممالک میں چلتی ہیں۔ یہ بھی بڑے پیمانے پر بحری اور بری ہوائیں کہی جاسکتی ہیں۔ لیکن ان میں تبدیلی دن رات کی بجائے موسم گرما اور موسم سرما کے بدلنے پر آتی ہے۔ یہ ہوائیں گرمیوں میں عموماً سمندر سے خشکی کی طرف اور سردیوں میں خشکی سے سمندر کی طرف چلتی ہیں۔ لفظ مونسون "موسم" سے بگڑ کر بنا ہے۔ ہمارے ملک میں گرمیوں کی مونسون ہوائیں خوب بارش کرتی ہیں۔ مونسون ہوائیں وسطی امریکہ میں بھی چلتی ہیں۔

گردباد اور منقلب گردباد (**Cyclones and Anticyclones**) جب کسی مقام پر ہوائی دباؤ کم ہوجائے اور اس کے چاروں طرف ہوائی دباؤ زیادہ ہو تو باہر سے اندر کو گھڑی کی چال کے برعکس رخ میں گھومتے طوفان کی شکل میں ہوائیں چلنے لگتی ہیں انہیں گردباد کہتے ہیں اس کے برعکس اگر درمیانی علاقے میں ہوائی دباؤ زیادہ ہوجائے اور ارد گرد کم ہو تو منقلب گردباد اندر سے باہر کو گھڑی کی رفتار کے رخ میں چلنے لگتے ہیں۔ گردباد آندھی بارش لاتے ہیں۔ اور منقلب گردبادوں میں مطلع صاف ہوتا ہے۔

اصطلاحات جغرافیہ

میدان ۔ زمین کے وسیع ، ہموار قطعے کو کہتے ہیں۔

سطح مرتفع ۔ ایسے میدان کو کہتے ہیں جو کافی اونچائی پر واقع ہو۔

پہاڑ یا کوہ ۔ خشکی کے بہت ہی اونچے حصّوں کو کہتے ہیں۔ چھوٹے پہاڑ کو پہاڑی کہتے ہیں۔

کوہ آتش فشاں ۔ اس پہاڑ کو کہتے ہیں جس میں سے دھواں۔ راکھ۔ گرم پتھر وغیرہ نکلتے رہتے ہیں۔

ریگستان ۔ ریت کے وسیع قطعے کو کہتے ہیں۔ اس میں جہاں پانی کا چشمہ اور کھجور کے درخت مل جائیں اس جگہ کو نخلستان (Oasis) کہتے ہیں۔

درہ ۔ اس تنگ راستے کو کہتے ہیں جس کے دونوں طرف اونچے پہاڑ ہوں۔

جھیل ۔ پانی کے بہت بڑے قدرتی تالاب کو کہتے ہیں۔

سمندر ۔ پانی کے سینکڑوں کلومیٹر لمبے چوڑے ذخیرے کو سمندر یا بحیرہ کہتے ہیں۔ بہت بڑے سمندر کو بحر کہتے ہیں۔ **ساحل** سمندر کے کنارے کو کہتے ہیں۔

خلیج ۔ (کھاڑی) سمندر کا تنگ سا قطعہ ہوتا ہے جو دور تک خشکی کے اندر کو چلا گیا ہو۔ خلیج کے تین طرف خشکی اور چوتھی طرف سمندر ہوتا ہے۔

جزیرہ ۔ خشکی کے ایسے ٹکڑے کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہی پانی ہو۔ **مجمع الجزائر** ۔ جزیروں کے گروہ کو کہتے ہیں۔

جزیرہ نما ۔ خشکی کے اس قطعے کو کہتے ہیں جسے تین اطراف سے سمندر نے گھیر رکھا ہو۔ اور جس کے چوتھی جانب خشکی ہو۔

راس ۔ خشکی کی ایسی نوک کو کہتے ہیں جو دور تک سمندر میں بڑھی ہوئی ہو۔

آبنائے ۔ پانی کے اس تنگ قطعے کو کہتے ہیں جو دو سمندروں کو ملائے۔ **خاکنائے** ۔ خشکی کے اس تنگ قطعے کو کہتے ہیں جو دو بڑے قطعاتِ زمین کو ملائے۔

دریا ۔ تازہ پانی کی قدرتی دھار کو کہتے ہیں جو کسی پہاڑ یا جھیل سے نکل کر کسی سمندر یا جھیل یا کسی اور دریا میں گر جاتی ہے۔ دریا کو ندی بھی کہتے ہیں۔

نالہ چھوٹے دریا کو کہتے ہیں۔ **منبع** ۔ دریا کے نکلنے کے مقام کو کہتے ہیں۔

معاون دریا ۔ اس چھوٹے دریا کو کہتے ہیں جو کسی بڑے دریا میں جا ملتا ہے۔

مقام اتصال (سنگم) اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں دو دریا ملتے ہیں۔ **دوآبہ** ۔ دو ایسے دریاوں کے درمیان کی زمین کو کہتے ہیں جو آپس میں مل جاتے ہیں۔

دایاں اور بایاں کنارہ ۔ جدھر کو دریا جا رہا ہے اس طرف منہ کر کے دریا میں کھڑے ہو جائیں تو دائیں ہاتھ کو دریا کا دایاں کنارہ اور بائیں ہاتھ کو بایاں کنارہ ہوتا ہے۔

دہانہ ۔ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں دریا سمندر میں داخل ہوتا ہے۔

ڈیلٹا (Delta) بعض دریا کئی دہانے بناتے ہیں۔ ان تمام دہانوں کے درمیان کی مثلث زمین کو ڈیلٹا کہتے ہیں۔

آبشار ۔ اونچائی سے نیچے گرتی ہوئی پانی کی دھار کو آبشار کہتے ہیں۔

سٹیشن ۔ ریل گاڑی کے ٹھہرنے کے مقام کو کہتے ہیں۔ **جنکشن سٹیشن** ۔ وہ سٹیشن ہوتا ہے جہاں ایک سے زیادہ ریلوے لائنیں ملیں۔

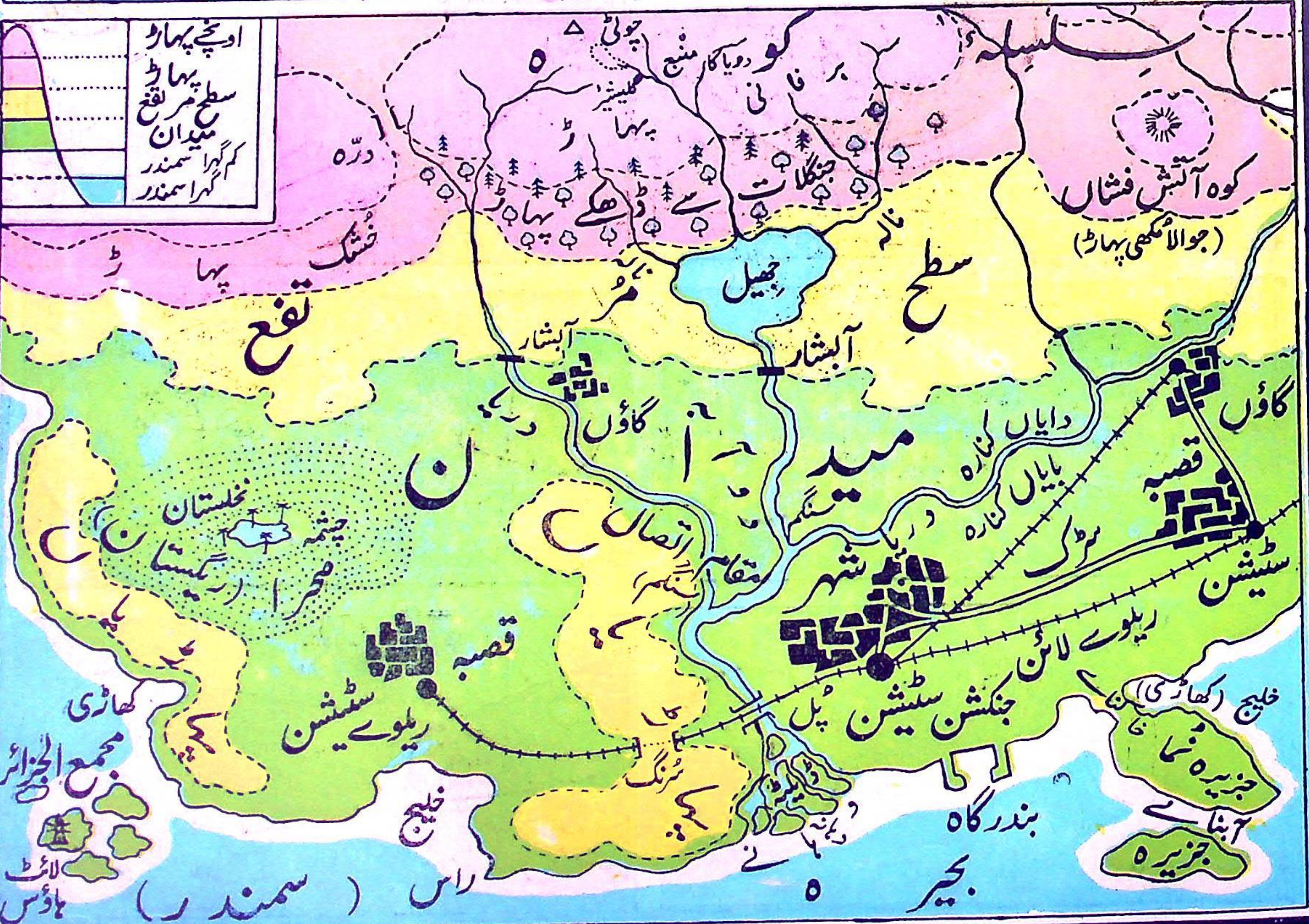
بندرگاہ ۔ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں جہاز ٹھہرتے ہیں۔ **ہوائی اڈہ** اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں ہوائی جہازوں کے ٹھہرنے اور چڑھنے اترنے کا بندوبست ہوتا ہے۔

گاؤں ۔ چھوٹی سی بستی کو کہتے ہیں۔ بڑے گاؤں کو قصبہ کہتے ہیں۔

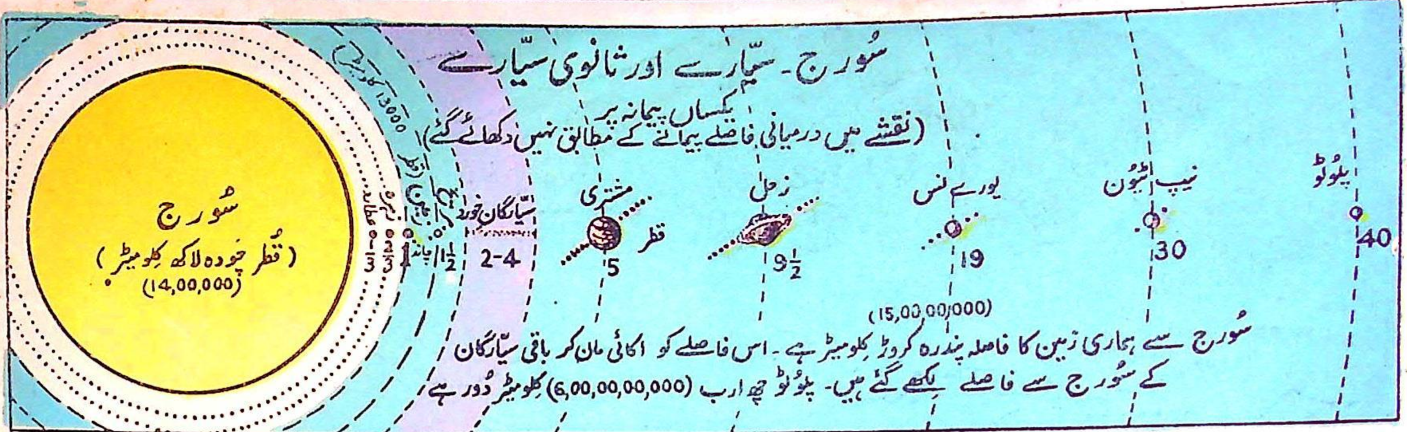
شہر ۔ بہت بڑی بستی کو کہتے ہیں جس میں ہزاروں مکانات اور خوشنما بازار بنے ہوتے ہیں۔

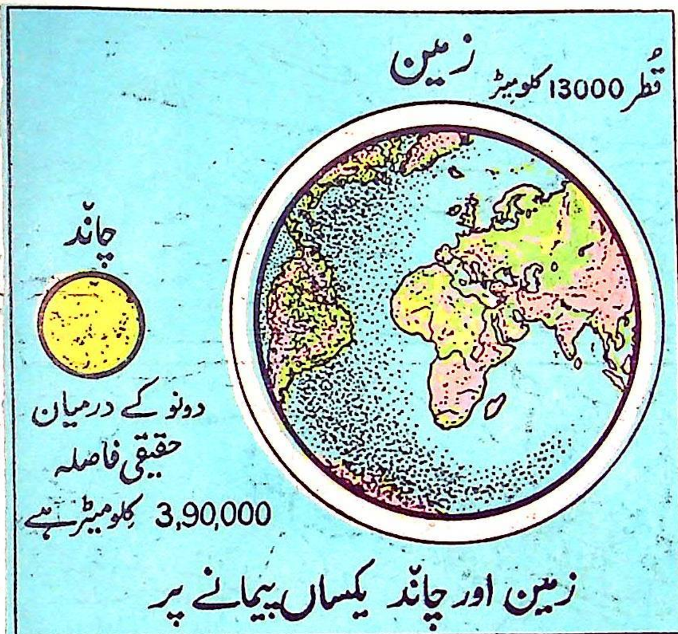
راجدھانی یا دارالحکومت ۔ اس شہر کو کہتے ہیں جہاں کسی علاقہ پر حکومت کرنے والے حکمران رہتے ہیں۔

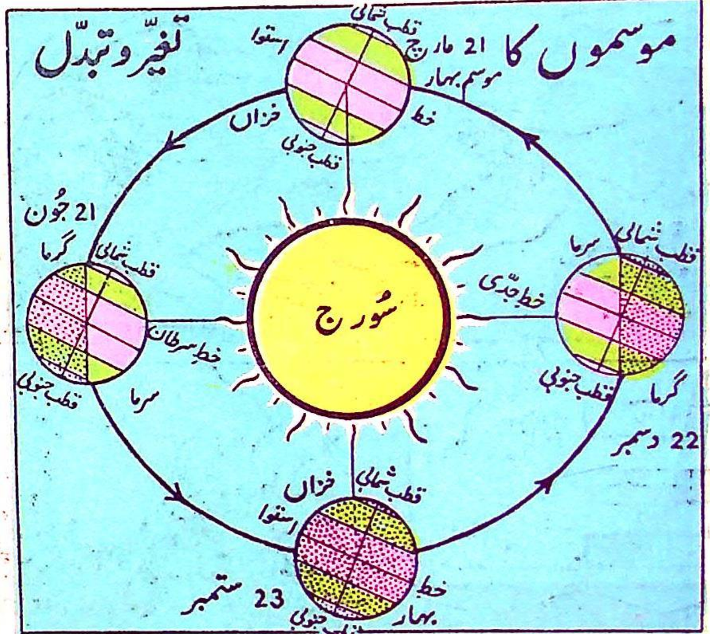
ملک ۔ ایسی سرزمین کو کہتے ہیں جہاں رہنے والے لوگوں کا بود و باش تقریباً یکساں ہو جیسے ہمارا ملک ہندوستان ہے۔ یہ کئی پردیشوں میں منقسم ہے جیسے جموں و کشمیر۔ پنجاب۔ ہریانہ۔ راجستھان۔ اُتّر پردیش۔ مدھیہ پردیش۔ آندھرا۔ وغیرہ۔ ہر ایک پردیش یا راجیہ میں کئی کئی ضلعے ہوتے ہیں۔

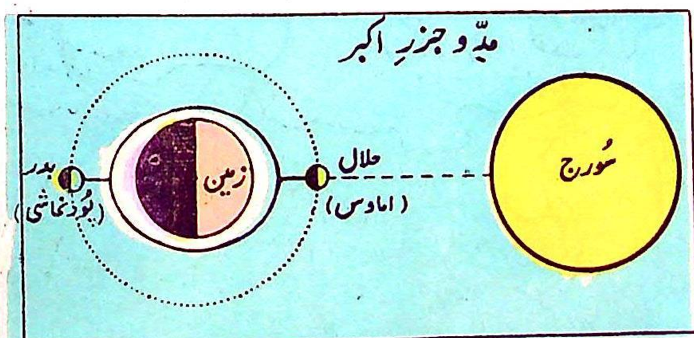


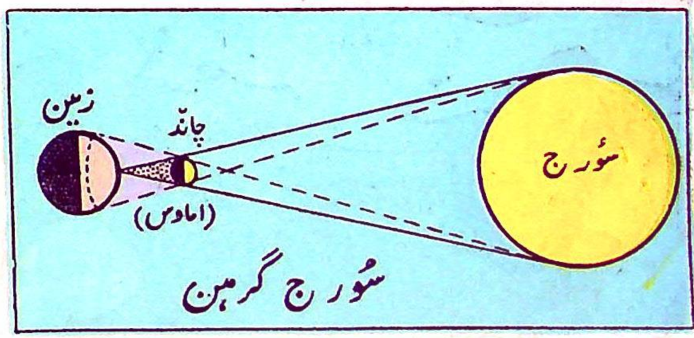
اونچے پہاڑ
پہاڑ
سطح مرتفع
میدان
کم گہرا سمندر
گہرا سمندر
سلسلہ کوہ
چوٹی
دریا کا منبع
برفانی پہاڑ
گلیشیر
درّہ
جنگلات سے ڈھکے پہاڑ
کوہ آتش فشاں
(جوالامکھی پہاڑ)
خشک پہاڑ
جھیل
نالہ
سطح مرتفع
آبشار
آبشار
گاؤں
دریا
میدان
دایاں کنارہ
بایاں کنارہ
گاؤں
قصبہ
سڑک
سٹیشن
شہر
ریلوے لائن
جنکشن سٹیشن
پل
مقام اتصال
سنگم
نخلستان
چشمہ
صحرا (ریگستان)
پہاڑی
قصبہ
ریلوے سٹیشن
سرنگ
ڈیلٹا
دہانہ
خلیج
کھاڑی
مجمع الجزائر
لائٹ ہاؤس
خلیج (کھاڑی)
جزیرہ نما
آبنائے
جزیرہ
بندرگاہ
بحیرہ
راس
(سمندر)

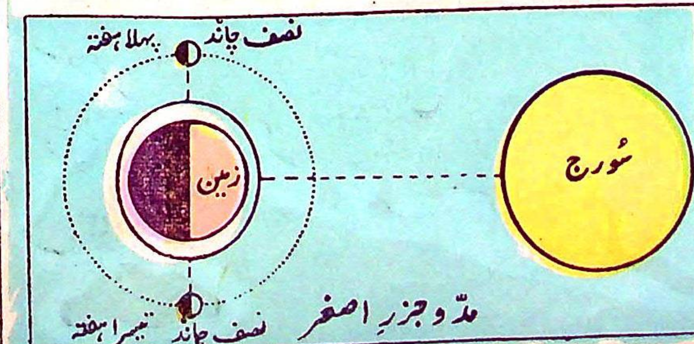

سُورج - سیّارے اور ثانوی سیّارے
یکساں پیمانہ پر
(نقشے میں درمیانی فاصلے پیمانے کے مطابق نہیں دکھائے گئے)
سُورج
(قطر چودہ لاکھ کلومیٹر)
(14,00,000)
13000
عطارد
چاند
سیّارگان خورد
مشتری
قطر
زحل
یورے نس
نیپٹیون
پلوٹو
1
1½
2-4
5
9½
19
30
40
(15,00,00,000)
سُورج سے ہماری زمین کا فاصلہ پندرہ کروڑ کلومیٹر ہے۔ اس فاصلے کو اکائی مان کر باقی سیّارگان کے سُورج سے فاصلے لکھے گئے ہیں۔ پلُوٹو چھ ارب (6,00,00,00,000) کلومیٹر دُور ہے

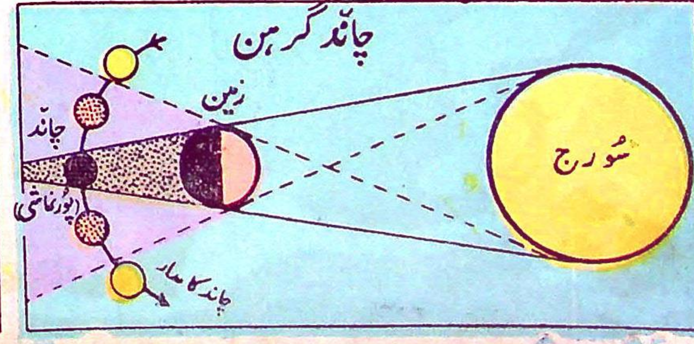

زمین
قُطر 13000 کلومیٹر
چاند
دونو کے درمیان
حقیقی فاصلہ
3,90,000 کلومیٹر ہے
زمین اور چاند یکساں پیمانے پر


موسموں کا تغیّر و تبدّل
21 مارچ
موسم بہار
قطب شمالی
خط استوا
خزاں
قطب جنوبی
21 جون
گرما
سرما
خط سرطان
خط جدّی
سُورج
22 دسمبر
23 ستمبر
بہار


مدّ و جزرِ اکبر
بدر
(پُورنماشی)
زمین
ہلال
(اماوس)
سُورج


زمین
چاند
(اماوس)
سُورج
سُورج گرہن


نصف چاند
پہلا ہفتہ
زمین
سُورج
مدّ و جزرِ اصغر
نصف چاند
تیسرا ہفتہ


چاند گرہن
زمین
چاند
(پُورنماشی)
چاند کا مدار
سُورج

سورج اور اس کا کنبہ (نظام شمسی)

سورج:۔ یہ گرم جگمگاتی گیسوں کا بہت بڑا کرہ ہے۔ یہ ہماری زمین سے ۱۳ لاکھ گنا بڑا ہے۔ ہماری زمین کی تمام روشنی، حرارت اور زندگی کا منبع سورج ہی تو ہے۔ یہ ہم سے لگ بھگ پندرہ کروڑ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اسکی روشنی کو ہم تک پہنچنے میں ۸ منٹ لگتے ہیں۔

ستارے:۔ یہ بھی دراصل بڑے سورج ہیں جو لا انتہا فاصلے پر واقع ہیں۔ نزدیک ترین ستارے کی روشنی کو ہم تک پہنچنے میں ۴ سال لگ جاتے ہیں۔

سیارے:۔ یہ دیکھنے میں ہمیں ستارے ہی معلوم دیتے ہیں۔ لیکن دراصل یہ سورج سے روشنی حاصل کرنے والے اور بذات خود تاریک اجسام ہیں جو سورج سے نکلے ہوئے ٹکڑے ہیں۔ یہ سورج کے گرد گھومتے ہیں۔ زمین بھی ایک سیارہ ہے۔

ثانوی سیارے یا (چاند) سیاروں سے نکلے ہوئے اجسام ہیں جو اپنے اپنے سیاروں کے گرد گھومتے ہیں۔

سورج کا کنبہ یا نظام شمسی:۔ سورج سے چل کر سیاروں کے نام اور انکے ثانوی سیاروں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
سیاروں کے نام	عطارد (بدھ)	زہرہ (شکر)	زمین (پرتھوی)	مریخ (منگل)	سیارگان خورد (چھوٹے گرہ)	مشتری (برہسپت)	زحل (شنیچر)	یورینس	نیپچون	پلوٹو
ثانوی سیاروں کی تعداد	×	×	۱	۲	×	۱۲	۹۔ ایک چھلا	۵	۲	×

زمین:۔ سورج سے ۱۵ کروڑ کلومیٹر دور ہے۔ اسکا قطر تقریباً ۱۲۷۵۰ کلومیٹر اور محیط ۴۰۰۰۰ کلومیٹر ہے۔ اسکی سطح کا رقبہ ۵۱ کروڑ مربع کلومیٹر ہے۔ زمین قطبین پر سے قدرے پچکی ہوئی ہے۔ قطبی قطر ۱۲۷۱۴ کلومیٹر ہے جبکہ استوائی قطر ۱۲۷۵۷ کلومیٹر ہے۔ زمین ایک دن رات (چوبیس گھنٹے) میں اپنے محور کے گرد ایک چکر پورا کرتی ہے۔ اور ایک سال (۳۶۵ دن میں) سورج کے گرد ایک چکر لگاتی ہے۔

چاند:۔ ہماری زمین سے ۳ لاکھ ۸۰ ہزار کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ اسکا قطر ۳۴۰۰ کلومیٹر ہے۔ یہ تقریباً ۲۹ دن (ایک ماہ) میں زمین کے گرد ایک گردش لگاتا ہے۔

سورج گرہن:۔ جب چاند زمین اور سورج کے درمیان ٹھیک سیدھ میں آجائے (یعنی پورنماشی یا چودھویں کو) تو زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے۔ چاند پر اندھیرا چھا جاتا ہے اسے ہم چاند گرہن کہتے ہیں۔ چاند گرہن صرف چودھویں (بدر) کی رات کو ہو سکتا ہے۔ ہر اماوس یا ہر چودھویں کو گرہن نہیں ہوتا۔ کیونکہ زمین اور چاند کے مدار عین ایک ہی سطح میں نہیں ہیں۔ نیز تمام گرہن ایک جیسے بھی نہیں ہوتے۔ کبھی تھوڑے سے حصے کا گرہن ہوتا ہے کبھی زیادہ حصے کا اور کبھی کبھی کامل گرہن بھی ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ایک سورج گرہن دنیا کے مختلف علاقوں میں یکساں دکھائی نہیں دیتا۔ کہیں سے زیادہ گرہن دکھائی دیتا ہے کہیں سے کم اور کہیں سے بالکل نہیں۔ سب سے زیادہ گرہن اس مقام سے دکھائی دے گا جو اس وقت چاند اور سورج کے مراکز کی ٹھیک سیدھ میں واقع ہو۔

مد و جزر (جوار بھاٹا) سمندر کے پانی میں دن رات میں دو بار اتار اور چڑھاؤ آتا ہے اسے مد و جزر کہتے ہیں۔ مد و جزر کی بڑی وجہ یہ ہے کہ چاند کی کشش ثقل کی مقدار زمین کے اوپر کے پانی پر اور ٹھوس زمین کے مرکز پر مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ زمین کے مرکز سے سطح سمندر تقریباً ۶۴۰۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ چاند کی جانب کا پانی ٹھوس زمین کی نسبت چاند کے نزدیک ہوتا ہے لہٰذا وہ زیادہ کھینچا جاتا ہے اور ٹھوس زمین کم کھینچی جاتی ہے اس فرق کو پورا کرنے کیلئے زمین سے پانی ادھر کو آجاتا ہے اور وہاں پانی چڑھ جاتا ہے جسے ہم مد یا جوار کہتے ہیں۔ اسکے مخالف سمت کا سمندر زمین کے مرکز کی نسبت چاند سے تقریباً ۶۴۰۰ کلومیٹر زیادہ دور ہے لہٰذا وہاں کشش بہت کم ہوتی ہے اور مرکز زمین پر زیادہ۔ اس طرح وہاں بھی جو فرق بن جاتا ہے اسے بھی پہلوؤں سے پانی آکر پورا کرتا ہے۔ اور وہاں بھی مد یا چڑھاؤ ہو جاتا ہے۔ پہلوؤں سے پانی اتر آیا ہے لہٰذا وہاں جزر یا بھاٹا (اتار) ہوتا ہے۔

زمین کی روزانہ گردش اور چاند کی ماہوار گردش کے باعث ہر مقام ۲۴ گھنٹے ۵۰ منٹ کے بعد پھر وہیں ٹھیک چاند کی سیدھ میں آجاتا ہے اس لئے مد و جزر بھی لگ بھگ ۲۵ گھنٹے میں دو بار ہوتا ہے۔ ویسے تو سورج کی قوت کشش چاند کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ لیکن سورج زمین سے بہت ہی زیادہ فاصلے پر ہے۔ لہٰذا اس کی مرکز زمین اور سطح سمندر پر کشش کی مقدار میں فرق بہت کم ہے یہی وجہ ہے کہ سورج کوئی خاص مد و جزر پیدا نہیں کر سکتا۔ ہاں جب سورج اور چاند زمین کے ساتھ ایک سیدھ میں ہوں (اماوس اور چودھویں کو) تو سورج مددگار ہو جاتا ہے اور مد و جزر اکبر (بڑا جوار بھاٹا) ہوتا ہے۔ اور روشن و تاریک پکھواڑوں کی آٹھویں کو سورج و زمین کا خط چاند و زمین کے خط پر عموداً ہوتا ہے۔ لہٰذا سورج کی مخالفت کے باعث مد و جزر اصغر (چھوٹا جوار بھاٹا) ہوتا ہے۔

دنیا قدرتی اور ملکی تقسیم

کرۂ ارض کے ملحقات:- ہماری زمین کا اندرونی حصہ نہایت گرم پگھلے ہوئے مادے کا گولا ہے جسکی اوپری سطح ٹھنڈی ہو کر پوست کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ مٹی پتھر یا چٹانوں جیسے مادے سے بنے اس پوست کو کرۂ بر کہتے ہیں۔ اسکے بہت سے نیچے نیچے ہوئے حصے میں پانی بھرا ہے جسے سمندر یا کرۂ آبی کہتے ہیں۔ زمین کے اوپر ہوا کا غلاف چڑھا ہوا ہے جسے ہم کرۂ ہوائی کہتے ہیں۔ یہ سطح زمین سے کم از کم ۱۶۰۰ کلومیٹر کی بلندی تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ ہوائی غلاف زمین کے ساتھ ہی لگاتار گردش کرتا رہتا ہے۔ جوں جوں اوپر جائیں ہوا ہلکی ہوتی جاتی ہے۔

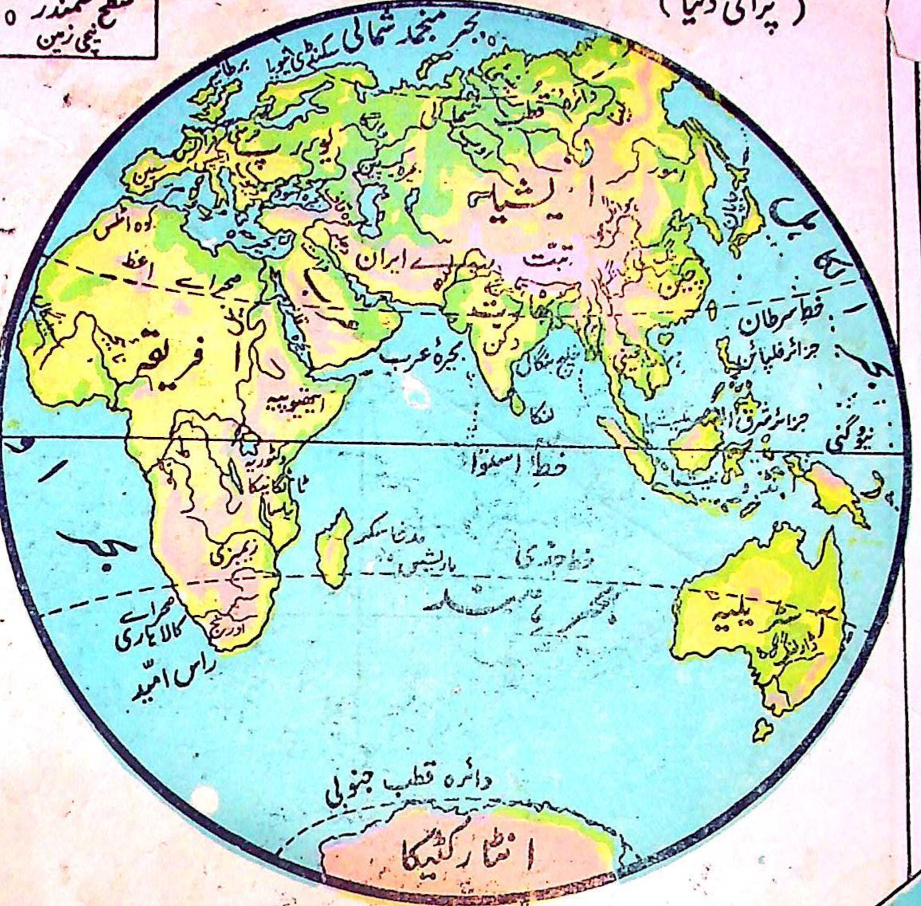
بر و بحر:- کرۂ ارض کی سطح کا صرف ۱/۴ حصہ خشکی ہے اور ۳/۴ حصہ پانی۔ خشکی کے سات بڑے بڑے قطعات ہیں جنہیں براعظم کہتے ہیں۔ انکے نام حسب ذیل ہیں (۱) ایشیا (۲) یورپ (۳) افریقہ (۴) آسٹریلیا (۵) شمالی امریکہ (۶) جنوبی امریکہ (۷) انٹارکٹیکا (علاقہ قطب جنوبی)۔ پانی کے پانچ بڑے قطعات ہیں جنہیں بحر کہتے ہیں۔ انکے نام حسب ذیل ہیں (۱) بحر الکاہل (۲) بحر اوقیانوس (۳) بحر ہند (۴) بحر منجمد شمالی (۵) بحر منجمد جنوبی۔

سطح:- ایشیا اور یورپ کا شمالی حصہ وسیع میدان ہے۔ وسط ایشیا اور وسط یورپ میں اونچے اونچے پہاڑ اور سطوح مرتفع ہیں۔ جنوبی حصوں میں سطوح مرتفع کے جزیرہ نما اور دریائی میدان ہیں۔ افریقہ کا بیشتر حصہ سطح مرتفع ہے۔ شمالی امریکہ اور جنوبی امریکہ کے مغربی سواحل کے ساتھ ساتھ کوہ راکی اور کوہ اینڈیز تمام لمبائی میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آسٹریلیا کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ پہاڑ ہیں۔ اور مغربی آسٹریلیا سطح مرتفع ہے۔

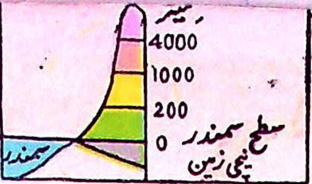
دنیا کے بڑے بڑے ممالک اور ان کے دارالحکومت

نام ملک	دارالحکومت	نام ملک	دارالحکومت	نام ملک	دارالحکومت	نام ملک	دارالحکومت	نام ملک	دارالحکومت
ایشیا میں		لاؤس	وینتیان	مغربی جرمنی	بون	مڈغاسکر	تاناناریو	جنوبی امریکہ میں	
بھارت	نئی دلی	کمبوڈیا	پنوم پنھ	یوگوسلاویہ	بلگریڈ	کانگو (زیر)	کنشاسا (لیوپولڈویل)	برازیل	برازیلیا
چین	پیکن	نیپال	کھٹمنڈو	پولینڈ	وارسا	کانگو	برازاویل	ارجنٹینا	بیونس آئرز
منگولیا	اولن بتور	افغانستان	کابل	ناروے	اوسلو	تیونیشیا	طیونس	وینیزویلا	کاراکاس
پاکستان	اسلام آباد	ایران	طہران	سویڈن	سٹاکہالم	الجیریا	الجزائر	کولمبیا	بوگوٹا
شمالی کوریا	پیونگ یانگ	سعودی عرب	ریاض	افریقہ میں		مراکو	رباط	ایکویڈور	کیٹو
جنوبی کوریا	سیول (کیونگ سانگ)	اسرائیل	یوروشلم	سوڈان	خرطوم	زامبیا	لوساکا	پیرو	لیما
برما	رنگون	یورپ میں		ایتھوپیا	عدیس ابابا	سومالیہ	موگدیشو	چلی	سانٹیاگو
انڈونیشیا	جکارتہ	برطانیہ	لندن	جمہوریہ جنوبی افریقہ	پریٹوریا	شمالی امریکہ میں		بولیویا	لاپاز
ملیشیا	کوالالام پور	روس یو ایس ایس آر	ماسکو	کینیا	نیروبی	یو ایس اے	واشنگٹن	اوروگوائے	اسنشن
لنکا	کولمبو	فرانس	پیرس	ٹانزانیہ	دارالسلام	کینیڈا	اوٹاوا	گائنا	جارج ٹاؤن
تھائی لینڈ (سیام)	بنکاک	اٹلی	روم	غانا (گھانا)	عکرہ	میکسیکو	میکسیکو	آسٹریلیا میں	
شمالی ویتنام	ہنوئی	سپین	میڈرڈ	نائیجیریا	لیگوس	کیوبا	ہوانا	آسٹریلیا	کینبرا
جنوبی ویتنام	سائیگون	مشرقی جرمنی	برلن	متحدہ عرب جمہوریہ مصر	قاہرہ	گواٹے مالا	گواٹے مالا	نیوزی لینڈ	ولنگٹن

مقامی اور معیاری وقت:- زمین ۲۴ گھنٹوں میں اپنے محور کے گرد ایک مکمل گردش پوری کر لیتی ہے یعنی ۲۴ گھنٹے میں ۳۶۰ درجات طول بلد سورج کے ٹھیک سامنے سے گزر جاتے ہیں۔ لہذا ۱ گھنٹے میں ۱۵ درجات طول بلد یا ۴ منٹ میں ۱ درجہ طول بلد سورج کے ٹھیک سامنے سے گزرتا ہے۔ زمین مغرب سے مشرق کی جانب گردش کرتی ہے۔ اس لئے مشرقی علاقوں میں سورج پہلے طلوع ہوتا ہے اور مغربی حصوں میں بعد میں رونما ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ملک کے مختلف مقامات کا مقامی وقت (LOCAL TIME) بھی مختلف ہوتا ہے۔ وہاں جو مقامات شمالاً جنوباً ایک ہی سیدھ میں واقع ہوں یعنی ایک ہی خط طول بلد پر ہوں ان کا مقامی وقت ایک ہی ہوتا ہے۔ ایک ہی ملک میں الگ الگ حصوں میں مقامی وقت میں اختلاف ہونے سے کاروبار میں بہت سی مشکلات آسکتی ہیں۔ اس لئے ملک کے کسی مرکزی مقام کے مقامی وقت کو تمام ملک کا معیاری وقت (STANDARD TIME) منتخب کر لیا جاتا ہے۔ روس یو۔ ایس۔ اے وغیرہ شرقاً غرباً زیادہ پھیلے ہوئے ممالک میں ایک سے زیادہ معیاری وقت بھی ہوتے ہیں یعنی وہاں ملک کو معیاری وقت کے خطوں میں منقسم کر دیا گیا ہے۔ بین الاقوامی خط تاریخ:- ۱۸۰ درجہ طول بلد کے قریب بحر الکاہل کے بیچوں بیچ ایک خط معین کیا گیا ہے جسکو اگر مغرب سے مشرق کی جانب عبور کیا جائے تو ایک دن کو دو بار گن لیا جاتا ہے۔ اور اگر مشرق سے مغرب کی سمت میں پار کیا جائے تو ایک دن کا شمار چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مثلاً پہلی حالت میں اتوار ۱۵ نومبر کے بعد اگلا دن بھی اتوار ۱۵ نومبر ہی مان لیا جاتا ہے اور دوسری حالت میں اتوار ۱۵ نومبر کے بعد اگلا دن منگلوار ۱۷ نومبر سمجھا جاتا ہے۔ ایسا اسلئے کیا جاتا ہے کیونکہ اگر غور کرنے سے وقت کے شمار میں ۳۶۰ درجہ کے چکر کیلئے ۲۴ گھنٹے کا ہیر پھیر ہو جاتا ہے۔



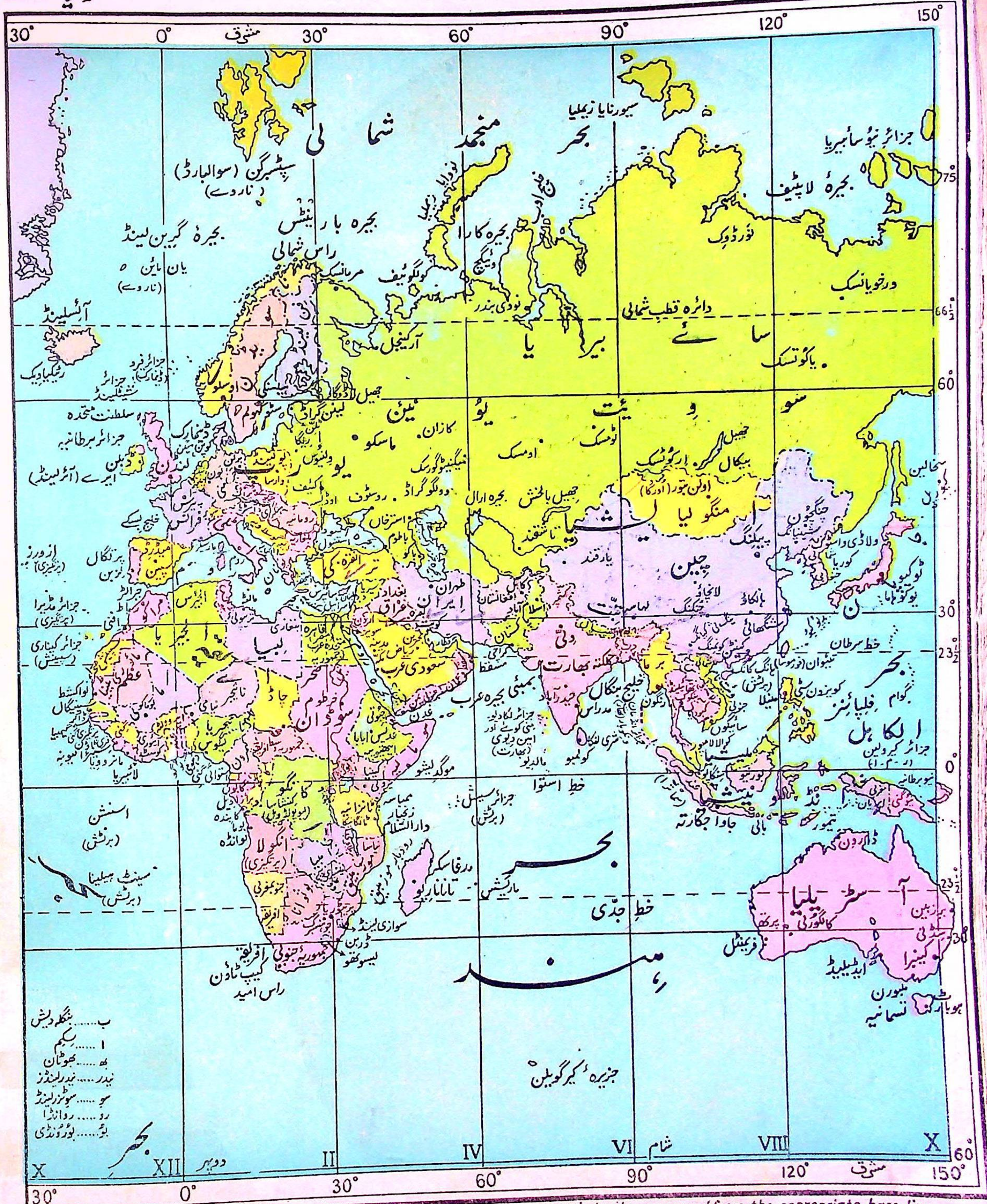




بحروں اور برِّاعظموں کے رقبوں کا مقابلہ

بحر الکاہل	بحر ہند	بحر منجمد شمالی	بحر منجمد جنوبی	بحر اوقیانوس	

ایشیا	افریقہ	شمالی امریکہ	جنوبی امریکہ	انٹارکٹیکا	یورپ	آسٹریلیا



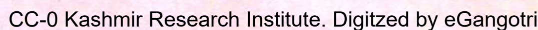
The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base-line.
Bhutan is a state in special treaty relations with India.

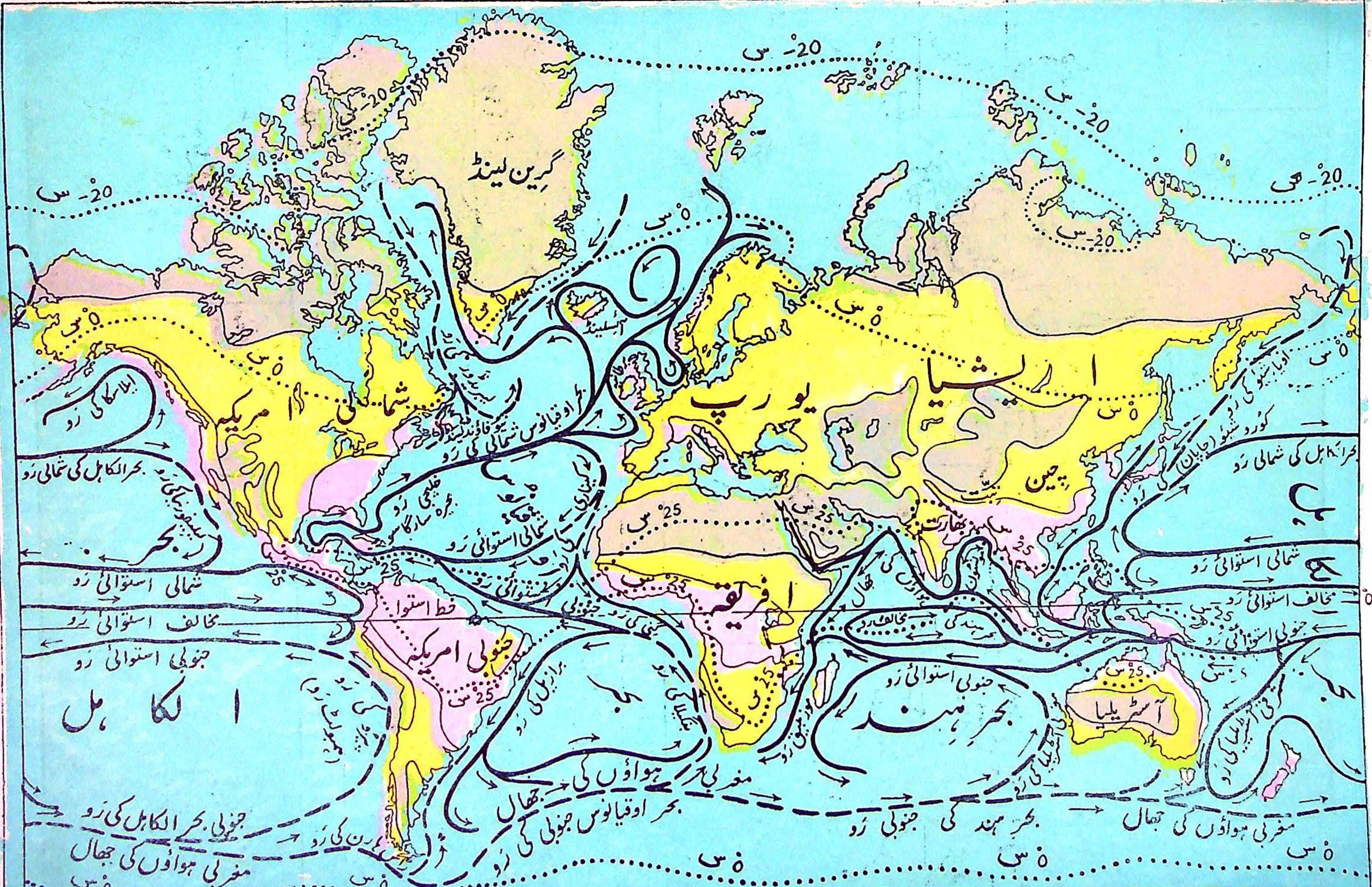
150° مشرق 180° مغرب 150° 120° 90° 60° مغرب 30°

بحیرۂ منجمد شمالی

گرین لینڈ
(ڈینمارک کا)
ایلسمیر
جزائر پیری
جزیرہ ڈیون
جزیرہ بینکس
بحیرۂ بوفورٹ
جزیرہ وکٹوریہ
خلیج بیفن
بیفن
دائرہ قطب شمالی
نووایا سیبیر
رینگل
ایشیا
سوویت یونین
ایلاسکا
(یو۔ایس۔اے)
ڈاسن
جھیل گریٹ بیئر
جھیل گریٹ سلیو
خلیج ہڈسن
جھیل اتھاباسکا
پورٹ نیلسن
کینیڈا
جھیل ونی پیگ
ونی پیگ
وینکوور
خلیج ایلاسکا
پرنس روپرٹ
جزائر کوین شارلوٹ
جزیرہ وینکوور
وکٹوریہ
پورٹ لینڈ
بحیرۂ بیرنگ
جزائر الیوشین
جزائر کورائل
راس فیرویل
نیو فاؤنڈ لینڈ
سینٹ جانز
ہیلی فیکس
بوسٹن
نیو یارک
فلاڈلفیا
واشنگٹن
شمالی امریکہ
ریاستہائے متحدہ امریکہ
یو۔ ایس۔ اے
سان فرانسسکو
لاس اینجلز
جزائر برموڈا (برٹش)
چارلسٹن
جزائر بہاماز (برٹش)
خلیج میکسیکو
میکسیکو
جزائر غرب الہند
ہوائی
جزائر ہوائی
ہونولولو
(پرل ہاربر)
خط سرطان
ویک (یو۔ایس۔اے)
جزائر مارشل
بحر الکاہل
پالمیرا
(یو۔ایس۔اے)
جزائر گلبرٹ
(برٹش)
جزائر کیرولین
جزائر سولومن
نیو ہیبریڈیز
جزائر فجی
جزائر فینکس
جزائر ساموا
جزائر مارکیساس
(فرانس)
خط استوا
گالاپاگوس
(ایکویڈور)
ایکویڈور
گوایاکیل
پاناما
کوسٹاریکا
کاراکاس
وینزویلا
کولمبیا
ماناؤس
بیلیم
برازیل
جنوبی امریکہ
لیما
لاپاز
بولیویا
برازیلیا
سالواڈور
ساؤ پالو
ریو ڈی جنیرو
سانتیاگو
والپرائسو
بیونس آئرس
مونٹی ویڈیو
باہیا بلانکا
چلی
جزیرہ ایسٹر
(چلی)
سالا ئی گومیز (چلی)
پٹکیرن
(برٹش)
جوآن فرنانڈیز
(چلی)
جزائر فاکلینڈ
(برٹش)
ساؤتھ جارجیا
(برٹش)
ٹیرا ڈیل فیوگو
راس ہارن
آسٹریلیا
برزبین
نیوزیلینڈ
ویلنگٹن
جزائر چیتھم
بین الاقوامی خط تاریخ
جنوبی
آدھی رات
صبح

150° مشرق 180° مغرب 150° 120° 90° 60° B.S.K. 30




بحری روئیں
اوسط سالانہ خطوط متساوی الحرارت
25° س (درجات سینٹی گریڈ)
گرم روئیں
سرد
مونسون ہواؤں کے ساتھ رُخ کا بدلنا
سالانہ بارش
25 سینٹی میٹر سے کم
25 تا 100
100 ” ” زیادہ
گرین لینڈ
شمالی امریکہ
جنوبی امریکہ
یورپ
ایشیا
افریقہ
آسٹریلیا
چین
بھارت
بحر الکاہل
بحر ہند
شمالی استوائی رو
مخالف استوائی رو
جنوبی استوائی رو
خلیجی رو
بحر الکاہل کی شمالی رو
جنوبی بحر الکاہل کی رو
مغربی ہواؤں کی جھال
بحر اوقیانوس جنوبی کی رو
بحر ہند کی جنوبی رو

دنیا۔ آب وہوا اور بحری روئیں

درجہ حرارت جنوری:۔ جنوری میں سورج خطِ جدی کے قریب سیدھا چمک رہا ہوتا ہے لہٰذا جنوبی نصف کرہ میں گرمیاں ہوتی ہیں۔ اور شمالی ممالک میں سردیاں ہوتی ہیں۔ جنوبی افریقہ میں سب سے زیادہ گرمی ہوتی ہے اور سائبیریا میں نہایت شدید سردی پڑتی ہے۔ یہاں ورخویانسک کے مقام پر دنیا بھر میں سب سے زیادہ جاڑا (منفی ۵۰ درجے سینٹی گریڈ) ہوتا ہے۔

درجہ حرارت جولائی:۔ جولائی میں خطِ سرطان کے قریب آفتاب کی شعاعیں عموداً پڑتی ہیں اس لئے نصف کرہ شمالی میں موسم گرما ہوتا ہے اور نصف کرہ جنوبی میں موسم سرما۔ ان دنوں شمالی افریقہ، عرب۔ شمال مغربی بھارت اور مغربی پاکستان میں درجۂ حرارت ۴۰ درجے سینٹی گریڈ سے بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔

ہوائیں:۔ خطِ استوا پر سخت گرمی کے باعث ہوا گرم ہو کر اوپر کو اٹھتی رہتی ہے یہ ہوا اوپر ہی اوپر کچھ شمال کی جانب اور کچھ جنوب کی طرف چل دیتی ہے۔ خطِ سرطان اور خطِ جدی کے نزدیک پہنچ کر ٹھنڈی ہو چکنے کے باعث نیچے اتر پڑتی ہے وہاں ہوا کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ وہاں سے خطِ استوا کے کم دباؤ کے علاقوں سے خالی جگہ کو پُر کرنے کے لئے ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔ ادھر زمین کے نہایت تیزی سے گھومنے کے باعث شمالی اور جنوبی قطبی دائروں کے نزدیک ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے لہٰذا خطِ سرطان اور خطِ جدی کے زیادہ دباؤ کے علاقوں سے قطبی دائروں کو بھی ہوائیں چلتی ہیں۔

قطب شمالی اور قطب جنوبی پر ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ وہاں سے قطبی ہوائیں قطبی دائروں کے کم دباؤ کے حلقوں کی طرف چلتی ہیں۔

تجارتی ہوائیں:۔ خطِ سرطان سے خطِ استوا کو شمال مشرقی تجارتی ہوائیں اور خطِ جدی سے خطِ استوا کو جنوب مشرقی تجارتی ہوائیں چلتی ہیں۔

مغربی ہوائیں یا منقلب تجارتی ہوائیں:۔ خطِ سرطان سے دائرہ قطب شمالی کی طرف جنوب مغربی ہوائیں اور خطِ جدی سے دائرہ قطب جنوبی کو شمال مغربی منقلب تجارتی ہوائیں چلتی رہتی ہیں۔

مون سون ہوائیں وہ موسمی ہوائیں ہیں جو گرمیوں میں سمندر کی طرف سے خشکی کی طرف اور سردیوں میں خشکی سے سمندر کی طرف چلتی ہیں۔ یہ ہوائیں بھارت۔ پاکستان۔ برہما، چین، جاپان، عرب۔ مشرقی افریقہ۔ شمالی آسٹریلیا اور وسطی امریکہ میں چلتی ہیں۔

ڈولڈرمز:۔ خطِ استوا کے سکون یعنی بند ہوا کے حلقے کو کہتے ہیں۔ جہاں صرف ہوا نیچے سے اوپر کو اٹھتی رہتی ہے۔

بارش

زیادہ بارش والے ممالک:۔ بھارت۔ مشرقی پاکستان۔ برہما، چین۔ جاپان۔ ملیشیا۔ انڈونیشیا۔ جزائر فلپائن۔ وسطی افریقہ۔ جنوبی امریکہ میں ایمیزون کا طاس۔ برازیل۔ مغربی کینیڈا اور مغربی یورپ۔ مشرقی ہندوستان کے مقام چیراپونجی میں دنیا بھر میں سب سے زیادہ (۱۳۰۰ سینٹی میٹر سالانہ) بارش ہوتی ہے۔

کم بارش والے علاقہ جات (۱) (ا) خطِ سرطان کے قریب عرب۔ صحرائے اعظم۔ شمالی افریقہ۔ مغربی پاکستان۔ راجستھان اور کیلیفورنیا (شمالی امریکہ) (ب) خطِ جدی کے نزدیک مغربی آسٹریلیا۔ کالاہاری (جنوبی افریقہ) اور اٹیکاما (جنوبی امریکہ) (۲) بارش کی اوٹ کے ممالک جو پہاڑ کی اوٹ میں واقع ہیں مثلاً وسط ایشیا۔ تبت (۳) سرد قطبی ممالک۔

بحری روئیں

لہروں اور مد وجزر کے علاوہ سمندر کے پانی کی ایک اور عظیم حرکت روئیں ہیں۔ یوں سمجھو کہ روئیں سینکڑوں کلومیٹر چوڑے دریا ہوتے ہیں جو سمندر کے اندر بہتے ہیں اور جن کے کنارے بھی پانی کے ہوتے ہیں۔ ان کے چلنے کی بڑی وجوہات پانی کے درجہ حرارت میں اختلاف، کھاری پن میں فرق اور دائمی ہوائیں ہیں۔ خطِ استوا پر کا پانی گرمی سے پھیل کر قطبین کی طرف چلتا رہتا ہے اور قطبین کا سرد پانی خطِ استوا کی جانب بہتا ہے۔ گرم روئیں سطح کے قریب قریب چلتی ہیں اور سرد روئیں نیچے گہرائی پر چلتی ہیں۔

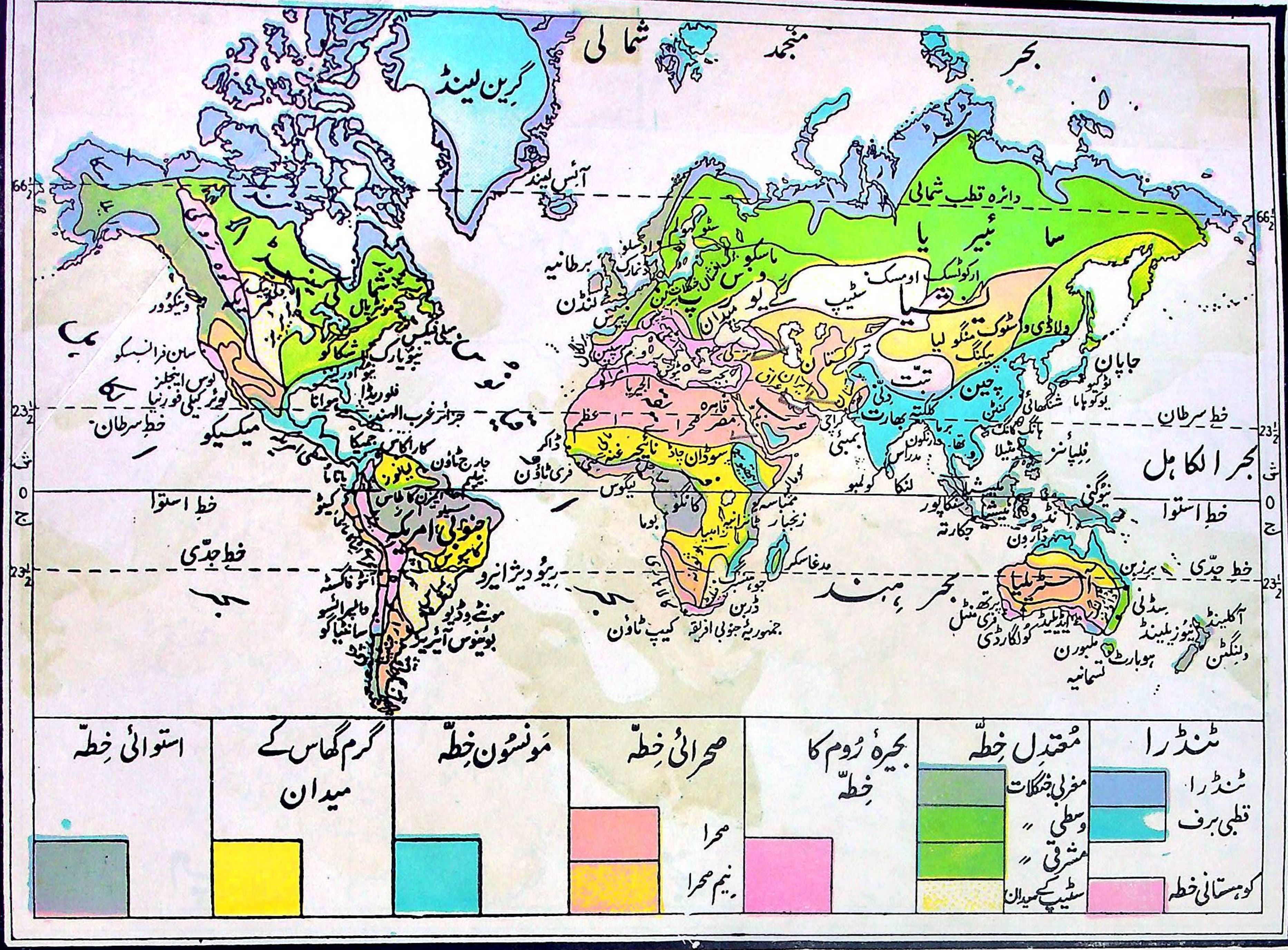
بحرِ اوقیانوس کی روئیں	بحرِ الکاہل کی روئیں	بحرِ ہند کی روئیں
۱۔ شمالی استوائی رو (گرم) ۲۔ جنوبی استوائی رو (گرم)	۱۔ شمالی استوائی رو (گرم) ۲۔ جنوبی استوائی رو (گرم)	۱۔ مون سون رو (گرم)
۳۔ مخالف استوائی رو یا گنی کی رو (گرم)	۳۔ مخالف استوائی رو (گرم)	۲۔ جنوبی استوائی رو (گرم)
۴۔ خلیجی رو (گرم) ۵۔ کیناری کی رو (سرد)	۴۔ کوروشیو یا جاپان کی رو اور جھال (گرم)	۳۔ مخالف استوائی رو (گرم)
۶۔ لیبرڈور کی رو (سرد) ۷۔ برازیل کی رو (گرم)	۵۔ کیلیفورنیا کی رو (سرد) ۶۔ اویاشیو یا کیوریل کی رو (سرد)	۴۔ موزمبیق (اگلہاس) کی رو (گرم)
۸۔ بنگیلا کی رو (سرد) ۹۔ فاکلینڈ کی رو (سرد)	۷۔ مشرقی آسٹریلیا کی رو (گرم) ۸۔ پیرو کی رو (سرد)	۵۔ مغربی آسٹریلیا کی رو (سرد) ۶۔ بحرِ ہند جنوبی کی رو (سرد)
۱۰۔ بحرِ اوقیانوس جنوبی کی رو (سرد)	۹۔ بحرِ الکاہل جنوبی کی رو (سرد)	نوٹ:۔ مون سون رو جولائی میں جنوب مغربی اور جنوری میں شمال مشرقی ہوتی ہے۔

رووں کا آب وہوا پر اثر:۔ قطبی دائروں کے قریب کے سرد علاقوں کے پاس سے بہنے والی گرم روئیں وہاں زیادہ سردی نہیں ہونے دیتیں۔ جیسے برطانیہ اور ناروے کے ساحل کے قریب گرم خلیجی رو ہے۔ گرم ریگستانوں کے مغربی ساحل کے قریب سے بہنے والی سرد روئیں ان کے درجۂ حرارت کو کم کر دیتی ہیں اور انہیں کے باعث وہاں بارش نہیں ہوتی۔ جہاں سرد اور گرم روئیں پاس پاس ہوں وہاں دھند رہتی ہے۔

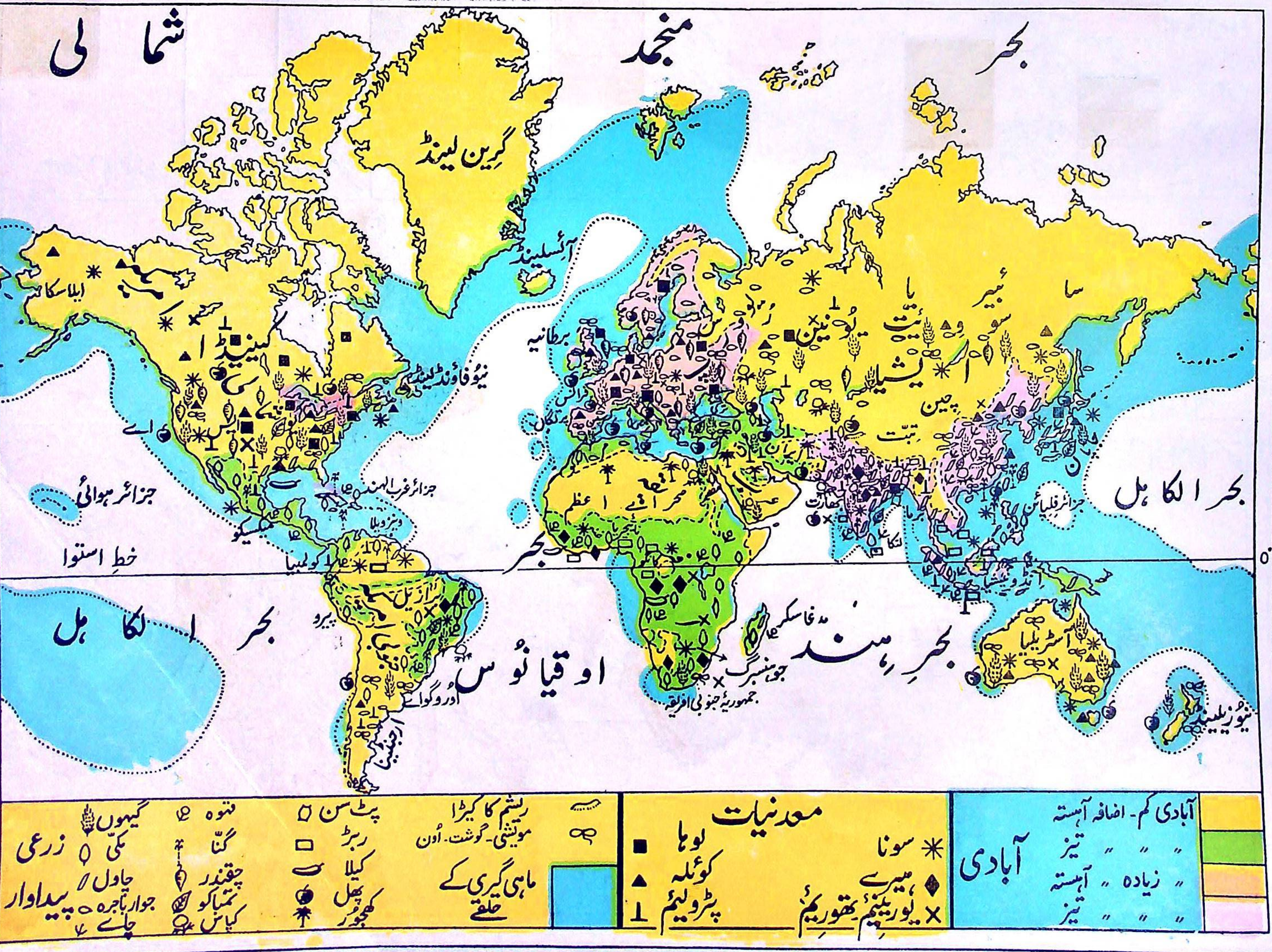
تجارت پر اثر:۔ سرد رووں کے ساتھ بڑی بڑی مچھلیاں آتی ہیں اور گرم رووں میں ان مچھلیوں کیلئے خوراک ہوتی ہے۔ نیز انڈے بچوں کی نشو ونما کی اہلیت ہوتی ہے۔ اس لئے جہاں گرم اور سرد روئیں ملتی ہیں وہاں ماہی گیری کے اڈے بن جاتے ہیں جیسے جاپان اور نیوفاؤنڈلینڈ کے قریب۔ ایسے مقامات پر دھند بھی بہت بنتی ہے جو جہاز رانی میں رکاوٹ ڈالتی ہے۔ سرد برفانی علاقوں کے قریب سے گزرنے والی گرم روئیں وہاں کے پانی کو منجمد ہونے سے بچا لیتی ہیں جس سے بندرگاہیں جہاز رانی کے قابل رہتی ہیں۔ جیسے شمال مغربی یورپ میں۔

۷۔ دُنیا۔ آب وہوا و نباتات کے قدرتی خطے

نام خطہ	محل وقوع	اہم ممالک	آب وہوا	پیداوار	حیوانات	باشندے	مشہور شہر
۱۔ استوائی جنگلات کا خطہ ۲۔ گرم گھاس کے میدان	۰° تا ۵° شمال ۰° تا ۵° جنوب ۵° تا ۱۵° شمال ۵° تا ۱۵° جنوب	کانگو ایمیزن (برازیل) انڈونیشیا۔ ملیشیا سوڈان۔ وینزویلا شمالی آسٹریلیا۔ کینیا۔ ٹانزانیہ۔ مالی چاڈ۔ غنہ۔ سینے گال۔ گھانا زامبیا۔ روڈیشیا۔ برازیل	نہایت گرم مرطوب بارش سارا سال قدرے کم گرم بارش صرف گرمیوں میں	ربڑ۔ مہاگنی۔ کیلا چاول۔ گنا۔ کوکو لمبی گھاس۔ قہوہ کوکو۔ کپاس گنا۔ مکی۔ تمباکو	بندر۔ ہاتھی شیر گھڑیال سانپ گائے۔ بکری گھوڑا۔ زیبرا ہرن۔ ہاتھی۔ شیر	قد میں چھوٹے اور رنگ کے سانولے ہیں۔ لکڑی کاٹتے۔ شکار اور کاشت کرتے ہیں۔ مویشی پالتے ہیں اور کچھ کاشت کرتے ہیں سوتی کپڑا پہنتے ہیں	بوما۔ ماناؤس بیلیم (پارا) کوالالمپور۔ سنگاپور۔ جکارتہ خرطوم۔ کاراکاس۔ باہیا۔ سالویڈر در برزبین۔ نیامی۔ بماکو۔ لوساکا۔ سیلسبری
۳۔ مونسون خطہ	(۱۰ تا ۵ نم)	بھارت۔ پاکستان۔ چین جاپان۔ تھائی لینڈ۔ لاؤس۔ ویٹ نام۔ شمال مشرقی آسٹریلیا وسطی امریکہ۔ مڈغاسکر موزمبیق	گرمیوں میں گرم مرطوب سردیوں میں سرد خشک	ساگوان بانس ناریل روئی۔ گنا۔ گیہوں۔ سن تمباکو۔ چائے	ہاتھی۔ گائے بھینس ریشم کا کیڑا	کاشت کرتے۔ لکڑی کاٹتے اور ریشم کے کیڑے پالتے ہیں۔ دستکار ہیں۔ آبادی گنجان ہے۔	ہانگ کانگ۔ ٹوکیو۔ ہوانا۔ بنکاک۔ سائیگون۔ ہنوئی۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ کراچی۔ شنگھائی۔
۴۔ صحرائی خطہ	۱۵° تا ۳۰° شمال (خط سرطان) ۱۵° تا ۳۰° جنوب۔ (خطِ جدی)	صحرائے اعظم عرب۔ لوط۔ تھر میکسیکو اٹاکاما۔ کالاہاری مغربی آسٹریلیا	گرمیوں میں گرم خشک سردیوں میں سرد خشک	کانٹے دار جھاڑیاں کیکر کھجور۔ مکی گندم۔ جو۔ شورہ۔ معدنیات	اونٹ۔ بھیڑ گھوڑا۔ گدھا شتر مرغ الپاکا	خانہ بدوش ہیں۔ مویشی پالتے ہیں۔ سنجیدہ جنگجو اور مہمان نواز ہیں۔ آبادی بہت کم ہے۔	قاہرہ۔ بغداد۔ عدن۔ جودھپور۔ ایلیقیے۔ کال گرلی۔ کول گارڈی۔
۵۔ بحیرۂ روم کا خطہ	۳۰° تا ۴۵° شمال ۳۰° تا ۴۵° جنوب	جنوبی یورپ۔ ترکی۔ اسرائیل مراکو الجیریا۔ ٹیونس۔ ایر کیلیفورنیا وسطی چلی۔ صوبہ راس امید جنوب مغربی و جنوب مشرقی آسٹریلیا	گرمیوں میں گرم خشک۔ سردیوں میں سرد اور مرطوب	گیہوں۔ انگور نارنگی۔ زیتون لیموں۔ انجیر۔ شہتوت گھاس	بھیڑ۔ بکری ریشم کا کیڑا	کاشت کرتے۔ انگور سے شراب بناتے اور ریشم و اون حاصل کرتے ہیں۔ آبادی گنجان ہے۔	مارسیلز۔ جبرالٹر۔ روم۔ اسکندریہ ٹیونس۔ الجیرز۔ سان فرانسسکو۔ والپرائسو کیپ ٹاؤن۔ ایڈیلیڈ
۷۔ معتدل خطہ	۴۵° تا ۶۰° شمال ۴۵° تا ۶۰° جنوب	جنگلات برطانیہ وسطی یورپ۔ سائبیریا۔ کینیڈا سٹیپ کے میدان۔ جنوبی روس۔ جنوبی سائبیریا وسط شمالی امریکہ پریریز پمپاس ویلڈ (VELDT) ڈارلنگ ڈاؤنز	معتدل بارش مغرب میں زیادہ مشرق میں کچھ کم وسط میں تھوڑی سردی زیادہ بارش کم	شمال میں چیڑ وغیرہ صنوبر کے سدا بہار کے جنگلات جنوب میں چوڑے پتوں والے برگ افشاں جنگلات۔ گیہوں اوٹ۔ آلو۔ السی چقندر۔ گھاس گیہوں۔ جو۔ مکی	گائے۔ بیل بھیڑیں۔ مچھلی مرغیاں۔ لومڑی	محنتی اور مہذب ہیں۔ کاشت کرتے ہیں۔ مویشی پالتے ہیں۔ دودھ۔ مکھن پنیر بناتے۔ لکڑی کاٹتے۔ مچھلیاں پکڑتے۔ کاغذ۔ کپڑا کلیں بناتے اور سمور دار جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔ آبادی گنجان ہے۔ سٹیپ کے میدانوں کے لوگ مویشی پالتے اور گیہوں۔ کپاس۔ جو اور مکی کی کاشت کرتے ہیں۔	لندن۔ پیرس۔ برلن۔ وارسا۔ ماسکو۔ ارکوٹسک۔ کوی بیک۔ مونٹریال۔ شکاگو۔ ولنگٹن۔ جوہنسبرگ۔ پریٹوریا۔ اومسک۔ اوڈیسہ۔ ونی پیگ۔ مونٹے ویڈیو۔ بیونس آئرز۔
۔ ٹنڈرا (قطبی خطہ)	۶۰° شمال سے قطب شمالی تک ۶۰° جنوب سے قطب جنوبی تک	لیپ لینڈ شمالی سائبیریا گرین لینڈ۔ شمالی کینیڈا الاسکا۔ انٹارکٹکا	نہایت سرد برف و یخ	کائی لچن گھاس	رینڈئیر ریچھ۔ کتا۔ بھیڑیا لومڑی۔ سیل وہیل	اسکیمو رینڈیر پالتے ہیں اسکا دودھ پیتے و گوشت کھاتے ہیں اور اس کی کھال اوڑھتے ہیں۔ آبادی بہت کم ہے۔ امریکی ٹنڈرا کے لوگ اب رینڈیر اور مشک بیل پال کر ان کا گوشت برآمد کرتے ہیں جو کافی قیمت پاتا ہے	مرمانسک۔ ہیمر فیسٹ ریکیا وک۔ گوت ہاب



The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.


بحر منجمد شمالی
گرین لینڈ
ایشیا
بحر الکاہل
بحر اوقیانوس
بحر ہند
خط استوا
جزائر ہوائی
زرعی پیداوار
گیہوں
مکی
چاول
جوار باجرہ
چائے
قہوہ
گنّا
چقندر
تمباکو
کپاس
پٹ سن
ربڑ
کیلا
پھل
کھجور
ریشم کا کیڑا
مویشی۔ گوشت۔ اُون
ماہی گیری کے حلقے
معدنیات
لوہا
کوئلہ
پٹرولیم
سونا
ہیرے
یورینیم تھوریم
آبادی
آبادی کم۔ اضافہ آہستہ
" " تیز
" زیادہ " آہستہ
" " تیز

دنیا۔ زرعی پیداوار۔ معدنیات۔ آبادی۔ پیشے

زرعی پیداوار:۔ گیہوں۔ روس۔ یو۔ ایس۔ اے۔ چین۔ کینیڈا۔ فرانس۔ بھارت۔ اٹلی۔ ترکی۔ آسٹریلیا۔ ارجنٹینا۔ مغربی جرمنی۔ پاکستان۔

مکی ۔ یو۔ ایس۔ اے۔ روس۔ چین۔ برازیل۔ ارجنٹینا۔ یوگوسلاویہ۔ جنوبی افریقہ۔ میکسیکو۔ بھارت۔

چاول۔ چین۔ بھارت۔ جاپان۔ پاکستان۔ انڈونیشیا۔ تھائی لینڈ۔ برما۔ برازیل۔ جنوبی ویت نام۔ شمالی ویت نام۔ فلپائنز

گنا۔ بھارت۔ کیوبا (چینی کی پیداوار میں اوّل) جاوا (انڈونیشیا) برازیل۔ فلپائنز۔ پاکستان۔ جزائر ہوائی۔ فورموسا۔ برما۔ چین۔ جاپان۔ جزائر غرب الہند۔

چقندر۔ روس۔ یو۔ ایس۔ اے۔ فرانس۔ مغربی جرمنی۔ پولینڈ۔ چیکوسلوواکیہ۔ برطانیہ۔ کینیڈا۔

چائے۔ بھارت۔ چین۔ لنکا۔ جاپان۔ جاوا (انڈونیشیا)۔

قہوہ۔ برازیل۔ کولمبیا۔ آئیوری کوسٹ۔ یوگنڈا۔ انگولا۔ سالوے ڈور۔ میکسیکو۔ جزائر غرب الہند۔ یمن (موخہ)۔ انڈونیشیا۔ بھارت۔

ربڑ۔ ملیشیا۔ انڈونیشیا۔ تھائی لینڈ۔ لنکا۔ ویت نام۔ نائیجیریا۔ لائبیریا۔ کیمرون۔

تمباکو۔ یو۔ ایس۔ اے۔ چین۔ بھارت۔ روس۔ ترکی۔ برازیل۔ پاکستان۔ جاپان۔ میکسیکو۔

کپاس۔ یو۔ ایس۔ اے۔ چین۔ روس۔ بھارت۔ برازیل۔ میکسیکو۔ مصر۔ پاکستان۔ ترکی۔

ریشم۔ چین۔ جاپان۔ اٹلی۔ بھارت۔

پٹ سن۔ پاکستان۔ بھارت۔

اون۔ آسٹریلیا۔ روس۔ نیوزی لینڈ۔ ارجنٹینا۔ یو۔ ایس۔ اے۔ یوروگوائے۔ چین۔ برطانیہ۔ ترکی۔ برازیل۔ سپین۔ بھارت۔

معدنیات:۔ کوئلہ۔ یو۔ ایس۔ اے۔ روس۔ چین۔ برطانیہ۔ مغربی جرمنی۔ پولینڈ۔ فرانس۔ جاپان۔ بھارت۔ جنوبی افریقہ۔ چیکوسلوواکیہ۔ آسٹریلیا۔ بلجیم۔ سپین۔ نیدر لینڈز

لوہا۔ یو۔ ایس۔ اے۔ روس۔ مغربی جرمنی۔ برطانیہ۔ فرانس۔ جاپان۔ سویڈن۔ بلجیم۔ بھارت۔

پیٹرولیم (مٹی کا تیل) یو۔ ایس۔ اے۔ وینزویلا۔ روس۔ کویت۔ سعودی عرب۔ ایران۔ عراق۔ میکسیکو۔ کینیڈا۔ ارجنٹینا۔ برما۔ انڈونیشیا۔ بھارت۔ پاکستان۔

تانبا۔ یو۔ ایس۔ اے۔ چلی۔ زامبیا۔ روس۔ کینیڈا۔ کانگو۔ پیرو۔ آسٹریلیا۔ جاپان۔ چین۔ بھارت۔

قلعی۔ ملیشیا۔ چین۔ بولیویا۔ انڈونیشیا۔ تھائی لینڈ۔ نائیجیریا۔

سونا۔ جنوبی افریقہ (جوہنسبرگ) روس۔ کینیڈا۔ یو۔ ایس۔ اے۔ آسٹریلیا۔ غنہ (گھانا) روڈیشیا۔ فلپائنز۔ کولمبیا۔ میکسیکو۔ وینزویلا۔ بھارت۔ جاپان۔

ہیرے۔ جنوبی افریقہ (کمبرلے) غنہ۔ کانگو۔ برازیل۔ بھارت۔

آبادی:۔ دنیا کی کل آبادی ــــ زائد از تین ارب ہے۔

گنجان آباد ممالک۔ چین (۷۰ کروڑ) بھارت (۵۴ کروڑ)۔ جاپان۔ برطانیہ۔ فرانس۔ بلجیم۔ نیدر لینڈز۔ ڈنمارک۔ جرمنی۔ مشرقی یو۔ ایس۔ اے۔ جمہوریہ عربیہ متحدہ (مصر میں وادیٔ نیل۔

کم آباد ممالک۔ سائبیریا۔ شمالی روس۔ کینیڈا۔ عرب۔ وسط ایشیا۔ صحرائے اعظم۔ کوہ روکی۔ ایمیزن کا طاس (جنگلات) مغربی آسٹریلیا۔ صحرائے کالاہاری۔ ارجنٹینا۔

پیشے:۔ شکار۔ مچھلیاں پکڑنا۔ لکڑی کاٹنا ــــ سائبیریا۔ شمالی روس۔ کینیڈا۔ مغربی آسٹریلیا۔ انڈونیشیا۔ کانگو۔ نائیجیریا۔ برازیل۔ کانا ہیرو۔ ارجنٹینا۔

زراعت۔ بھارت۔ چین۔ برما۔ لنکا۔ ملیشیا۔ انڈونیشیا۔ تھائی لینڈ۔ ویت نام۔ مصر۔ روس۔ یونان۔ اٹلی۔ سپین۔ فرانس۔ برطانیہ۔ ڈنمارک۔ یو۔ ایس۔ اے۔ کینیڈا۔ مشرقی آسٹریلیا۔ برازیل۔ اروگوائے۔ وسطی چلی۔ وینزویلا۔ میکسیکو۔ جنوبی افریقہ۔ ملاگاسی جمہوریت۔ نائیجیریا۔ غنہ۔ گنی۔

مویشی پالنا۔ وسط ایشیا۔ ایران۔ عرب۔ شمالی افریقہ۔ وسط آسٹریلیا۔ نیوزیلینڈ۔ مغربی اور وسطی یورپ۔ بھارت۔ چین۔ شمالی امریکہ کے مغربی اور وسطی حصے۔ برازیل۔ ارجنٹینا

کان کنی۔ یو۔ ایس۔ اے۔ روس۔ کینیڈا۔ میکسیکو۔ پیرو۔ جنوبی افریقہ۔ وسط آسٹریلیا۔ مغربی اور وسطی یورپ۔ بھارت۔ چین۔ جاپان۔

سمندر میں ماہی گیری کے اہم قطعات۔ نیوفاؤنڈلینڈ۔ کینیڈا اور یو۔ ایس۔ اے کے مشرقی و مغربی سواحل۔ برطانیہ۔ ناروے۔ سویڈن۔ ڈنمارک۔ نیدرلینڈز۔ جاپان کا ساحل۔ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا کا جنوبی و مشرقی ساحل۔

دنیا۔ بحری اور ہوائی راستے

بحری راستے

۱۔ بحر اوقیانوس کی شمالی شاہراہ:۔ اس راستے سے شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل اور مغربی یورپ کے درمیان آمد و رفت ہوتی ہے۔ ایک طرف کینیڈا کی بندرگاہیں مانٹریال۔ ہیلی فیکس۔ کوی بیک اور یو۔ ایس۔ اے کی بندرگاہیں نیویارک۔ فلاڈلفیا۔ نیو اورلینز اور بوسٹن ہیں۔ دوسری طرف برطانیہ میں لندن۔ لورپول۔ گلاسگو۔ فرانس میں ہاور۔ بورڈو۔ نیدرلینڈز میں روٹرڈم۔ ایمسٹرڈم اور مغربی جرمنی میں ہیمبرگ کی بندرگاہیں ہیں۔ امریکہ سے گیہوں۔ مٹی کا تیل۔ لکڑی اور کپاس جاتی ہے۔ یورپ سے ان کے عوض کارخانوں میں بنا ہوا مال جاتا ہے۔

۲۔ پلیٹ کی شاہراہ:۔ یہ یورپ کے ممالک کو جنوبی امریکہ کے ممالک برازیل۔ ارجن ٹینا۔ اُوروگوائے سے ملاتا ہے۔ ریو ڈیجنرا نیرو (برازیل) سے قہوہ۔ چائے۔ مونٹے وِیڈیو (اُوروگوائے) اور بوینوس آئریز (ارجن ٹینا) سے گیہوں اور اون و گوشت یورپ کو جاتا ہے۔ یورپ سے کارخانوں میں تیار شدہ مال بھیجا جاتا ہے۔

۳۔ بحر اوقیانوس کی وسطی شاہراہ:۔ اس کے ذریعہ جزائر غرب الہند کی شمالی امریکہ اور یورپ سے تجارت ہوتی ہے۔ یورپ اور یو۔ ایس۔ اے سے موٹر کاریں۔ کپڑا۔ چمڑا۔ کاغذ۔ دھاتیں۔ کوئلہ اور مٹی کا تیل جاتا ہے۔ نیز کنگسٹن اور ہوانا (غرب الہند) سے تمباکو۔ چرٹ۔ قہوہ۔ کھانڈ اور کیلے بھیجے جاتے ہیں۔

۴۔ سویز کی شاہراہ:۔ اس راستے سے یورپ کی بھارت۔ پاکستان۔ چین۔ آسٹریلیا وغیرہ مشرقی ممالک کے ساتھ تجارت ہوتی ہے۔ یہ نہر سویز میں سے ہو کر جاتا ہے یورپ سے کوئلہ۔ لوہا اور کارخانوں میں تیار ہوا مال آتا ہے۔ اور شنگھائی۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور۔ رنگون۔ کلکتہ۔ مدراس۔ کولمبو۔ بمبئی۔ فری منیٹل۔ ایڈی لیڈ۔ ملبورن۔ کراچی ممباسہ۔ زنجبار۔ دار السلام وغیرہ بندرگاہوں سے کپاس۔ کپڑا۔ ریشم۔ تیلوں کے بیج۔ چاول۔ گیہوں۔ اون۔ کھالیں اور چمڑا جاتا ہے امریکہ سے بھارت و دیگر مشرقی ممالک کو گیہوں اسی راستے سے آتا ہے۔

۵۔ راس امید کی شاہراہ:۔ یہ راستہ یورپ کو جنوبی افریقہ۔ بھارت۔ پاکستان۔ لنکا۔ آسٹریلیا۔ وغیرہ ممالک سے ملاتا ہے۔ افریقی بندرگاہوں بوما عکرہ۔ لیگوس سے تاڑ کا تیل۔ کوکو اور ربڑ نیز جنوبی افریقہ کی بندرگاہ کیپ ٹاؤن سے کوئلہ۔ اور ہیرے باہر جاتے ہیں۔ یورپ سے کارخانوں میں بنا مال بھیجا جاتا ہے۔ بھارت وغیرہ ممالک اور یورپ کے درمیان یہ راستہ بہت لمبا پڑتا ہے۔

۶۔ بحر الکاہل کی شمالی شاہراہ:۔ اس کے ایک طرف یوکوہاما (جاپان) اور شنگھائی (چین) اور دوسری طرف وینکوور۔ وکٹوریہ (کینیڈا) اور سان فرانسسکو (یو۔ ایس۔ اے) ہیں۔ چین۔ جاپان سے قہوہ۔ ریشم۔ تیلوں کے بیج اور امریکہ سے کارخانوں میں تیار شدہ مال پٹرولیم دھاتیں وغیرہ جاتی ہیں۔

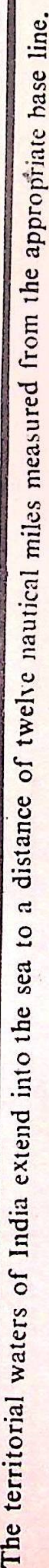
۷۔ بحر الکاہل کی جنوبی شاہراہ:۔ یہ شمالی امریکہ کو آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے ملاتی ہے۔ وینکوور اور سان فرانسسکو سے جہاز ہونولولو (جزائر ہوائی) ہوتے ہوئے آکلینڈ۔ ولنگٹن اور سڈنی جاتے ہیں۔

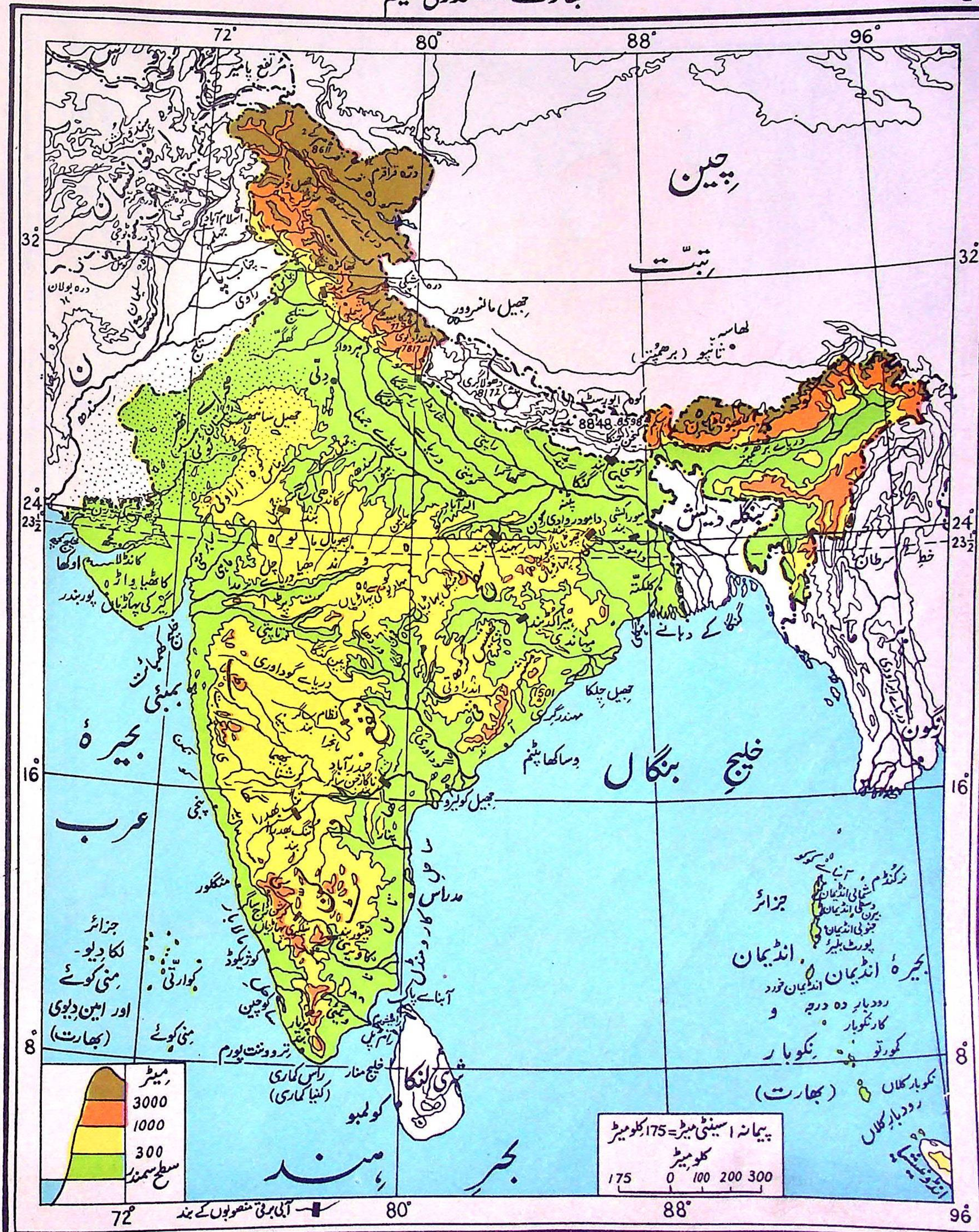
۸۔ پاناما کی شاہراہ:۔ نہر پاناما کی تعمیر سے ایک تو شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل اور مغربی ساحل کے درمیان دوسرے یورپ اور شمالی امریکہ کے مغربی ساحل و آسٹریلیا کے درمیان اور تیسرے جاپان اور شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل کے درمیان آمد و رفت آسان ہو گئی۔

ہوائی راستے

انگلینڈ سے بھارت وغیرہ:۔ لندن کی ہوائی بندرگاہ کرائیڈن سے چل کر پیرس۔ مارسیلز۔ ایتھنز۔ قاہرہ۔ بیروت۔ بغداد۔ کراچی ہوتے ہوئے نئی دِلی یا بمبئی پہنچ جاتے ہیں۔ دِلی سے ناگپور۔ بمبئی۔ کلکتہ اور مدراس وغیرہ کو بھی جاتے ہیں۔ کلکتہ سے آگے رنگون۔ بنکاک۔ سنگاپور جکارتہ ہوتے ہوئے ڈارون (آسٹریلیا) جاتے ہیں۔ یا بنکاک سے ہانگ کانگ۔ شنگھائی اور ٹوکیو کو جاتے ہیں

دنیا کے تمام مشہور مقامات آجکل ہوائی جہازوں کے ذریعہ منسلک ہیں۔ سائبیریا اور روس کے آرپار یورپ اور امریکہ کے درمیان بحر اوقیانوس کے آرپار امریکہ اور جاپان۔ چین۔ فلپائن اور انڈونیشیا۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیان بحر الکاہل کے آرپار یا قاہرہ سے کیپ ٹاؤن۔ افریقہ کے گھنے جنگلات اور صحرائے اعظم کے آرپار۔ روکی۔ اینڈیز۔ ایلپس۔ وغیرہ کوہستانوں کے آرپار اور برفانی قطبی ممالک کے آرپار ہوائی جہاز چل رہے ہیں۔


The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.



Based upon Survey of India map with the permission of the Surveyor General of India.

The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

بھارت قدرتی تقسیم

رقبہ:- ۱۴۱۶۷۲۳ مربع کلومیٹر
شرقاً غرباً چوڑائی:- ۳۰۰۰ کلومیٹر
شمالاً جنوباً لمبائی:- ۳۲۰۰ کلومیٹر

ساحل سمندر کی لمبائی ۵۷۰۰ کلومیٹر
دریائے گنگا کی لمبائی ۲۵۱۰ کلومیٹر
دریائے گوداوری رر ۱۴۵۰ کلومیٹر

محل وقوع:- بھارت یا ہندوستان ایشیا کے شمال میں ۸° شمال اور ۳۷° شمال عرض بلد اور ۶۸° مشرق و ۹۷° مشرق طول بلد کے درمیان واقع ہے۔ خطِ سرطان اس کے عین درمیان سے گزرتا ہے۔

ہمسائے:- شمال کو نیپال۔ چین اور کچھ دور روس ہے۔ سنکیانگ اور تبت جو ہمارے ملک کی شمالی سرحد سے ملحق ہیں۔ چین میں شامل ہیں۔
مغرب کی طرف بحیرہ عرب۔ پاکستان اور اس سے پرے افغانستان ہے۔
جنوب کی طرف بحر ہند اور لنکا کا جزیرہ ہے۔
مشرق کی جانب خلیج بنگال۔ بنگلہ دیش۔ برہما اور چین کے ممالک ہیں۔

ساحل:- بہت کم کٹا پھٹا ہے۔ ساحل کے قریب کا پانی گہرا ہے۔ لہٰذا عمدہ بندرگاہیں کم ہیں۔

بندرگاہیں:- مغرب میں خلیج رن کچھ میں واقع کانڈلا بندرگاہ سے چل کر ادکھا بندر۔ پوربندر۔ بمبئی۔ مرمگاؤں (گوا)۔ کالی کٹ۔ کوژیکوڈم کوچین۔ مدراس۔ وشاکھاپٹنم اور کلکتہ بھارت کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

پہاڑ:- کوہ ہمالیہ شمالی سرحد کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔ اس کی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ (۸۸۴۸ میٹر) دنیا بھر میں سب سے اونچی ہے۔ یہ نیپال اور چین کی سرحد پر واقع ہے۔ خاسی۔ گارو۔ لوشائی اور ٹپکوئی کی پہاڑیاں کوہ ہمالیہ کی مشرقی شاخیں ہیں۔ کوہ قراقرم کوہ ہمالیہ کے شمال مغربی سرے کے قریب ہے۔ کوہ اراولی۔ کوہ وندھیاچل۔ کوہ ست پڑا اور چھوٹا ناگپور کی پہاڑیاں ملک کے وسط میں واقع ہیں۔ مغربی گھاٹ۔ مشرقی گھاٹ اور نیلگری پربت جنوب میں واقع ہیں۔

سطح کے لحاظ سے بھارت کے پانچ خطے

۱۔ شمالی کوہستانی علاقہ:- شمالی سرحد کے ساتھ ساتھ کوہ ہمالیہ کی نہایت بلند برفانی فصیل ہے۔ اسکے دو متوازی سلسلے ہیں۔ مغرب میں انکے درمیان کچھ زیادہ فاصلہ ہو جانے سے کشمیر کی دلفریب وادی بن گئی ہے۔ کوہ ہمالیہ میں شپکی وغیرہ چند ایک دشوار گزار درّے ہیں۔ پہاڑوں پر سال بھر برف جمی رہتی ہے جس سے ہمیشہ بہنے والے متعدد دریا نکلتے ہیں۔

شمالی ہند کا میدان:- اس میں ستلج اور گنگا و برہم پتر دریاؤں کا نہایت زرخیز مٹی سے بنا ہوا علاقہ ہے۔ اس میں بہت سے ندی نالے بہتے ہیں۔ دریائے ستلج۔ بیاس۔ راوی۔ چناب اور جہلم کا پانی ساتھ لیکر دریائے سندھ میں جا ملتا ہے۔ دریائے سندھ تبت میں کیلاش پربت کے علاقہ سے نکل کر جموں و کشمیر میں بہتا ہوا مغربی پاکستان میں سے بہتا ہے۔ اور کراچی کے نزدیک بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔ دریائے گنگا میں شمال کی طرف گومتی۔ گھاگرہ۔ گنڈک اور کوسی معاون ملتے ہیں۔ اور جنوب کی جانب سے دریائے جمنا بمعہ دریائے چنبل بیتوا اور کین) اور دریائے سون وغیرہ معاون ملتے ہیں۔ بنگال میں پہنچ کر تبت اور آسام میں سے آنے والا دریائے برہم پتر بھی دریائے گنگا میں شامل ہو جاتا ہے اور دونوں بہت بڑا ڈیلٹا بنا کر خلیج بنگال میں جا گرتے ہیں۔

۳۔ صحرائے ہند:- یہ وسیع ریگستان شمالی ہند کے مغربی حصہ میں کوہ اراولی سے پرے واقع ہے۔ اس میں پانی بہت مشکل سے دستیاب ہوتا ہے۔ کچھ نمکین جھیلیں اور کھاری پانی کا دریائے لونی ہے جو رن کچھ کے دلدلے میں گم ہو جاتا ہے۔ ریگستان میں آندھیوں سے مقام بدلتی ہوئی پہاڑیاں ہیں۔

۴۔ سطح مرتفع دکن:- جنوبی ہند یا دکن بڑی سطح مرتفع ہے۔ اس کے شمال میں کوہ اراولی و سطح مرتفع مالوہ ہے۔ کوہ بندھیاچل اور کوہ ست پڑا نیز چھوٹا ناگپور کی پہاڑیاں ہیں۔ مغرب کی جانب بلند مغربی گھاٹ ہیں اور مشرق کی طرف مشرقی گھاٹ کی اونچی پہاڑیاں ہیں۔ جنوب میں نیلگری پربت ہے۔ سطح مرتفع دکن کے شمالی حصہ کی ڈھلان مغرب کو بحیرہ عرب کی جانب ہے اور باقی حصہ کی ڈھلان مشرق کو خلیج بنگال کی طرف ہے۔ سطح مرتفع کے بیچ بیچ دریاؤں کی وادیاں ہیں۔ دریائے نربدا اور تاپتی بحیرہ عرب میں گرتے ہیں۔ دریائے مہاندی۔ گوداوری کرشنا اور کاویری خلیج بنگال میں گرتے ہیں۔ یہ دریا برفانی پہاڑوں سے نہیں آتے اسی وجہ سے یہ خشک موسم میں سوکھ جاتے ہیں۔

۵۔ ساحلی میدان:- مشرقی و مغربی گھاٹوں کے ساتھ ساتھ ساحل کے میدان ہیں۔ مغربی ساحلی میدان کم چوڑا ہے۔ اس میں کوئی بڑا دریا نہیں ہے۔ لیکن مشرقی ساحلی میدان زیادہ چوڑا ہے۔ اور اس میں دریائے مہاندی۔ گوداوری۔ کرشنا اور کاویری کے ڈیلٹے ہیں۔

بھارت ملکی تقسیم

بھارت حصول آزادی کے بعد:۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو ہندوستان کو انگریزی حکومت سے آزادی حاصل ہوئی۔ مگر ساتھ ہی ملک کا بٹوارہ بھی ہوا۔ مسلم اکثریت کے علاقے پاکستان کی مملکت بن گئے۔ اور باقی حصہ ہمارا موجودہ بھارت ہے۔ ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو بھارت گن راجیہ (جمہوریہ ہند) کا قیام عمل میں آیا۔ حصول آزادی کے وقت ملک میں چھ سو کے قریب راجاؤں اور نوابوں کی چھوٹی بڑی ریاستیں تھیں سردار پٹیل کی حکمت عملی سے ان کو متحد کر کے ہند یونین کے ساتھ منسلک کیا گیا۔ ان کے چند ایک ریاستی یونین (راجیہ سنگھ) بنا دیئے گئے۔ یکم نومبر ۱۹۵۶ء کو ملک کی از سر نو ریاستی تنظیم کی گئی اور سارے ملک کو ۱۴ راجیوں اور چھ مرکزی علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ یکم مئی ۱۹۶۰ء کو بمبئی راجیہ کی پھر تقسیم ہوئی اور نتیجہ کے طور پر گجرات اور مہاراشٹر کے راجیہ قائم ہوئے۔ علاوہ ازیں شمال مشرقی سرحدی علاقہ (نیفا) ناگالینڈ۔ دادرا اور نگر حویلی نیز گوا، دمن اور دیو کو بھی مرکزی حکمرانی کے علاقہ جات قرار دیا گیا۔ ناگالینڈ کو یکم دسمبر ۱۹۶۳ء سے بھارت یونین کا سولھواں راجیہ بنا دیا گیا۔ بعد ازاں نیفا کو آسام راجیہ میں ہی شامل کر دیا گیا۔ ۱۹۶۶ء میں پنجاب کے پہاڑی حصوں کو ہماچل پردیش میں ملا دیا گیا اور باقی ماندہ راجیہ کو زبان کی بنا پر "پنجاب" اور "ہریانہ" کے دو الگ الگ راجیوں میں منقسم کر دیا گیا۔ نیز ان دونوں کی مشترکہ راجدھانی چنڈی گڑھ کو مرکزی حکومت کا علاقہ بنا دیا گیا۔ یہ ۱۹۷۵ء میں پنجاب میں مدغم کر دیا جائیگا۔ ۱۹۷۰ء میں آسام کے دو پہاڑی ضلعوں کو ملاکر "میگھالیہ" نام کا ایک تحتی راجیہ (اُپ راجیہ) بنایا گیا۔ ۱۹۷۱ء میں ہماچل پردیش کو راجیہ کا درجہ دیا گیا۔

بھارت گن راجیہ کے راجیہ

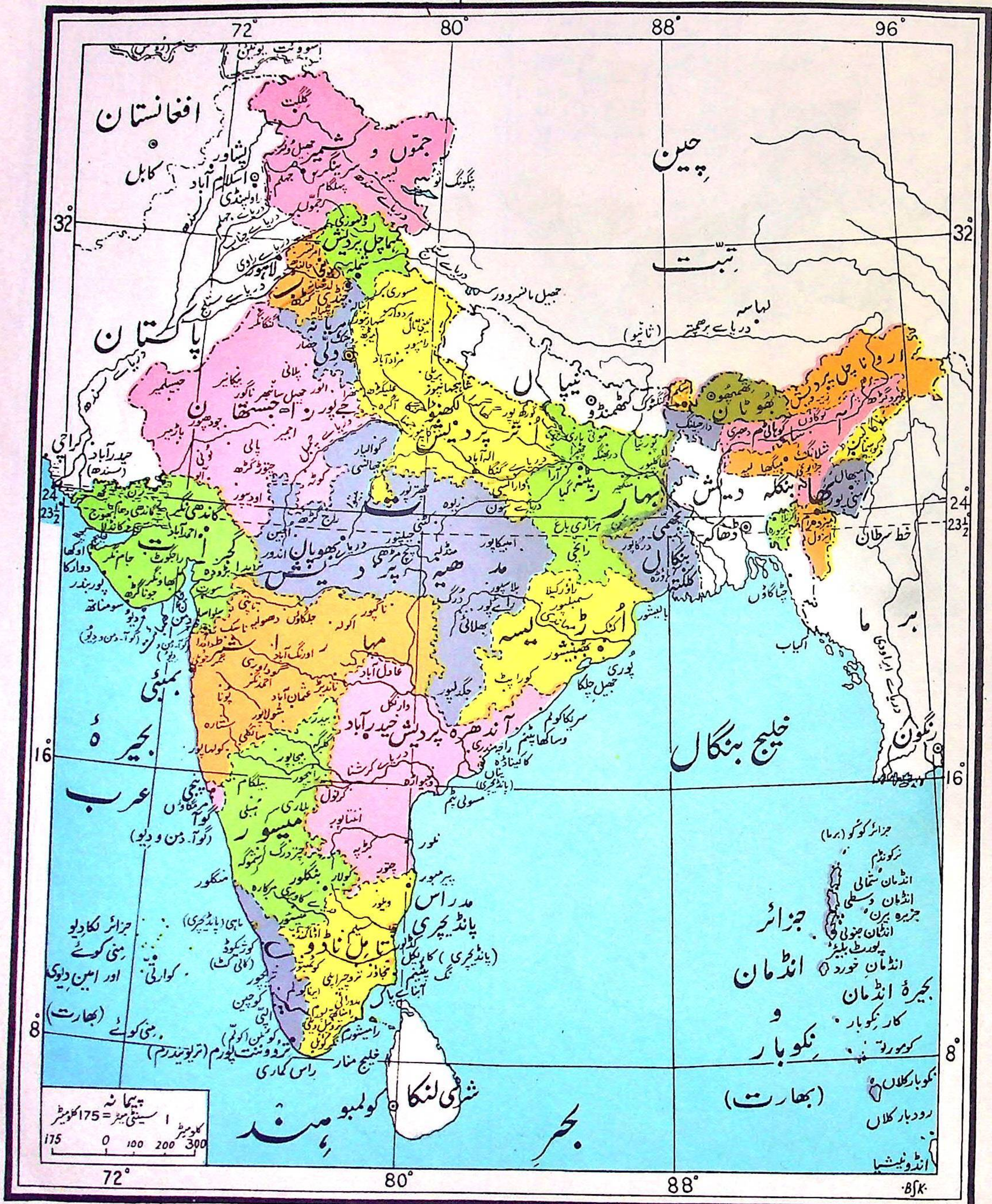
راجیہ	راجدھانی	راجیہ	راجدھانی
(۱) اُتر پردیش	لکھنؤ	(۱۰) کیرل	ترلوبندرم (تروننت پورم)
(۲) اڑیسہ	بھبنیشور	(۱۱) گجرات	گاندھی نگر
(۳) آسام (اور میگھالیہ)	شیلانگ	(۱۲) مدھیہ پردیش	بھوپال
(۴) آندھرا پردیش	حیدر آباد	(۱۳) مغربی بنگال	کلکتہ
(۵) بہار	پٹنہ	(۱۴) مہاراشٹر	بمبئی
(۶) پنجاب	چنڈی گڑھ	(۱۵) میسور	بنگلور
(۷) تامل ناڈو	مدراس	(۱۶) ناگالینڈ	کوہیما
(۸) جموں و کشمیر	سری نگر	(۱۷) ہریانہ	چنڈی گڑھ
(۹) راجستھان	جے پور	(۱۸) ہماچل پردیش	شملہ

مرکزی حکومت کے علاقہ جات

(۱) پانڈیچری	پانڈیچری	(۴) جزائر لکشدیپ (لکا دیو) منی کوئے و امین دیوی	کوارتی	(۷) دلی	دلی
(۲) تریپورہ	اگرتلا	(۵) چنڈی گڑھ	چنڈی گڑھ	(۸) گوا، دمن اور دیو	پنجی
(۳) جزائر انڈمان و نکوبار	پورٹ بلیئر	(۶) دادرا اور نگر حویلی	سِلواسا	(۹) منی پور	امپھال

بھارت گن راجیہ کے حاکم اعلیٰ کو راشٹرپتی (صدر) کہتے ہیں۔ وہ پردھان منتری (وزیر اعظم) اور منتری منڈل (مجلس وزراء) کی مدد سے ملک کا انتظام حکومت چلاتے ہیں۔

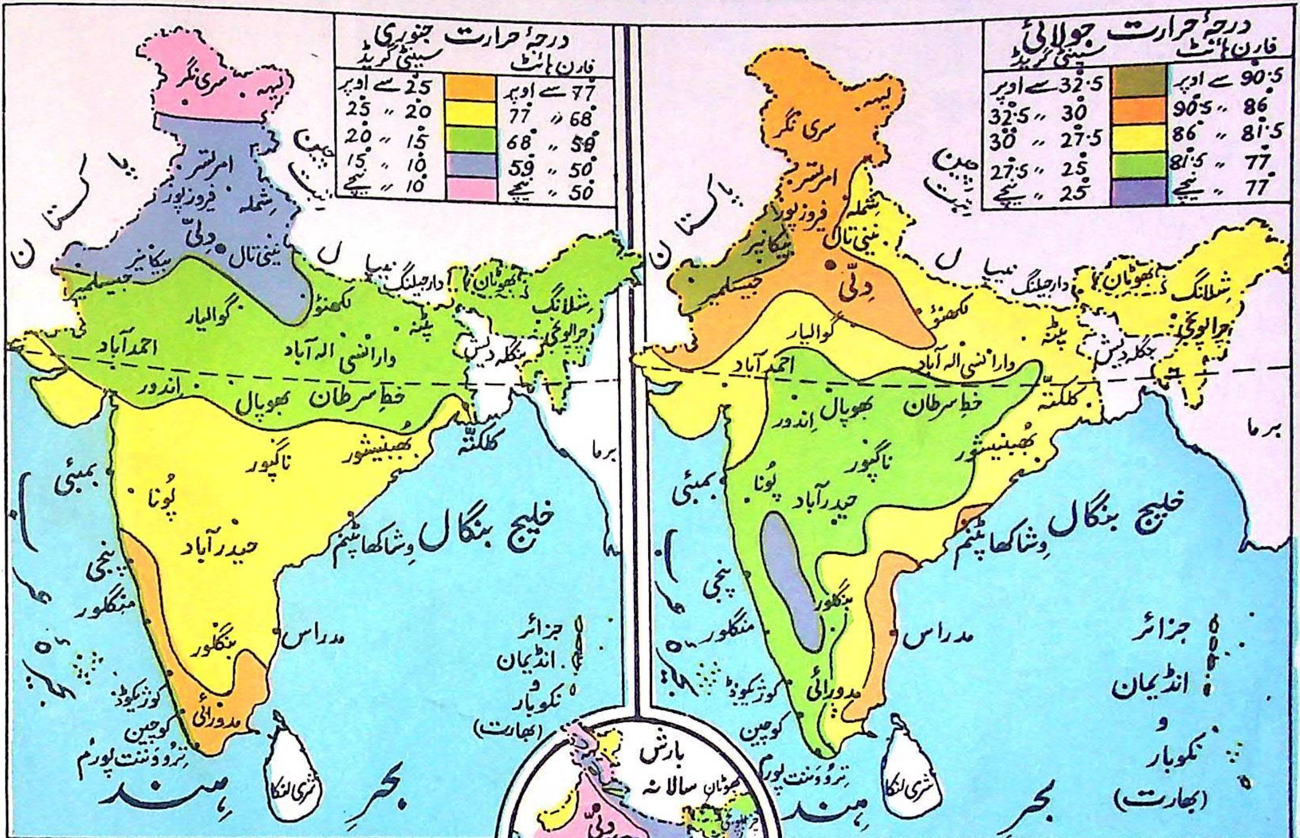
راجیوں کے حاکم اعلیٰ راجیہ پال (گورنر) کہلاتے ہیں۔ مرکزی حکومت کے علاقہ جات لفٹیننٹ گورنروں اور چیف کمشنروں کے ماتحت ہیں۔



Based upon Survey of India map with the permission of the Surveyor General of India.

The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

The boundary of Meghalaya shown on this map is as interpreted from the North Eastern Areas (Reorganization) Act, 1971, but has yet to be verified.



بارش سالانہ

انچ	سینٹی میٹر
80 سے اوپر	200 سے اوپر
80 ,, 40	200 ,, 100
40 ,, 10	100 ,, 25
10 کم	25 کم

بارش
موسمِ سرما

سردیوں کی مونسون ہوائیں

انچ	سینٹی میٹر
10 سے اوپر	25 سے اوپر
5 ,, 10	12.5 ,, 25
5 ,, کم	12.5 ,, کم

بارش
موسمِ گرما

گرمیوں کی مونسون ہوائیں

انچ	سینٹی میٹر
50 سے اوپر	125 سے اوپر
30 ,, 50	75 ,, 125
30 ,, 51	75 ,, کم

The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base-line.

بھارت - آب و ہوا

بھارت کی آب و ہوا:- بھارت کا بہت سا حصہ منطقہ حارہ میں اور اس کے قریب واقع ہے خطِ سرطان اس ملک کے درمیان میں سے گزرتا ہے لہٰذا یہ گرم ملک ہے صرف انتہائی شمالی حصوں میں موسم سرما میں شدید سردی ہوتی ہے پہاڑی حصے میدانوں سے گرم ہیں۔ اسی لئے گرمیوں میں میدانوں کے کئی لوگ وہاں چلے جاتے ہیں سمندر کے نزدیکی علاقوں کی آب و ہوا اندرونی علاقوں کی نسبت زیادہ معتدل پسند ہے یہی وجہ ہے کہ کلکتہ۔ بمبئی اور مدراس میں موسم گرما میں پنجاب۔ ہریانہ اور راجستھان کی نسبت گرمی کم ہوتی ہے۔ مون سون ہوائیں بھارت کی آب و ہوا پر سب سے زیادہ اثر ڈالتی ہیں کیونکہ ان ہی کی وجہ سے مشرقی بھارت اور مغربی ساحلی علاقے میں بہت بارش ہوتی ہے۔ اور شمال مغربی ہندوستان خشک رہ جاتا ہے۔

درجہ حرارت جنوری:- تامل ناڈو۔ کیرل۔ ساحلی میسور اور گوا میں اوسط درجہ حرارت زائد از ۲۵° سینٹی گریڈ۔

آندھرہ پردیش میسور۔ اڑیسہ۔ مہاراشٹر اور ساحلی گجرات میں ۲۰° تا ۲۵° سینٹی گریڈ۔

آسام۔ مغربی بنگال۔ بہار۔ مدھیہ پردیش۔ شمالی گجرات۔ جنوبی راجستھان اور مشرقی اتر پردیش میں ۱۵° تا ۲۰° سینٹی گریڈ۔

مغربی اتر پردیش۔ شمالی راجستھان۔ ہریانہ۔ دہلی۔ پنجاب۔ ہماچل پردیش اور جموں میں ۱۰° تا ۱۵° س۔ نیز جموں و کشمیر کے بلند علاقوں میں ۰° س سے نیچے۔ اونچے کوہستانوں اور کبھی کبھی شمالی ہند کے میدانوں میں بھی درجہ حرارت نقطہ انجماد یعنی صفر درجہ س سے بھی نیچے ہو جاتا ہے۔

درجہ حرارت جولائی:- بھارت کے شمال مغرب اور آندھرہ پردیش و تامل ناڈو کے سواحل میں درجہ حرارت ۳۰° س سے اوپر ہوتا ہے۔ راجستھان کا ریگستانی علاقہ ۳۵° س سے بھی زیادہ گرم ہوتا ہے۔ میسور اور مہاراشٹر میں درجہ حرارت ۲۵° س کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ اور ملک کے باقی حصہ میں درجہ حرارت ۲۵° تا ۳۰° س ہوتا ہے۔

موسم گرما کی مون سون ہوائیں:- موسم گرما میں بھارت کی زمین بہت تپ رہی ہوتی ہے۔ اور یہاں کی ہوا گرم ہو کر اوپر کو اٹھتی رہتی ہے۔ اس طرح یہاں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اس خلا کو پر کرنے کیلئے بحر ہند پر سے ٹھنڈی ہوائیں ادھر کو چلنے لگتی ہیں۔ ان کو موسم گرما کی جنوب مشرقی مون سون ہوائیں کہتے ہیں۔ سمندر سے آنے کے باعث وہ اپنے ساتھ بہت سے بخارات آبی لاتی ہیں جن کے طفیل یہاں بارش ہوتی ہے۔ ان ہواؤں کو دو حصوں میں منقسم کر سکتے ہیں۔

۱۔ خلیج بنگال کی ہوائیں:- یہ آسام کی پہاڑیوں اور کوہ ہمالیہ سے ٹکرا کر مشرقی بھارت میں بہت بارش کرتی ہیں اور پھر کوہ ہمالیہ کے ساتھ ساتھ مغرب کو چل دیتی ہیں۔ ان سے میگھالیہ اور آسام میں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔ بنگال۔ بہار۔ اتر پردیش اور ہماچل پردیش میں بھی اچھی بارش ہوتی ہے۔ لیکن ہریانہ اور پنجاب تک پہنچتے پہنچتے ان کی تمام تری ختم ہو جاتی ہے۔

۲۔ بحیرۂ عرب کی مون سون ہوائیں:- ان میں سے کچھ تو مغربی گھاٹوں سے ٹکرا کر وہاں بارش کرتی ہیں اور آگے سطح مرتفع دکن اور مشرقی ساحل تک پہنچتے پہنچتے ہو چکی ہوتی ہیں۔ کچھ کوہ وندھیاچل اور ست پڑا میں سے ہوتی ہوئی چھوٹا ناگپور کی پہاڑیوں سے ٹکرا کر مدھیہ پردیش میں بارش کرتی ہیں اور کچھ ہوائیں گجرات پر سے ہوتی ہوئی راجستھان میں کوہ اراولی کے ساتھ ساتھ بے روک ٹوک چلتی ہیں اور ہماچل پردیش میں کوہ ہمالیہ سے جا ٹکراتی ہیں۔ یہ ہماچل پردیش پنجاب اور ہریانہ کے کچھ حصہ میں بارش کرتی ہیں۔ اور پھر واپس وادئ سندھ میں مڑتی ہیں۔ جوں جوں یہ سندھ کے ڈیلٹے کی طرف جاتی ہیں خشک ہوتی جاتی ہیں۔ کوہ اراولی ان ہواؤں کے راستے کے متوازی ہے اس لئے انھیں روک نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ راجستھان خشک رہ جاتا ہے۔

موسم سرما کی مون سون ہوائیں:- سردیوں میں بھارت اور وسط ایشیا کی زمین بحرہ ہند کی نسبت زیادہ سرد ہوتی ہے۔ اسی لئے ہوائیں خشکی سے بحر ہند کی طرف چلتی ہیں۔ خشکی سے آنے کی وجہ سے یہ ہوائیں خشک ہوتی ہیں۔ ان سے آسام اور بنگال کی پہاڑیوں میں کچھ بارش ہوتی ہے۔ پھر جب کچھ ہوائیں خلیج بنگال پر سے گزرتی ہیں تو کچھ بخارات آبی جذب کر لیتی ہیں پھر تامل ناڈو کی پہاڑیوں سے ٹکرا کر وہاں کچھ بارش کرتی ہیں۔

پنجاب میں موسم سرما کی بارش:- پنجاب۔ ہریانہ۔ ہماچل پردیش اور جموں و کشمیر میں زیادہ جاڑے کے باعث موسم سرما میں کرۂ ہوائی کے ذرات آبی بوندیں بنکر برس پڑتے ہیں۔ انکے علاوہ خلیج ایران پر سے گردباد آتے ہیں جو کوہ ہمالیہ کے مغربی حصوں سے ٹکرا کر بارش کرتے ہیں۔

زیادہ بارش والے علاقے:- (۲۰۰ سینٹی میٹر سے زیادہ) میگھالیہ (چیراپونجی ۱۱۰۰ سینٹی میٹر) آسام۔ ناگالینڈ۔ منی پور۔ تریپورہ۔ مغربی بنگال کا شمالی حصہ۔ ہمالیہ کی جنوبی ڈھلانیں۔

بہت کم بارش والے علاقے:- (۲۵ سینٹی میٹر سے کم) جموں و کشمیر کا شمال مشرقی حصہ (لیہہ)۔ راجستھان کا مغربی حصہ (جیسلمیر) پنجاب۔ ہریانہ۔ راجستھان کے مشرقی حصہ گجرات اور سطح مرتفع دکن میں سالانہ ۵۰ سینٹی میٹر کے قریب بارش ہوتی ہے۔

بھارت۔ قدرتی خطے۔ جنگلات حیوانات

قدرتی خطے

۱۔ شمالی کوہستانی علاقہ :۔ کشمیر سے آسام تک کوہ ہمالیہ کی اونچی برفانی دیوار۔ ۲۔ صحرائے تھار :۔ مغربی راجستھان۔
۳۔ شمالی ہند کا میدان (الف) پنجاب اور ہریانہ کا کم بارش والا علاقہ (ب) گنگا کی شمالی وادی (ج) گنگا کی وسطی وادی (د) گنگا کا ڈیلٹا (ر) برہم پتر کی وادی
۴۔ سطح مرتفع دکن :۔ (الف) سطح مرتفع مالوہ (ب) ہزاری باغ اور چھوٹا ناگپور کی پہاڑیاں (ج) کالی مٹی کی سطح مرتفع (د) جنوبی خشک سطح مرتفع (دکن)
۵۔ ساحلی میدان (الف) گجرات (ب) کونکن (ج) ساحل کناڑہ (د) کیرل (ر) میدان تامل ناڈو (س) میدان آندھرہ پردیش (ص) مہاندی ڈیلٹا۔

جنگلات

ساگوان :۔ مغربی گھاٹ پر اور آسام ومیگھالیہ میں۔
سال :۔ کوہ وندھیاچل اور ست پڑا پر۔
بانس :۔ مغربی بنگال میں کوہ ہمالیہ کے ساتھ ساتھ اور مدھیہ پردیش میں۔
ناریل :۔ مغربی بنگال میں اور مشرقی و مغربی ساحلی میدانوں میں خصوصاً کیرل میں۔
شہتوت :۔ مغربی بنگال۔ آسام۔ میگھالیہ۔ کشمیر۔ پنجاب اور اُتّر پردیش میں۔

چیڑ۔ شمشاد۔ سفیدہ۔ کیل :۔ کوہ ہمالیہ کے خطے میں۔
چندن :۔ آبنوس :۔ مغربی گھاٹ پر اور میسور میں
کھجور :۔ راجستھان۔ ہریانہ اور پنجاب کے جنوب مغربی حصہ میں۔
ربڑ۔ سنکونا :۔ آسام میں اور نیلگری کی پہاڑیوں پر۔
شہتوت کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔

شیشم۔ کیکر۔ جنڈ :۔ پنجاب۔ ہریانہ۔ راجستھان۔ مدھیہ پردیش۔ گجرات اور آندھرہ پردیش میں۔

جنگلات کے فوائد

۱۔ جنگلات سے ہمیں عمارتی لکڑی، ایندھن اور چارہ حاصل ہوتا ہے۔
۲۔ ان سے متعدد جڑی بوٹیاں اور دوائیاں حاصل ہوتی ہیں۔
۳۔ گوند۔ بیروزہ۔ رنگ۔ تارپین۔ لاکھ۔ کھالیں۔ سمور وغیرہ کئی مفید اشیاء جنگلات سے میسّر ہوتی ہیں۔
۴۔ جنگلات ہوا میں ٹھنڈک بنائے رکھتے ہیں اور زمین کی مٹی کو نمدار اور گتھی ہوئی بناتے ہیں نیز بارش لانے میں مددگار ہوتے ہیں۔
۵۔ جنگلات کے سہارے کئی صنعتیں چلتی ہیں، مثلاً کاغذ۔ دیا سلائی۔ صاف شدہ بیروزہ۔ بوٹ پالش اور کھیلوں کا سامان تیار کرنا۔ لکڑی چیرنا۔
۶۔ جنگلات طغیانی کو روکتے ہیں۔ مٹی کو گھل کٹ کر بہہ جانے سے روکتے ہیں۔ اور ندی نالوں و دریاؤں کو خشک موسم میں سوکھ جانے سے بچاتے ہیں۔

حیوانات

گائے۔ بیل۔ گھوڑے :۔ پنجاب۔ ہریانہ۔ اتر پردیش۔ راجستھان۔ گجرات اور آندھرہ پردیش میں۔
بھیڑ۔ بکریاں :۔ کشمیر۔ پنجاب۔ ہریانہ۔ اتر پردیش۔ راجستھان اور تامل ناڈو کے خشک حصوں میں۔
ونٹ :۔ راجستھان۔ ہریانہ اور پنجاب کے جنوب مغربی ریتیلے علاقوں میں۔ یاک (سُراگائے) کوہ ہمالیہ کے خطہ میں۔
ہاتھی۔ شیر۔ باگھ۔ چیتا۔ ریچھ وغیرہ :۔ کوہ ہمالیہ کے جنگلات کے خطہ میں۔ مغربی بنگال کے سندربن میں اور میسور کے جنگلات میں۔
ریشم کے کیڑے :۔ شہتوت کے پتوں پر پالے جاتے ہیں۔ کشمیر۔ مغربی بنگال۔ آسام۔ میگھالیہ۔ میسور اور پنجاب میں ہوتے ہیں۔

بھارت - آبپاشی - آبی و برقی منصوبے

آبپاشی

بارانی علاقے:- آسام، میگھالیہ، مغربی بنگال، ہماچل پردیش اور مغربی ساحلی میدان میں کافی بارش ہو جاتی ہے لیکن دیگر علاقوں میں مصنوعی آبپاشی سے کام لینا پڑتا ہے۔

چاہی آبپاشی کے علاقے: شمالی ہند کے نرم مٹی والے اور کافی بارش والے میدانی علاقوں میں کنوؤں کے ذریعہ کھیتوں پر پانی دیا جاتا ہے۔ اب کئی علاقوں میں جہاں بجلی کافی دستیاب ہو سکتی ہے بجلی کے کنوئیں (TUBE WELLS) بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے زمین کے اندر بہت زیادہ گہرائی سے بھی پانی با آسانی نکالا جا سکتا ہے۔

تالابی آبپاشی کے علاقے:- دکن کی سطح مرتفع میں جہاں زمین سخت اور چٹانی ہے دریاؤں کے راستوں میں بند لگا کر اور بارش کے پانی کو بڑے بڑے تالابوں میں اکٹھا کر کے اس سے آبپاشی کی جاتی ہے۔

نہری آبپاشی کے علاقہ جات: شمالی ہند کے بہت سے دریاؤں والے میدان میں، مشرقی ساحلی میدان کے ڈیلٹوں والے حصوں میں اور دکن کے دریاؤں کے کچھ حصوں میں نہروں کے ذریعہ آبپاشی کی جاتی ہے۔ اب راجستھان کے ریگستانی علاقہ کو سیراب کرنے کیلئے بھی ایک بڑی نہر بنائی جا رہی ہے۔

آبپاشی اور آبی برقی طاقت کے منصوبے

گوبند ساگر (بھاکڑہ ریزروائر)
دریائے ستلج
میٹر
۵۵۰
۵۰۰
۴۵۰
۴۰۰
۳۵۰
۳۰۰
۲۵۰
بھاکڑہ بند
الک پہاڑیاں
دریائے
بھاکڑہ پاور ہاؤس
ننگل تالاب
ننگل بند
ننگل پاور ہاؤس

بھاکڑہ ننگل منصوبہ:- آبپاشی اور آبی بجلی پیدا کرنے کی یہ سکیم پنجاب، ہریانہ، ہماچل پردیش اور راجستھان کے شمالی حصہ کو خوشحال و مالا مال بنانے کیلئے بنائی گئی ہے اس سے ۳۰ لاکھ ہیکٹار زمین کو فائدہ ہوا ہے اس منصوبے کی ایک بڑی نہر ۸ جولائی ۱۹۵۴ء کو چالو کر دی گئی۔ بھاکڑہ اور ننگل دریائے ستلج کے کنارے ہماچل پردیش اور پنجاب کی باہمی سرحد کے قریب واقع ہیں۔ بھاکڑہ بند دنیا بھر میں اپنی قسم کا سب سے بڑا بند ہے یہ سنہ ۱۹۶۳ء میں بنکر تیار ہو گیا۔ اس کی اونچائی ۲۲۶ میٹر ہے۔ ننگل بند ۲۸ میٹر اونچا ہے۔ بھاکڑہ بند سے ایک بڑی جھیل بن گئی ہے جسکا نام گوبند ساگر رکھا گیا ہے۔ اس جھیل میں پانی کا ذخیرہ جمع رہتا ہے اس پانی کو بلندی سے گرا کر بہت سی بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ اس جھیل میں بے شمار مچھلیاں بھی پائی جاتی ہیں۔

منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم:- بیاس کے معاون دریائے اوہل کے پانی کو بلندی سے نیچے گرا کر جوگندر نگر کے مقام پر بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

بمبئی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم:- مغربی گھاٹ پر بہت بارش ہوتی ہے۔ اس پانی کو کئی مصنوعی جھیلوں کی شکل میں جمع کر کے اسے نلوں کے ذریعہ اونچائی سے گرا کر بجلی پیدا کرنے کی کئی کلیں چلائی جاتی ہیں۔ یہ بجلی بمبئی میں ملیں، ٹرامیں اور ریل گاڑیاں چلانے کے کام آتی ہے۔

ہیرا کڈ منصوبہ:- اڑیسہ میں دریائے مہاندی پر سمبل پور کے نزدیک ۴۸۰۰ میٹر لمبا بند بنایا گیا ہے۔ یہ بند دنیا بھر میں سب سے طویل بند ہے۔ اس سے سمبل پور کے قریب دریائے مہاندی میں بہت بڑے رقبہ کی ایک جھیل بن گئی ہے۔ یہ بند مہاندی کی تباہ کن طغیانیوں کو روکتا ہے۔ اس منصوبے کے ذریعہ پیدا شدہ بجلی جمشید پور، ٹاٹا نگر وغیرہ شہروں کو مہیا کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اس منصوبے سے ۷ لاکھ ہیکٹار زمین کی آبپاشی ہوتی ہے۔

وادیِ دامودر کا منصوبہ:- مغربی بنگال اور بہار کو دامودر کی طغیانی سے ہونے والے نقصان سے بچانے کیلئے ۸ بند لگائے گئے ہیں ان سے بہت سی بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔ اس سکیم سے ۵ لاکھ ہیکٹار زمین مستفید ہوئی ہے۔

کوسی بند:- بہار میں دریائے کوسی کی طغیانیاں بہت تباہ کن ثابت ہوتی رہی ہیں۔ اس بند کے ذریعہ اس تباہی کو روک کر بجلی بھی پیدا کی جاتی ہے۔

منصوبہ تنگ بھدرا:- آندھرہ پردیش اور میسور کیلئے بجلی پیدا کرتا ہے۔ اور آبپاشی بھی کرتا۔

ماچکنڈ ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ:- آندھرہ پردیش اور اڑیسہ کیلئے ہے۔ **کاکڑا پارہ منصوبہ:-** گجرات میں دریائے تاپتی کی وادی میں ہے۔

میور اکشی ریزروائر سسٹم:- بہار اور مغربی بنگال میں دریائے مور پر ہے۔

کرشنا پنار منصوبہ:- آندھرہ پردیش کے ریال سیما علاقے کے لئے ہے۔

چمبل پراجیکٹ:- راجستھان اور مدھیہ پردیش کی سرحد پر بہنے والے دریائے چمبل پر گاندھی ساگر بندھ کوٹہ بیرج۔ رانا پرتاپ ساگر بند اور جواہر ساگر بند کوٹہ بند کے ذریعہ آبپاشی کیلئے نہریں نکالی گئی ہیں اور بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

منصوبہ پیریار:- کیرل اور تامل ناڈو ریاستوں کیلئے بجلی اور پانی مہیا کرتا ہے۔

ان کے علاوہ ریہند بند، چمبا بند، ... پراجیکٹ ... کئی منصوبے چالو ہیں۔

بھارت۔ زرعی پیداوار

نام جنس	کیسی زمین اور کیسی آب وہوا چاہیئے	کہاں کہاں زیادہ پیدا ہوتی ہے
۱۔ گیہوں	چکنی اور ریتیلی مٹی۔ بوتے وقت سردی، کبھی کبھی بارش پکنے کے وقت دھوپ۔	پنجاب، ہریانہ۔ اتر پردیش۔ مدھیہ پردیش۔ بہار۔ راجستھان کے کچھ حصے
۲۔ چنا۔ دالیں	معمولی زمین۔ ہر قسم کی آب وہوا	پنجاب۔ ہریانہ۔ راجستھان۔ مدھیہ پردیش۔ آندھرہ پردیش۔ اتر پردیش۔
۳۔ جَو	معمولی زرخیز زمین۔ قدرے سرد آب وہوا۔ متوسط بارش۔	پنجاب۔ اتر پردیش۔ راجستھان۔ ہریانہ۔ بہار
۴۔ جوار باجرہ	کم زرخیز مٹی۔ گرم مرطوب آب وہوا۔ متوسط بارش	راجستھان میسور، مہاراشٹر۔ مدھیہ پردیش آندھرہ پردیش ہریانہ، پنجاب، اتر پردیش۔ گجرات
۵۔ مکئی	زرخیز مٹی۔ کم بارش۔ گرم مرطوب آب وہوا۔	اتر پردیش۔ بہار، پنجاب۔ جموں وکشمیر۔ بمبئی۔ ہماچل پردیش۔ راجستھان۔
۶۔ چاول	زرخیز چکنی دلدلی مٹی۔ گرم مرطوب آب وہوا	مغربی بنگال، تامل ناڈو، بہار، مدھیہ پردیش، آسام میگھالیہ، اڑلیسہ، کیرل، آندھرہ پردیش، پنجاب، ہریانہ، یو.پی کے نہری علاقے
۷۔ گنّا	زرخیز چونالی مٹی۔ گرم مرطوب آب وہوا۔ بارش ۵۰ سے ۱۰۰ سینٹی میٹر	اتر پردیش۔ پنجاب۔ ہریانہ۔ بہار۔ مغربی بنگال میسور۔ تامل ناڈو۔
۸۔ کپاس	کالی زرخیز مٹی۔ گرم مرطوب آب وہوا۔ بارش ۵۰ سے ۱۰۰ سینٹی میٹر	گجرات۔ مہاراشٹر۔ مدھیہ پردیش۔ آندھرہ پردیش۔ تامل ناڈو۔ میسور، پنجاب، ہریانہ کے نہری علاقے
۹۔ پٹ سن	ہموار ڈیلٹائی زرخیز زمین۔ گرم مرطوب آب وہوا۔ بارش ۱۵۰ سینٹی میٹر سے زیادہ	مغربی بنگال۔ آسام۔ بہار۔ اڑلیسہ۔ اتر پردیش۔
۱۰۔ تمباکو	زرخیز زمین۔ گرم اور معمولی مرطوب آب وہوا۔	گجرات۔ آندھرہ پردیش۔ تامل ناڈو میسور۔ اتر پردیش۔ بہار۔ مغربی بنگال۔
۱۱۔ چائے	پہاڑی ڈھلانیں۔ کافی بارش کم سے کم ۱۵۰ سینٹی میٹر۔ خشک موسم نہ ہو۔ آب وہوا گرم مرطوب۔ معتدل	آسام۔ میگھالیہ۔ مغربی بنگال (دارجیلنگ) تامل ناڈو (نیلگری) کیرل۔ اتر پردیش۔ (دہرہ دون) اور پنجاب (کانگڑہ)
۱۲۔ قہوہ	تقریباً ۶۰۰ میٹر اونچا پہاڑی علاقہ۔ ۱۵۰ سے ۲۵۰ سینٹی میٹر تک بارش۔ معتدل گرم آب وہوا۔	میسور۔ تامل ناڈو (نیلگری)، کیرل۔
۱۳۔ گرم مصالحے	زرخیز زمین۔ گرم مرطوب۔ معتدل۔ یکساں آب وہوا	کیرل۔ تامل ناڈو
۱۴۔ تیلوں کے بیج	معمولی زمین اور آب وہوا معمولی گرم مرطوب۔ زیادہ پانی کی ضرورت نہیں۔	تامل ناڈو۔ گجرات۔ مہاراشٹر۔ مدھیہ پردیش۔ آندھرہ پردیش۔ بہار۔ اتر پردیش کا مشرقی حصہ۔ پنجاب۔ ہریانہ۔

بھارت۔ معدنیات

اقتصادی اہمیت	کہاں ملتی ہیں	نام معدنیات
ہر طرح کی مشینری اور کارخانہ جات کے بنانے میں کام آتا ہے۔ صنعت و حرفت کا تمام تر دار و مدار اسی پر ہے۔	بہار، مغربی بنگال (رانی گنج)۔ اڑیسہ۔ مدھیہ پردیش۔ میسور۔ تامل ناڈو مہاراشٹر۔ گوآ۔ ہماچل پردیش۔	۱۔ لوہا
ریل کے انجن۔ کارخانے۔ جہاز وغیرہ چلانے۔ اور رسوئی وغیرہ کے کام آتا ہے۔	بہار (گریڈیہہ جھریا۔ مان بھوم۔ پلاموکرنپورہ) مغربی بنگال (آسنسول۔ رانی گنج) مدھیہ پردیش (وردھا، پنچ گھاٹی۔ اور ماریہ) آسام (ماکوم) آندھرہ پردیش (تلنگانہ) گوآ۔	۲۔ کوئلہ
موٹریں۔ جہاز۔ مشینیں وغیرہ چلانے کے کام آتا ہے۔ اور روشنی کرنے کے کام بھی آتا ہے۔	آسام (ڈگبوئی۔ خاسی جینتیا پہاڑیاں وادی سُرما) گجرات۔ (انکلیشور) ملک کے کئی دیگر حصوں میں بھی اس کے ملنے کی امید ہے۔	مٹی کا تیل (پیٹرولیم)
نہایت قیمتی دھات ہے۔ زیور اور سکے بنانے کے کام آتا ہے۔ بنیادی ذخیرہ دولت کا کام دیتا ہے۔	میسور۔ (کولار) آندھرہ پردیش۔ ہماچل پردیش (منڈی)	۴۔ سونا
بجلی کی تاریں وغیرہ بنانے نیز سکے اور برتن وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے۔	بہار (سنگھ بھوم) راجستھان (کھیتڑی دریبو) آندھرہ پردیش (نلور) اتر پردیش دگڑھوال) سکم، مغربی بنگال۔ (دارجیلنگ) مدھیہ پردیش۔	۵۔ تانبا
یہ لوہا بنانے میں اور کیمیاوی صنعتوں میں کام آتا ہے۔ اس کی برآمد سے امریکی ڈالر زیادہ مقدار میں کمایا جاتا ہے۔	مدھیہ پردیش (جھابوآ۔ چھندواڑہ۔ بالا گھاٹ) مہاراشٹر (ناگپور) گجرات (پنچ محال) آندھرہ پردیش (وساکھاپٹنم) میسور۔ گوآ۔ اڑیسہ۔	۶۔ مینگنیز
یہ بجلی کا سامان۔ دوائیاں۔ گیس۔ لیمپ کی چمنیاں وغیرہ بنانے میں استعمال ہوتا ہے۔ بھارت میں دنیا بھر کا ۳/۴ ابرق پیدا ہوتا ہے۔	بہار (ہزاری باغ۔ منگیر۔ گیا۔) آندھرہ پردیش۔ مدھیہ پردیش راجستھان۔	۷۔ ابرق
خوبصورت اور بیش قیمت عمارات کی تعمیر میں کام آتا ہے۔	مدھیہ پردیش (جبلپور) راجستھان (الور۔ جے پور۔ اجمیر۔ جودھ پور۔	۸۔ سنگ مرمر
ہمارے کھانے میں روزانہ استعمال کی شے ہے۔ مویشیوں کو بھی کھلاتے ہیں۔ دوائیاں بنانے کی صنعت میں بھی کام آتا ہے۔	راجستھان (جھیل سانبھر کے پانی کو سکھا کر) گجرات (خلیج کچھ کانڈلہ۔ کھمبائت) تامل ناڈو، مہاراشٹر۔ اڑیسہ۔ آندھرہ پردیش کیرالا ان سب کے ساحل سمندر پر سمندری پانی سے حاصل کیا جاتا ہے، ہماچل پردیش (منڈی) میں نمک کی کان ہے۔	۹۔ نمک
برتنوں۔ بیٹریوں اور چھپائی میں مستعمل ہوتا ہے۔ لوہے کی چادروں کو زنگ لگنے سے بچانے کیلئے چڑھایا جاتا ہے۔	راجستھان۔ (داوڈے پور)	۱۰۔ جست

بھارت ۔ کارخانے

۱۔ سُوتی کپڑا بننے کے کارخانے:۔ بمبئی ۔ احمد آباد ۔ شولاپور ۔ کانپور ۔ حیدر آباد ۔ ناگپور ۔ مدراس ۔ دِلّی ۔

۲۔ اونی کپڑا بننے کے کارخانے:۔ کانپور ۔ دھاری وال ۔ امرتسر ۔ بنگلور ۔ بمبئی ۔ سرینگر ۔ مدراس ۔

۳۔ ریشمی کپڑا بننے کے کارخانے:۔ سرینگر ۔ امرتسر ۔ وارانسی ۔ بھاگل پور ۔ احمد آباد ۔ بمبئی ۔ کلکتہ ۔ بنگلور ۔ میسور ۔ مدراس ۔

۴۔ کاغذ بنانے کے کارخانے:۔ کلکتہ (ٹیٹاگڑھ ۔ سیرام پور) ۔ لکھنؤ ۔ جگادھری ۔ پونا ۔ مدراس ۔ حیدر آباد ۔

۵۔ کھانڈ بنانے کے کارخانے:۔ کانپور ۔ سہارنپور ۔ گورکھپور ۔ بریلی ۔ ہوڑہ ۔ پونا ۔ شولاپور ۔ مدراس ۔ جگادھری ۔ چھپرا ۔ شاہجہانپور ۔

۶۔ چمڑے کا سامان بنانے کے کارخانے:۔ آگرہ ۔ کانپور ۔ کلکتہ ۔ مدراس ۔ بنگلور ۔ بمبئی ۔ احمد آباد ۔ حیدر آباد

۷۔ کانچ کا سامان بنانے کے کارخانے:۔ کلکتہ ۔ بمبئی ۔ انبالہ ۔ نینی ۔ جبلپور ۔ فیروز آباد ۔ دِلّی ۔

۸۔ سیمنٹ بنانے کے کارخانے:۔ کٹنی ۔ گوالیار ۔ ڈالمیانگر ۔ وادری ۔ بوندی ۔ سورج پور ۔ سوائی مادھوپور ۔ پوربندر ۔ راجگنگ پور ۔ حیدر آباد ۔ بھدراوتی کوٹایم ۔ کلکتہ ۔ بمبئی ۔ جام نگر ۔

۹۔ پٹ سن کی بوریاں بنانے کے کارخانے:۔ کلکتہ ۔ ہوڑہ ۔ چندر نگر ۔ گوہاٹی ۔ گیا ۔ گورکھپور ۔ کیٹہار ۔ دربھنگہ ۔ کانپور ۔ وساکھاپٹنم ۔ گنٹور ۔

۱۰۔ لوہے اور فولاد کا سامان بنانے کے کارخانے:۔ جمشید پور ۔ ٹاٹا نگر ۔ آسنسول ۔ بھدراوتی ۔ ناہن ۔ رورکیلا ۔ بھلائی ۔ درگاپور ۔ بوکارو ۔ چترنجن ۔ (ریل کے انجن)

۱۱۔ دیاسلائی بنانے کے کارخانے:۔ بریلی ۔ احمد آباد ۔ کلکتہ ۔ بمبئی ۔ سرینگر ۔ دھبری ۔ بیلی بھیت ۔ ناگپور ۔ پونا ۔ حیدر آباد ۔ وشاکھاپٹنم ۔ مدراس ۔ کوزیکوڈ ۔ بنگلور ۔ مدورائی ۔ کوئمبٹور ۔ کوٹہ ۔ کولہاپور ۔ شواکاشی

۱۲۔ سگریٹ بنانے کے کارخانے:۔ مدراس ۔ تروچیراپلی ۔ گوالیار ۔ بمبئی ۔ ناگپور ۔ کلکتہ ۔ حیدر آباد ۔ جموں ۔ آگرہ ۔ پونا ۔ جبلپور ۔ کوئمبٹور ۔

۱۳۔ لکڑی کا سامان بنانے کے کارخانے:۔ بریلی ۔ کوزیکوڈ ۔ دِلّی ۔ کرتارپور (جالندھر) ۔ ڈیرہ دون ۔ سیتاپور ۔ گوہاٹی ۔ ڈبروگڑھ ۔ بنگلور ۔

۱۴۔ سمندری جہاز بنانے کے کارخانے:۔ بمبئی ۔ وشاکھاپٹنم ۔ بھاؤنگر ۔ جام نگر ۔ مدراس ۔ کوچین ۔ کلکتہ ۔

۱۵۔ ربڑ کا سامان بنانے کے کارخانے:۔ ٹریوینڈرم ۔ کوزیکوڈ ۔ بنگلور ۔ بمبئی ۔ کلکتہ ۔ احمد آباد ۔ دِلّی ۔ پونا ۔ کوچین ۔ ناگپور ۔ جموں ۔

۱۶۔ آٹا پیسنے کے کارخانے:۔ پنجاب ۔ اُتر پردیش ۔ دِلّی ۔ گوالیار ۔ مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر کے اہم مقامات پر ۔

۱۷۔ گندہ بیروزہ صاف کرنے کا کارخانہ:۔ بریلی ۔

۱۸۔ ٹیلی فون بنانے کا کارخانہ:۔ بنگلور

۱۹۔ ہوائی جہاز بنانے کا کارخانہ:۔ بنگلور

۲۰۔ کھاد کے کارخانے:۔ سندری (بہار) ۔ ننگل (پنجاب) ۔ رورکیلا ۔ کلکتہ ۔ احمد آباد ۔ ٹرامبے (بمبئی) ۔ نئی دِلّی (نائل ناڈو) ۔ بنگلور ۔

۲۱۔ ریل کے انجن بنانے کے کارخانے:۔ چترنجن (مغربی بنگال) ۔ جمشید پور ۔ بنگلور ۔

۲۲۔ ریل گاڑی کے ڈبے بنانے کے کارخانے:۔ پیرمبور (نزد مدراس) ۔ بنگلور ۔

۲۳۔ بجلی کا بھاری سامان بنانے کے کارخانے:۔ بھوپال ۔ رانی پور (نزد ہردوار)

۲۴۔ موٹر کاریں بنانے کے کارخانے:۔ کلکتہ ۔ بمبئی ۔

۲۵۔ سائیکلیں بنانے کے کارخانے:۔ آسنسول کے قریب کنہیا پور ۔ بمبئی ۔ سونی پت (پنجاب) ۔ دِلّی ۔ لدھیانہ ۔

۲۶۔ مشینی اوزار بنانے کے کارخانے:۔ بنگلور کے قریب جلہالی ۔ مدراس ۔ بمبئی ۔ دِلّی ۔ کلکتہ ۔ پنجور ۔ (نزد چنڈی گڑھ)

۲۷۔ سلائی کی مشین بنانے کے کارخانے:۔ لدھیانہ ۔ دِلّی ۔ بمبئی ۔ کلکتہ ۔

دستکاریاں

۱۔ ململ:۔ وارانسی ۔ متھرا ۔

۲۔ ساڑیاں:۔ بمبئی ۔ وارانسی ۔ کانجی ورم ۔

۳۔ گبرون:۔ شولاپور ۔ بھاگل پور ۔ بنگلور ۔ آگرہ ۔ ناگپور ۔

۴۔ کمبل:۔ پانی پت ۔

۵۔ شال دوشالے ۔ غلیچے:۔ سرینگر ۔ امرتسر ۔

۶۔ لوئیاں:۔ بیکانیر ۔

۷۔ ریشمی کپڑا:۔ مرشد آباد ۔ سرینگر ۔ سورت ۔ امرتسر ۔ دِلّی ۔ احمد آباد ۔ مدورائی ۔

۸۔ ہاتھی دانت کا کام:۔ دِلّی ۔ لکھنؤ ۔ میسور ۔

۹۔ لکڑی کا کام:۔ سرینگر ۔ وارانسی ۔ لکھنؤ ۔

۱۰۔ ناریل کے ریشے سے ٹاٹ ۔ پائیدان ۔ رسے ۔ برش وغیرہ بنانا:۔ کیرل ۔

۱۱۔ کانسی پیتل کے برتن:۔ مراد آباد ۔ امرتسر ۔ مرشد آباد ۔ مدورائی ۔ وارانسی ۔

۱۲۔ ایلومینیم کے برتن:۔ بمبئی ۔ مدراس ۔

بھارت۔ آبادی پنچ کھشیتر (پانچ خطے)

آبادی:۔ ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق بھارت کی کل آبادی ۴۴ کروڑ کے قریب تھی ۱۹۷۱ء کا تخمینہ ۵۵ کروڑ کے قریب ہے۔ بھارت کے ۸۲ فیصدی لوگ دیہات میں آباد ہیں اور زراعت پر انحصار رکھتے ہیں۔ بھارت میں گاؤں کی تعداد تقریباً ۶ لاکھ ہے۔ ۶۹۹ چھوٹے بڑے شہر بھی ہیں۔ ایک ایک شہر میں ہزاروں لاکھوں اشخاص آباد ہیں۔ شہروں میں دفاتر۔ کارخانے۔ بیوپار کی منڈیاں، سکول، کالج، ہسپتال وغیرہ کئی سہولتیں ہوتی ہیں۔ شہروں کے باشندے زیادہ تر تجارت یا دکانداری کرتے ہیں۔ کئی دفتروں میں ملازم ہیں۔ کئی کارخانوں میں مزدوری کرتے ہیں۔ کئی لوگ دستکار، معلم، حکیم، ڈاکٹر، دید، وکیل وغیرہ ہیں۔

آبادی کا انحصار:۔ آبادی کا گنجان ہونا کئی باتوں پر منحصر ہے مثلاً ۱۔ ہموار اور زرخیز زمین ۲۔ اچھی بارش یا آبپاشی کے دوسرے ذرائع ۳۔ صحت بخش آب و ہوا ۴۔ ذرائع آمد و رفت کی آسانی اور رسل و رسائل کے وسیلوں کی افراط ۵۔ معدنیات (لوہا) وغیرہ کا قرب ۶۔ کارخانے جات وغیرہ کا قرب ۷۔ حملہ آوروں سے محفوظ محل وقوع۔

بھارت کے زیادہ آبادی والے علاقہ جات

۲۵۰ سے زیادہ اشخاص فی مربع کلومیٹر

۱۔ شمالی بھارت کا میدان:۔ کلکتہ۔ وارانسی (بنارس) الہ آباد، لکھنؤ، کانپور، آگرہ۔ دلّی۔ انبالہ۔ لدھیانہ۔ جالندھر۔ امرتسر وغیرہ کا علاقہ۔

۲۔ مغربی ساحل کا میدان:۔ احمد آباد۔ بڑودہ۔ سورت۔ بمبئی۔ کوہلاپور۔ گوا۔ منگلور۔ کوژی کوڈ۔ (کالی کٹ) کوچین۔ ٹریونڈرم (ترِوَننت پورم) وغیرہ کا علاقہ۔

۳۔ تامل ناڈو:۔ جنوبی میسور۔ حیدرآباد۔ کرشنا۔ گوداوری اور مہاندی کے ڈیلٹے۔

۴۔ جزائر لکادیو۔ منی کوئے اور امین دیوی جن کا کل رقبہ صرف ۲۸ مربع کلومیٹر ہے۔ یہاں اوسط آبادی تقریباً ۹۰۰ اشخاص فی مربع کلومیٹر ہے۔

۵۔ متوسط آبادی کے علاقہ جات:۔ ۸۰ سے ۲۰۰ اشخاص فی مربع کلومیٹر۔ سطح مرتفع دکن۔ مدھیہ پردیش۔ گجرات۔ ہماچل پردیش۔ ہریانہ کا مغربی حصہ۔ جموں و کشمیر کا جنوبی نصف (سرینگر جموں وغیرہ) آسام کا میدانی علاقہ۔ تریپورہ۔

۶۔ کم آباد علاقے:۔ ۱۰۰ سے کم اشخاص فی مربع کلومیٹر۔ راجستھان۔ کچھ جموں و کشمیر کا شمالی حصہ۔ اتر پردیش کا پہاڑی خطہ۔ سکم۔ میگھالیہ۔ آسام کی پہاڑیاں۔ نیفا۔ ناگالینڈ۔ منی پور۔ ست پڑا۔ اڑیسہ کا مغربی حصہ۔ بستر۔ چاندہ۔ جزائر انڈمان نکوبار۔

پنچ کھشیتر (پانچ خطے)

بھارت کے قومی اتحاد کو مضبوط بنانے اور مختلف راجیوں میں تعاون بڑھانے کے خیال سے تمام ملک کو صرف پانچ حلقوں (ZONES) میں منقسم کیا گیا۔ جن میں سے ہر ایک میں زونل کونسل بنائی گئی ہے۔ ہر ایک حلقہ میں جو راجیہ ہیں ان سب کے نمائندے اس کونسل میں شامل ہوتے ہیں۔

ان پانچ کھشیتروں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

شمالی کھشیتر:۔ اس میں جموں و کشمیر، ہماچل پردیش۔ پنجاب۔ ہریانہ۔ دلی اور راجستھان کے راجیہ شامل ہیں

وسطی کھشیتر:۔ اس میں اتر پردیش اور مدھیہ پردیش شامل ہیں۔

مشرقی کھشیتر:۔ اس میں اڑیسہ۔ بہار، مغربی بنگال۔ آسام۔ میگھالیہ۔ ناگالینڈ۔ منی پور اور تریپورہ کے علاقہ جات شامل ہیں۔

مغربی کھشیتر:۔ اس میں گجرات اور مہاراشٹر ہیں۔

جنوبی کھشیتر:۔ اس میں آندھرا پردیش۔ تامل ناڈو۔ میسور اور کیرل شامل ہیں۔

بھارت ۔ ریلیں

نوَ خِطّے (Zones)

بھارت کی تمام ریلیں اب نو خطوں میں منقسم ہیں۔ ان کا مختصر حال حسب ذیل ہے ۔

۱۔ **اُتّر ریلوے:۔** (Northern Railway) اس کا مرکزی دفتر دِلّی میں ہے۔ یہ ریلوے پنجاب۔ ہریانہ اتر پردیش کے مغربی حصّے اور راجستھان میں ہے۔ دِلّی سے ایک لائن میرٹھ۔ سہارنپور۔ انبالہ۔ لدھیانہ۔ جالندھر ہوتی ہوئی امرتسر کو جاتی ہے۔ ایک لائن دِلّی سے پانی پت۔ کرنال۔ انبالہ لدھیانہ۔ جالندھر۔ مُکیریاں ہوتی ہوئی پٹھان کوٹ کو جاتی ہے۔ پٹھان کوٹ سے مادھوپور ہوتی ہوئی ایک لائن کٹھوعہ تک بنائی گئی ہے یہ آگے جموں تک لے جائی جا رہی ہے ایک اور لائن دِلّی سے فیروزپور کو جاتی ہے۔ سہارنپور سے ایک لائن مراد آباد لکھنؤ ہوتی ہوئی وارانسی کو جاتی ہے۔ دِلّی سے کانپور ہوتی ہوئی الہ آباد۔ مغل سرائے تک بھی ایک لائن جاتی ہے۔ جہاں سے آگے پُورب ریلوے کلکتہ کو جاتی ہے۔ چھوٹی لائن دِلّی سے بیکانیر اور جودھپور کو اور آگے سندھ (پاکستان) کی سرحد تک جاتی ہے۔ جودھپور سے ایک لائن جیسلمیر تک جاتی ہے۔

۲۔ **اُتّر پُورب ریلوے:۔** (North Eastern Railway) اس کا صدر دفتر گورکھپور میں ہے۔ یہ اتر پردیش کے شمال مشرقی حصہ اور شمالی بہار میں پھیلی ہوئی ہے۔

۳۔ **اُتّر پُورب فرنٹیر ریلوے:۔** (North-east Frontier Railway) یہ بہار کے شمال مشرقی گوشے۔ مغربی بنگال کے شمالی حصہ اور آسام میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا صدر دفتر گوہاٹی کے نزدیک پانڈو کے مقام پر ہے۔ اس کی اہم لائن بہار میں واقع کیٹہار سے سلیگوڑی۔ فقیرا گنج۔ گوہاٹی لومڈِنگ ہوتی ہوئی ڈبرو گڑھ کو جاتی ہے۔

۴۔ **پُورب ریلوے:۔** (Eastern Railway) اس کا مرکزی دفتر کلکتہ میں ہے۔ ہوڑہ (کلکتہ) سے ایک لائن پٹنہ ہوتی ہوئی اور دوسری گیا ہوتی ہوئی مغل سرائے پہنچتی ہے۔

۵۔ **دکھن پورب ریلوے:۔** (South Eastern Railway) یہ کلکتہ سے ناگپور اور کلکتہ سے کٹک ہوتی ہوئی وشاکھاپٹنم۔ والٹیر اور کوٹا پالیم کو جاتی ہے۔ صدر دفتر کلکتہ میں ہے

۶۔ **مدھیہ ریلوے:۔** (Central Railway) اس کا صدر دفتر بمبئی میں ہے۔ اس کی بڑی لائن بمبئی سے منماڈ۔ بھوساول۔ کھانڈوا۔ اٹارسی۔ بھوپال۔ جھانسی۔ گوالیار۔ آگرہ۔ متھرا ہوتی ہوئی دِلّی پہنچتی ہے۔ ایک لائن بمبئی سے پونا ہوتی ہوئی دھونڈ کو جاتی ہے۔ جو مدراس جانے والے راستے پر ہے۔ ایک لائن بھوساول سے ناگپور کو جاتی ہے۔ یہ بمبئی سے کلکتہ جانے والے راستے پر ہے۔ ایک اور لائن اٹارسی سے جبلپور اور کٹنی ہوتی ہوئی نینی (بالمقابل الہ آباد) تک جاتی ہے۔

۷۔ **پچھم ریلوے:۔** (Western Railway) اس کا صدر دفتر بھی بمبئی میں ہے۔ اس کی اہم لائن بمبئی۔ سورت۔ بڑودہ۔ رتلام۔ کوٹہ۔ بھرت پور اور متھرا کو جاتی ہے۔ جہاں سے آگے مدھیہ ریلوے دِلّی کو جاتی ہے۔ ایک چھوٹی لائن بڑودہ سے احمد آباد اجمیر اور جے پور ہوتی ہوئی باندی کوئی کو جاتی ہے۔ جہاں سے آگے اتر ریلوے دِلّی کو جاتی ہے۔

۸۔ **دکھن مدھیہ ریلوے:۔** (South Central Railway) اس ریلوے خط کا صدر دفتر سکندر آباد میں ہے۔ بمبئی سے مدراس جانے والے راستے پر دھونڈ سے شولاپور۔ واڑی ہوتی ہوئی رائے چُور تک جاتی ہے۔ ایک لائن واڑی کو حیدر آباد اور سکندر آباد سے ملاتی ہے اور آگے قاضی پیٹ جاتی ہے۔ جہاں سے ایک لائن شمال کی طرف چاندہ کے قریب بلہار شاہ تک اور جنوب کی طرف وجے واڑہ اور گنتور تک جاتی ہے۔ وجے واڑہ سے ایک لائن کلکتہ کی طرف کوٹا پالیم اور والٹیر تک جاتی ہے۔ اور ایک لائن گنتور۔ گنتکل۔ بلاری۔ ہُبلی۔ لونڈا ہوتی ہوئی مرمگاؤں (گوا) تک جاتی ہے ایک لائن پونا کو لونڈا سے ملاتی ہے۔

۹۔ **دکھن ریلوے** (Southern Railway) اس کا صدر دفتر مدراس میں ہے۔ اس کی لائنیں مدراس سے گڈور۔ مدراس سے گنتکل اور رائے چور۔ مدراس سے کالی کٹ و منگلور۔ مدراس سے دھنش کوڈی (رامیشورم) اور مدراس سے ٹریونیڈرم کو جاتی ہیں۔ بنگلور اور میسور بھی اسی ریلوے پر ہیں۔

اُترّ ریلوے
اُترّ پُورب ریلوے
اُترّ پُوربی سرحدی ریلوے
پُورب ریلوے
دکھّن پورب ریلوے
مدّھیہ (وسطی) ریلوے
پچھّم ریلوے
دکھّن مدھیہ ریلوے
دکھّن ریلوے

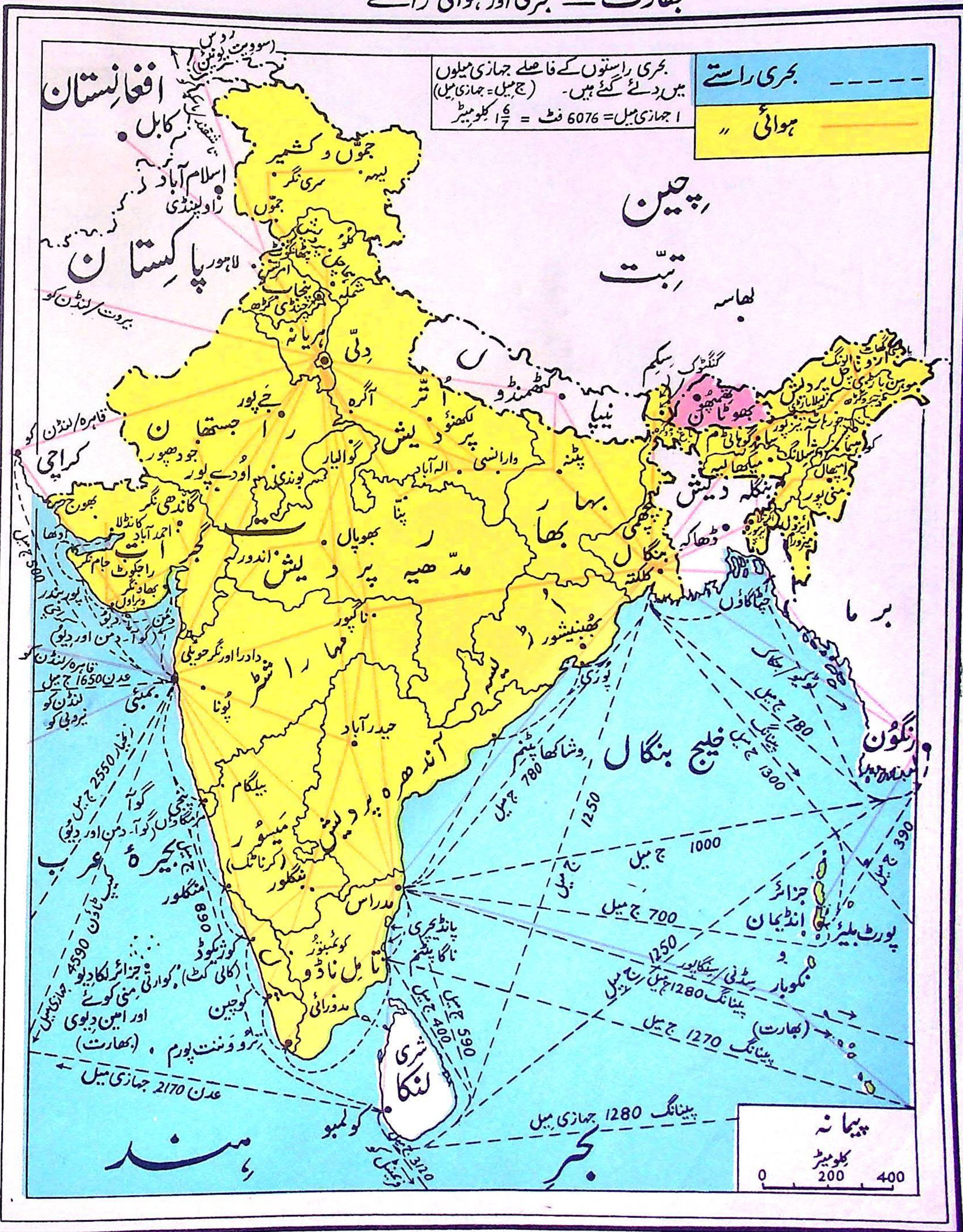
افغانستان
کابل
اسلام آباد
پاکستان
کراچی
جمّوں و کشمیر
چین
تبّت
نیپال
کٹھمنڈو
بھوٹان
بنگلہ دیش
ڈھاکہ
برما
رنگون
خلیجِ بنگال
بحیرۂ عرب
بمبئی
مدراس
جزائر انڈیمان و نکوبار (بھارت)
پورٹ بلیئر
جزائر لکادیو، مِنی کوئے و امین دیوی (بھارت)
شری لنکا
کولمبو
بحرِ ہند

پیمانہ 1:20,000,000
0 100 200 300 400 500

Based upon Survey of India map with the permission of the Surveyor General of India.

The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

The boundary of Meghalaya shown on this map is as interpreted from the North Eastern Areas (Reorganization) Act, 1971, but has yet to be verified.



Based upon Survey of India map with the permission of the Surveyor General of India.

The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

The boundary of Meghalaya shown on this map is as interpreted from the North Eastern Areas (Reorganization) Act, 1971, but has yet to be verified.

بھارت۔ بحری اور ہوائی راستے۔ تجارت

بحری راستے

بھارت کی بندرگاہوں سے دنیا کی بڑی بڑی بندرگاہوں کے فاصلے (جہازی میلوں میں)

ایک جہازی میل = ۶۰۷۶ فٹ = ۱ ۶/۷ کلومیٹر

بمبئی سے			کلکتہ سے			مدراس سے		
کراچی	۵۰۰	جہازی میل	مدراس	۷۸۰	جہازی میل	کلکتہ	۷۸۰	جہازی میل
عدن	۱۶۵۰	" "	کولمبو	۱۲۵۰	" "	رنگون	۱۰۰۰	" "
لندن	۶۲۶۰	" "	لندن	۷۹۰۰	" "	پورٹ بلیئر	۷۰۰	" "
زنجبار	۲۵۵۰	" "	سنگاپور	۱۶۴۶	" "	سنگاپور	۱۶۳۰	" "
کیپ ٹاؤن	۴۵۹۰	" "	رنگون	۷۸۰	" "	کولمبو	۵۹۰	" "
کولمبو	۸۹۰	" "	چٹاگاؤں	۳۳۰	" "	لندن	۷۲۴۰	" "

ساحلی سفر:- مشرق میں بھارت کی بڑی بندرگاہ کلکتہ ہے جو خلیج بنگال کے اوپر واقع ہے۔ وہاں سے چل کر ہم مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ پوری۔ وشاکھاپٹنم۔ مدراس پانڈی چیری۔ آبنائے پاک۔ رام پل۔ خلیج منار اور راس کماری جاتے ہیں۔ بڑے بڑے جہاز آبنائے پاک میں سے نہیں گذر سکتے بلکہ انہیں جزیرہ لنکا کے گرد ہو کر جانا پڑتا ہے جسکی راجدھانی اور بڑی بندرگاہ کولمبو ہے۔ راس کماری سے آگے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ شمال کی طرف مڑ جاتے ہیں۔ یہ بحیرۂ عرب کا ساحل ہے۔ اس ساحل پر ترونتت پورم (ٹرلیونڈرم) کوچین۔ کوژیکوڈ (کالی کٹ)۔ مرمگاؤں (گوا)۔ بمبئی (جو بھارت کی خوبصورت ترین بندرگاہ ہے)۔ خلیج کھمبات اور پھر جزیرہ نما کاٹھیاواڑ کے گرد ہوتے ہوئے پور بندر۔ اوکھا بندر اور وہاں سے خلیج کچھ میں داخل ہو کر کانڈلا کی نئی ترقی پذیر بندرگاہ پر پہنچتے ہیں۔ یہ مغرب میں بھارت کی آخری بندرگاہ ہے۔

ہوائی راستے

۱۔ دلی۔ چنڈی گڑھ۔ امرتسر۔ پٹھان کوٹ۔ جموں۔ سرینگر (۸۱۷ کلومیٹر)
۲۔ دلی۔ ناگپور۔ حیدرآباد۔ مدراس (۱۷۶۱ کلومیٹر)
۳۔ دلی۔ لکھنؤ۔ وارانسی۔ کلکتہ (۱۳۲۰ کلومیٹر)
۴۔ دلی۔ گوالیار۔ بھوپال۔ اندور۔ بمبئی
۵۔ دلی۔ جے پور۔ اودے پور۔ احمدآباد۔ بمبئی (۱۱۵۴ کلومیٹر)
۶۔ دلی۔ آگرہ۔ وارانسی۔ پٹنہ۔ کلکتہ
۷۔ بمبئی۔ ناگپور۔ کلکتہ (۱۶۸۵ کلومیٹر)
۸۔ بمبئی۔ پونا۔ حیدرآباد۔ مدراس ۱۰۸۷ کلومیٹر)
۹۔ بنگلور۔ مدراس (۲۷۵ کلومیٹر)
۱۰۔ بنگلور۔ حیدرآباد (۵۰۹ کلومیٹر)
۱۱۔ بنگلور۔ بمبئی۔ (۸۶۹ کلومیٹر)
۱۲۔ بنگلور۔ کوچین (۲۷۳ کلومیٹر) ٹرلیونڈرم (۱۷۹ کلومیٹر)
۱۳۔ مدراس۔ تنرچراپلی۔ مدورائی۔ ٹرلیونڈرم (۶۱۸ کلومیٹر)
۱۴۔ بمبئی۔ پنجی۔ بلگام۔ منگلور۔ کوژیکوڈ۔ کوچین۔ ٹرلیونڈرم (۱۲۵۹ کلومیٹر)
۱۵۔ کلکتہ۔ پورٹ بلیئر (۱۲۷۶ کلومیٹر)

بمبئی اور دلی سے ہوائی جہاز کراچی کو اور آگے یورپین ممالک کو جاتے ہیں۔ کلکتہ سے ہوائی جہاز ڈھاکہ اور رنگون کو اور وہاں سے سنگاپور اور آسٹریلیا نیز چین و جاپان کو بھی جاتے ہیں۔ کلکتہ سے رنگون ۱۰۳۰ کلومیٹر۔ دلی سے کابل ۱۰۰۳ کلومیٹر۔ دلی سے کٹھمنڈو ۹۰۱ کلومیٹر۔ مدراس سے کولمبو ۶۸۹ کلومیٹر۔

دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت

دوسرے ملکوں کے ساتھ تجارت زیادہ تر بمبئی۔ کلکتہ اور مدراس کی بندرگاہوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ بمبئی بندرگاہ پر بھاری تجارتی دباؤ کو کم کرنے کیلئے اب خلیج کچھ پر کانڈلا کی بڑی بندرگاہ بنائی گئی ہے۔ اڑیسہ کے ساحل پر پردیپ کی بندرگاہ بنائی جارہی ہے۔ برطانیہ۔ امریکہ۔ روس۔ جاپان۔ آسٹریلیا مغربی جرمنی۔ کینیڈا۔ لنکا۔ چیکوسلواکیہ۔ اٹلی۔ نیدرلینڈ اور فرانس ایسے اہم ممالک ہیں جن کے ساتھ ہماری بیشتر تجارت ہوتی ہے

اہم اشیائے برآمد:- چائے۔ کپاس۔ سوتی کپڑا۔ دیگر پارچات۔ بناسپتی تیل۔ چمڑا۔ ابرک۔ اون۔ تمباکو۔ مینگنیز۔ خام لوہا۔ کھالیں۔ بوریاں۔ قہوہ اور لاکھ۔

اہم اشیائے درآمد:- مشینری۔ لوہا۔ فولاد۔ پیٹرولیم۔ موٹر کاریں۔ ریل کے انجن۔ پیرا فن۔ تانبا۔ چاول۔ پھل میوے۔ دوائیاں (کیمیکلز)۔

بھارت ۔ تجارت

بھارت دنیا بھر میں قدیم ترین تجارتی ملک ہے ۔ اس کا محلِ وقوع دنیا کے ممالک کے ساتھ تجارت کیلئے نہایت موزوں ہے ۔ آج کل ہماری بیشتر تجارت بمبئی ۔ کلکتہ ۔ مدراس ۔ وساکھاپٹنم ۔ کاندلا اور کوچین کی بندرگاہوں کے ذریعے ہوتی ہے ۔ حصول آزادی سے پہلے بھارت سے زیادہ تر خام اشیاء از قسم کپاس ۔ پٹ سن ۔ گیہوں ۔ تیلوں کے بیج وغیرہ باہر بھیجی جاتی تھیں اور دوسرے ممالک سے کارخانوں میں بنا سامان منگوایا جاتا تھا ۔ اب یہاں بہت سے بڑے بڑے کارخانے لگ گئے ہیں ۔ لہٰذا اب صنعتی مال (ریشمی ۔ اونی ۔ سوتی کپڑا ۔ پٹ سن کی بوریاں ۔ سلائی کی مشینیں وغیرہ) بھی باہر کے ممالک کو بھیجا جاتا ہے پاکستان کے قیام پر تقسیم ملک کے باعث اناج پیدا کرنے والے اہم علاقے بھارت سے کٹ جانے کے باعث یہاں اب اناج اپنی ضروریات کیلئے کافی نہیں ہوتا اور باہر سے منگوانا پڑتا ہے ۔ اس وقت بھارت کی اشیائے برآمد کی قیمت اشیائے درآمد کی قیمت کے مقابلہ میں زیادہ ہے اور توازنِ تجارت بھارت کے خلاف ہے ۔ اشیائے برآمد میں پٹ سن ۔ چائے ۔ سوتی کپڑا ۔ اور سوت ۔ چینی ۔ تمباکو اور کھالیں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں ۔ جبکہ اشیائے درآمد میں مشینوں اور کل پرزوں ۔ لوہے اور فولاد کے سامان ۔ گیہوں ۔ بجلی کے سامان ۔ پٹرولیم اور اس سے دستیاب اشیاء کپاس اور دوائیوں کی اہمیت زیادہ ہے ۔

بھارت کی دوسرے ممالک سے تجارت زیادہ تر سمندر کے راستے ہوتی ہے ۔ خشکی کی راہوں سے تجارت بہت کم ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ ہماری سرحدوں کے قریب کے ممالک کی اقتصادی حالت خاص اچھی نہیں ہے ۔ خشکی کے راستوں سے تجارت زیادہ تر پاکستان ۔ افغانستان ۔ برما وغیرہ ممالک کے ساتھ ہوتی ہے ۔ ہماری کچھ تجارت ہوائی جہازوں کے ذریعے بھی ہوتی ہے ۔

اشیائے برآمد	زیادہ تر کہاں بھیجی جاتی ہیں
پٹ سن اور اس سے بنا مال ۔	یو ۔ ایس ۔ اے ۔ برطانیہ ۔ کینیڈا ۔ ارجن ٹینا ۔ آسٹریلیا ۔
چائے	برطانیہ ۔ روس ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔ آسٹریلیا ۔ کینیڈا ۔
کھالیں ۔ چمڑا	برطانیہ ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔ فرانس
تیلوں کے بیج	برطانیہ ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔ کینیڈا ۔ آسٹریلیا ۔ اٹلی ۔
لاکھ	یو ۔ ایس ۔ اے ۔ برطانیہ ۔ آسٹریلیا ۔
کپاس	جاپان ۔ برطانیہ ۔
سوتی و اونی کپڑا	پاکستان ۔ ملیشیا ۔ انڈونیشیا
چینی ۔ پتھر کا کوئلہ	پاکستان ۔ لنکا

اشیائے درآمد	زیادہ تر کہاں سے آتی ہیں
مشینیں	برطانیہ ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔ جرمنی ۔ جاپان ۔ فرانس ۔
موٹر گاڑیاں	برطانیہ ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔ کینیڈا ۔
پٹرولیم	ایران ۔ برما ۔ کویت ۔ انڈونیشیا ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔
کاغذ	سویڈن ۔ ناروے ۔ کینیڈا ۔ جرمنی ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔
ریشمی و سوتی کپڑا	جاپان ۔ اٹلی ۔ برطانیہ ۔ جرمنی ۔
دوائیاں	یو ۔ ایس ۔ اے ۔ برطانیہ ۔ جرمنی ۔ جاپان ۔
خام پٹ سن	پاکستان
کپاس	مصر ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔ پاکستان ۔
گیہوں ۔ چاول ۔ آٹا	کینیڈا ۔ یو ۔ ایس ۔ اے ۔ آسٹریلیا ۔ برما ۔
سوتی و اونی کپڑا	برطانیہ ۔

جموں و کشمیر

راجدھانی۔ سرینگر

رقبہ ۔ ۲۲۲۸۷۰ مربع کلومیٹر

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۴۶۱۵۱۷۶ *

زبانیں۔ کشمیری۔ ڈوگری۔ اردو

*(پاکستان اور چین کے ناجائز مقبوضہ حصوں کو چھوڑ کر)

محل وقوع:۔ جموں و کشمیر دنیا کے نہایت خوبصورت علاقوں میں سے ہے۔ یہ بھارت کے شمال میں واقع ہے۔ اس کے شمال کی جانب چین۔ افغانستان اور اسکے پار روس کے ممالک ہیں۔ مشرق کی طرف تبت (چین) ہے جنوب مشرق کی طرف بھارت کے دو راجیہ پنجاب اور ہماچل پردیش اور جنوب مغرب کی طرف مغربی پاکستان ہے۔

قدرتی حالات:۔ اس ریاست میں وادی سرینگر (وادیٔ کشمیر) اور کوہ ہمالیہ۔ پیرپنجال۔ نانگا پربت اور قراقرم کے اونچے اونچے برف پوش سلسلے ہیں "کے ٹو" یا ماؤنٹ گوڈون آسٹن جو دنیا بھر میں دوسرے نمبر کی چوٹی ہے۔ کوہ قراقرم میں ہے۔ یہ سطح سمندر سے ۸۶۱۱ میٹر بلند ہے۔ جنوب مغربی سرحد کے ساتھ جموں کے آس پاس پہاڑی دامن کا میدان ہے۔

دریا:۔ دریائے سندھ۔ اس کا معاون شیوک جہلم۔ اس کا معاون کشن گنگا۔ چناب۔ اس کا معاون توی اور راوی۔

جھیلیں:۔ وولر۔ ڈل۔ ننگونگ۔ سینگر۔ موراری۔ کشمیر میں اور بھی کئی خوبصورت جھیلیں اور ندی نالے ہیں۔

آب و ہوا:۔ کشمیر کی آب و ہوا سرد اور صحت بخش ہے۔ پہاڑوں پر شدت کا جاڑا پڑتا ہے اور برف جمی رہتی ہے۔ جنوب میں جموں کا میدانی حصہ قدرے گرم ہے۔

پیداوار صنعت و حرفت:۔ پہاڑوں پر چیڑ۔ چنار اور سفیدے کے جنگل ہیں۔ سیب۔ ناشپاتی۔ آلو بخارہ۔ اسٹرابری۔ چیری گلاس۔ آڑو۔ انگور۔ اخروٹ۔ بادام۔ اور کیسر اہم پیداوار ہیں۔ میدان میں گیہوں۔ جو۔ مکی اور دھان کی کھیتی کی جاتی ہے۔ بھیڑ۔ بکریاں بھی پالی جاتی ہیں۔ اور ان کی اون سے شال و دوشالے بنائے جاتے ہیں۔ شہتوت کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں اور ریشمی کپڑا بنایا جاتا ہے۔ کشمیری کاریگر چاندی اور تانبے کے برتن بنانے اور اخروٹ کی لکڑی پر کھدائی کا کام کرنے اور نقاشی میں ماہر ہیں۔ کوئلہ جموں سے کچھ دوری پر جنگل گلی اور کالا کوٹ میں ملتا ہے۔ لوہا۔ تانبا۔ سیسہ۔ جست۔ نکل۔ مینگنیز۔ سونا۔ پتھر۔ نیلم۔ پکھراج وغیرہ بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ معدنیات ابھی بہت کم نکالی جاتی ہیں لیکن اب اس سلسلہ میں ترقی کیلئے کوشش کی جارہی ہے۔ اونی اور ریشمی کپڑا بنانے۔ چمڑا رنگنے۔ اینٹ ٹائل بنانے۔ سیمنٹ بنانے اور چینی مٹی کے برتن بنانے کے کارخانے ہیں۔

اضلاع:۔ (۱) ادھم پور (۲) پونچھ (۳) جموں (۴) چیلاس (۵) ریاسی (۶) قبائلی علاقہ (۷) کشمیر جنوبی (۸) اننت ناگ (۹) کشمیر شمالی (بارہ مولا) (۱۰) گلگت (۱۱) گلگت وزارت (۱۲) لداخ (۱۳) مظفر آباد (۱۴) میر پور۔

لوگ:۔ جنوبی حصہ (علاقہ جموں) میں ڈوگرے۔ مشرقی حصہ (علاقہ لداخ) میں لداخی۔ جو تبت کے لوگوں سے مشابہت رکھتے ہیں اور بدھ مت پیروکار ہیں) اور علاقہ کشمیر میں کشمیری لوگ رہتے ہیں۔ کشمیریوں کی زیادہ تعداد دین اسلام کی پیروکار ہے۔ ہندو اقلیت میں ہیں۔

مشہور مقامات

سرینگر راجدھانی ہے۔ یہ نہایت خوشنما برف پوش پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ دریائے جہلم کے آرپار بسا ہوا ہے۔ جموں چناب کے معاون توی کی وادی میں واقع ہے یہاں سردی کم پڑتی ہے۔ سرمائی صدر مقام ہے۔ اننت ناگ (اسلام آباد)۔ پہلگام۔ چشمہ ویری ناگ۔ بارہ مولا۔ گلمرگ قابل دید مقامات ہیں۔ گلگت شمال مغرب میں ہے۔ گریس اور ٹیٹوال اور دریائے کشن گنگا کے کنارے مظفر آباد۔ دومیل۔ برسالہ۔ اوڑی اور بارہ مولا مغربی پاکستان میں واقع مانسہرا سے سرینگر جانے والی سڑک پر دریائے جہلم کے ساتھ ساتھ۔ کوہالہ پل اور دریائے جہلم پر راولپنڈی سے سرینگر جانے والی سڑک پر) باغ۔ پونچھ۔ حاجی پیر۔ بیدوڑ۔ کوٹلی۔ جھنگڑ۔ میرپور۔ نوشہرہ۔ بھمبر۔ چھمب۔ اکھنور۔ اور ریاسی جنوب مغرب میں ہیں۔ بڈگام کا ہوائی اڈہ سرینگر کے نزدیک ہے۔ لیہہ علاقہ لداخ کا صدر مقام ہے۔ شمال مشرق میں چینی سرحد کے قریب اکسائی چن۔ کرگل۔ خطرناک فورٹ۔ چپ چاپ اور گلوان کی وادی۔ جھیل پنگونگ اور سپنگر۔ چشول اور دمچوک قابل ذکر مقامات ہیں۔

نئی سڑکیں۔ پل و سرنگ:۔ آمدورفت کی سہولت کیلئے دریائے راوی پر مادھو پور (واقع ضلع گورداس پور) اور کٹھوعہ (واقع جموں و کشمیر) کے درمیان ایک بڑا پل بنایا گیا ہے۔ اور کٹھوعہ۔ جسروٹہ اور سانبہ ہوتی ہوئی جموں تک سڑک تیار کی گئی ہے جو جموں سے سرینگر جانے والی سڑک سے جا ملتی ہے۔ اس کے علاوہ کوہ پیرپنجال میں "جواہر سرنگ" نکالی گئی ہے اس میں سے ہوتی ہوئی سڑک برفانی موسم میں بھی جموں اور سرینگر کے درمیان آمدورفت کیلئے کھلی رہتی ہے۔ دریائے راوی پر مادھو پور (پنجاب) اور کٹھوعہ کے درمیان اب ریل کا پل بھی بنایا گیا ہے۔ ریل کی لائن کٹھوعہ تک تیار ہو چکی ہے۔ اس کے آگے جموں تک ریلوے لائن تیار کی جارہی ہے۔

آبپاشی اور بجلی کے منصوبے:۔ نہر راوی۔ سندھ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم اور کاندربل منصوبہ۔

ہماچل پردیش

راجدھانی - شملہ

رقبہ - ۵۸۲۳۲ مربع کلومیٹر

زبانیں - ہندی پہاڑی

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۳۴۶۰۴۳۴

محل وقوع:- ہماچل پردیش کے شمال کی طرف جموں وکشمیر مشرق کی جانب تبت (چین) جنوب کو اتر پردیش اور ہریانہ۔ اور مغرب کی طرف پنجاب ہے۔ یہ کوہ ہمالیہ کے خطہ میں واقع ہے۔

سطح:- اس راجیہ میں کوہ ہمالیہ کے اونچے سلسلے اور بیچ بیچ میں خوبصورت وادیاں ہیں۔ کئی خوبصورت ندی نالے۔ آبشاریں اور چھوٹی چھوٹی جھیلیں ہیں۔

اہم دریا:- چناب۔ راوی۔ بیاس۔ اوہل۔ ستلج۔ پاوار۔ لوطنس۔ گرگی۔ جمنا۔ دریائے ستلج پر ایک عظیم بند (بھاکڑہ بند) تعمیر کیا گیا ہے جس سے گوبند ساگر نام کی ایک بڑی جھیل بن گئی ہے۔

آب وہوا:- ٹھنڈی خوشگوار اور صحت بخش ہے۔ بارش بہت ہوتی ہے۔ اونچے سلسلہ ہائے کوہ پر برف جمی رہتی ہے۔ اس پردیش میں کئی مشہور اور صحت افزا مقامات ہیں مثلاً شملہ۔ ڈلہوزی۔ کلو۔ منالی۔ دھرم سالہ وغیرہ۔

نباتات:- پہاڑی ڈھلان پر بانس چیڑ۔ دیودار۔ املتاس وغیرہ کے جنگلات ہیں جن سے بیش قیمت عمارتی لکڑی دستیاب ہوتی ہے جڑی بوٹیاں بھی بہت پائی جاتی ہیں۔ پہاڑی ڈھلانوں پر گھاس ہوتی ہے جس پر بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ ان سے اون حاصل ہوتی ہے۔

زرعی پیداوار:- سیب۔ ناشپاتی۔ خوبانی۔ چیری۔ گلاس۔ آڑو۔ انگور وغیرہ پھلوں کے باغات بکثرت لگائے جاتے ہیں۔ کانگڑہ اور کلو کی وادیوں میں چائے کی کاشت ہوتی ہے۔ چاول۔ مکئی۔ گیہوں۔ جو اور آلو۔ مٹر۔ پہاڑی مرچ وغیرہ سبزیوں کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔

معدنیات:- کچھ نمک۔ لوہا۔ تانبا۔ بوزائیٹ۔ نیلم وغیرہ قیمتی پتھر اور سونا ملتا ہے لیکن ابھی نکالا بہت کم جاتا ہے (بوزائیٹ سے ایلومینم حاصل ہوتا ہے)

صنعت وحرفت:- ناہن میں لوہے کی ملکی کلیں بنانے کا کارخانہ ہے۔ کئی مقامات پر شال۔ اونی کپڑا۔ کمبل وغیرہ بنانے کی دستکاریاں بھی ہیں۔ پھلوں کے رس مربے اور شراب بنانے کے کارخانے بھی ہیں۔ لکڑی کاٹنا اور میز کرسی۔ چھڑیاں وغیرہ بنانا بھی یہاں کے لوگوں کے دھندے ہیں۔ گڈریے لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔

ذرائع آمدورفت:- پہاڑوں پر خچر سے کام لیا جاتا ہے۔ اب راجیہ کے مختلف مقامات کو ملاتی ہوئی کئی پکی سڑکیں بن گئی ہیں جن پر موٹر بسیں چلتی ہیں ہوا دی کانگڑہ میں ریلوے لائن ہے جو جوگندر نگر۔ بیجناتھ پپرولہ۔ پالم پور۔ نگروٹہ۔ کانگڑہ۔ نورپور ہوتی ہوئی پنجاب میں پٹھان کوٹ سے جاملتی ہے۔ بھارت تبت روڈ شملہ سے دریائے ستلج کے ساتھ ساتھ شپکی میں سے ہوتی ہوئی تبت کو جاتی ہے۔

ضلعے:- (۱) چمبہ (۲) کانگڑہ (۳) کلو (۴) لاہول اور سپیتی (۵) منڈی (۶) بلاسپور (۷) مہاسو (۸) شملہ (۹) کنور (۱۰) سرمور۔

اہم مقامات:- شملہ خوبصورت صحت بخش پہاڑی مقام اور ہماچل پردیش کی راجدھانی ہے۔ دھرم سالہ۔ ڈلہوزی۔ کلو۔ منالی صحت افزا مقامات ہیں۔ کانگڑہ تاریخی اور متبرک مقام ہے۔ اس کے نزدیک جوالا مکھی کا مندر ہے۔ ناہن میں لوہے کی کلیں بنتی ہیں۔ منڈی کے نزدیک جوگندر نگر میں منڈی ہائیڈرو الیکٹرک ورکس نام کا بجلی پیدا کرنے کا کارخانہ ہے جو دریائے بیاس کے معاون دریائے اوہل کے پانی کو ۴ کلومیٹر لمبی سرنگ میں سے گزار کر ۵۵۰ میٹر کی بلندی سے نیچے گرا کر اس آبشار کی طاقت سے چلتا ہے چمبہ۔ سندر نگر۔ کلپا۔ گمسم پٹی۔ بلاسپور۔ نگروٹہ۔ ہمیر پور۔ اونہ۔ سولن اور کسولی دیگر اہم مقامات ہیں۔

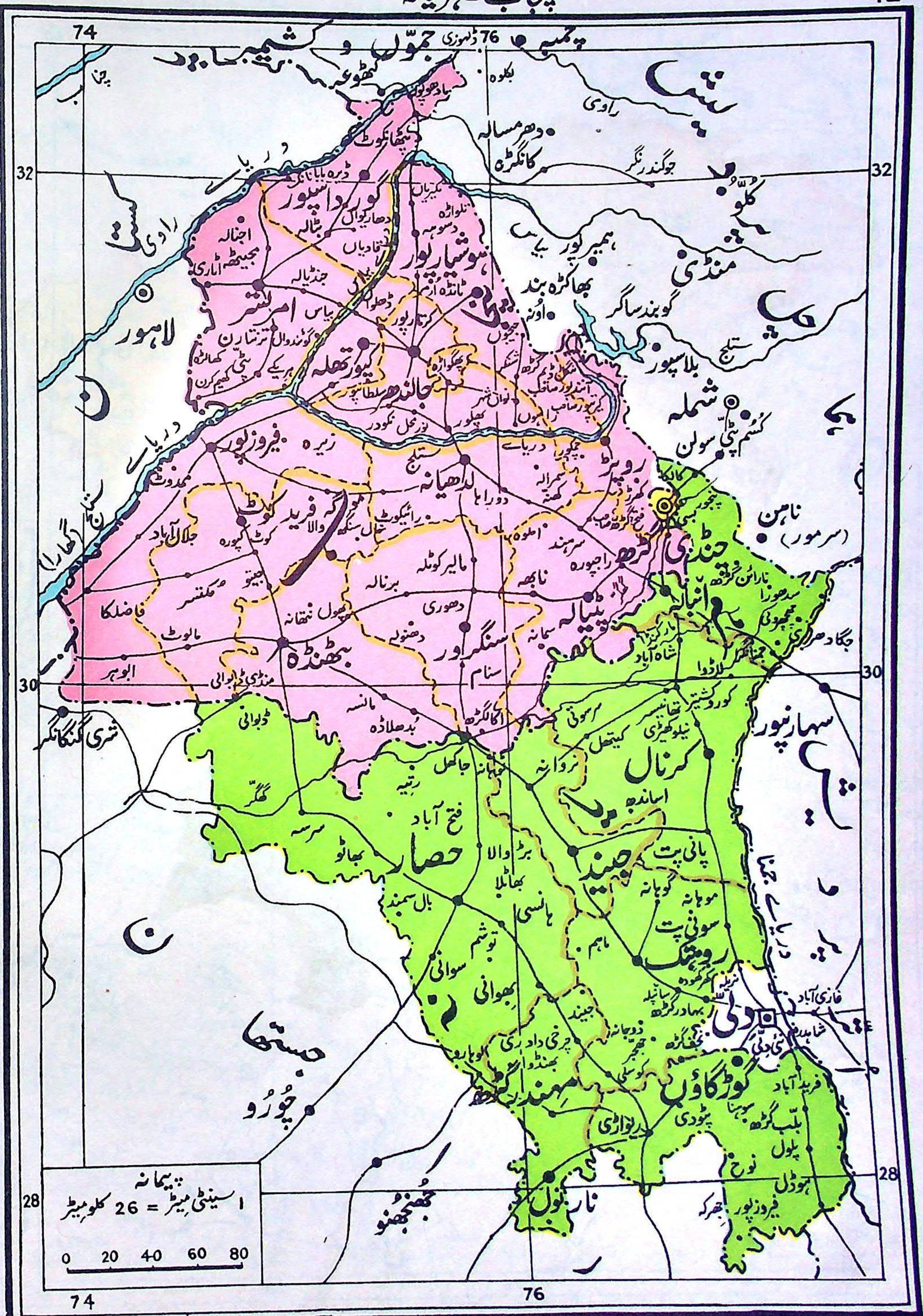


بھاکڑہ ننگل بند

آبپاشی اور آبی بجلی پیدا کرنے کا یہ عظیم منصوبہ پنجاب۔ ہریانہ۔ ہماچل پردیش اور راجستھان کے شمالی حصہ کو اناج ودولت سے خوشحال ونہال کرنے کیلئے بنایا گیا یہ بھارت کا سب سے بڑا کثیر المقاصد منصوبہ ہے۔ اس پر ۱۷۵ کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے۔ اس سے ۳۰ لاکھ ہیکٹار زمین مستفید ہوئی ہے۔ ۱۹۵۴ء میں ۶۴ کلومیٹر لمبی آبی برقی نہر ۱۱۰۴ کلومیٹر لمبی بھاکڑہ نہر اور ۳۴۰۶ کلومیٹر سے زائد لمبائی کی معاون نہریں بنائی گئی ہیں۔ تین بجلی گھر جاری ہو چکے ہیں جو ۶ لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں ننگل میں ایک کھاد تیار کرنے کا کارخانہ بھی جاری ہو گیا ہے۔ بھاکڑہ بند ۱۹۶۳ء میں تیار ہو گیا۔ اس منصوبہ سے پنجاب۔ ہریانہ۔ ہماچل پردیش۔ راجستھان۔ دلی اور اتر پردیش مستفید ہوئے ہیں۔

بھاکڑہ دریائے ستلج کے کنارے ضلع بلاسپور میں پنجاب کی سرحد کے قریب واقع ہے ننگل اس سے ۱۳ کلومیٹر نیچے پنجاب میں ہے۔ بھاکڑہ بند ۲۲۶ میٹر اونچا اور ننگل بند ۲۹ میٹر اونچا ہے۔ اس منصوبے کے طفیل آٹا پیسنے۔ کپاس بیلنے سوتی اور اونی کپڑا بننے تیل نکالنے۔ کھانڈ بنانے کا۔ غذ بنانے وغیرہ کے متعدد کارخانے جاری ہو رہے ہیں۔ ۱۵ لاکھ ہیکٹار غیر سیراب زمین کی آبپاشی ہونے لگی ہے جس سے تقریباً ۱۲ لاکھ ٹن اناج اور ۸ لاکھ گٹھے کپاس پیدا ہوا کرے گی۔


74
76
78
80
36
34
32
30
چین
افغانستان
سوویت یونین
کوہ ہندوکش
گلگت
بلتستان
سکردو
کرگل
دراس
لداخ
لیہہ
جموّں
کشمیر
سری نگر
پونچھ
راجوری
کٹھوعہ
ڈوڈہ
اننت ناگ
بارہ مولا
مظفر آباد
ایبٹ آباد
راولپنڈی
اسلام آباد
پاکستان
جہلم
گجرات
سرگودھا
سیالکوٹ
لاہور
دریائے سندھ
دریائے جہلم
دریائے راوی
دریائے ستلج
لاہول و سپیتی
ہماچل پردیش
کلو
منڈی
چمبہ
کانگڑہ
شملہ
کنور
سرمور
ناہن
امرتسر
گورداسپور
ہوشیارپور
جالندھر
لدھیانہ
فیروزپور
فریدکوٹ
بھٹنڈہ
پٹیالہ
سنگرور
انبالہ
چنڈی گڑھ
کرنال
ہریانہ
پانی پت
جیند
حصار
روہتک
دہلی
میرٹھ
مظفر نگر
سہارنپور
ہردوار
دہرہ دون
ٹہری گڑھوال
اترکاشی
چمولی
پوڑی
الموڑہ
نینی تال
پتھورا گڑھ
مراد آباد
رامپور
پیلی بھیت
بجنور
شیخوپورہ
لائلپور
منٹگمری
بہاول نگر
شری گنگا نگر
پیمانہ
1 سینٹی میٹر = 45 کلو میٹر
0 50 100



74
76
32
30
28
جموں و کشمیر
چمبہ
ڈلہوزی
پٹھانکوٹ
دھرمسالہ
کانگڑہ
کلو
منڈی
بلاسپور
شملہ
سولن
ناہن
(سرمور)
راوی
بیاس
ستلج
چناب
لاہور
گورداسپور
بٹالہ
اجنالہ
امرتسر
ترن تارن
پٹی
ہوشیارپور
دسوہہ
مکیریاں
کپورتھلہ
جالندھر
پھگواڑہ
نواں شہر
نکودر
فیروزپور
زیرہ
لدھیانہ
روپڑ
کھرڑ
فرید کوٹ
مکتسر
فاضلکا
جلال آباد
ابوہر
بھٹنڈہ
مالوٹ
منڈی ڈبوالی
مالیرکوٹلہ
برنالہ
نابھہ
سرہند
راجپورہ
پٹیالہ
سمانہ
سنگرور
سنام
مانسہ
بدھلاڈہ
چنڈی گڑھ
کالکا
انبالہ
جگادھری
تھانیسر
کیتھل
کرنال
پانی پت
جیند
سونی پت
روہتک
بہادرگڑھ
جھجر
حصار
فتح آباد
سرسہ
ہانسی
بھوانی
دادری
لوہارو
مہندرگڑھ
نارنول
ریواڑی
گوڑگاؤں
پٹودی
دہلی
نئی دہلی
فرید آباد
بلب گڑھ
پلول
نوح
ہوڈل
فیروزپور جھرکا
سہارنپور
دریائے جمنا
سری گنگانگر
چورو
جھنجھنو
پیمانہ
۱ سینٹی میٹر = 26 کلومیٹر
0 20 40 60 80

پنجاب

رقبہ ۔ ۵۰۳۶۲ مربع کلومیٹر

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء :۔ ۱۳۴۷۲۹۷۲

زبان :۔ پنجابی

محل وقوع :۔ پنجاب بھارت کے شمال مغربی حصہ میں ہے ۔ اس کے شمال کی جانب جموں وکشمیر ۔ شمال مشرق کی طرف ہماچل پردیش ۔ مشرق کو چنڈی گڑھ جنوب مشرق اور جنوب کی طرف ہریانہ ۔ جنوب مغرب کو راجستھان اور مغرب کی جانب پاکستان ہے ۔

قدرتی حالات :۔ یہ راجیہ دریائے ستلج ۔ بیاس اور راوی کا میدان ہے ۔ جنوب مغربی حصہ میں بارش بہت کم ہوتی ہے ۔ مشرقی حصہ میں بارش اچھی ہو جاتی ہے ۔ عام طور پر آب وہوا موسم گرما میں بہت گرم اور سردیوں میں سرد ہے ۔ بارش گرمیوں میں زیادہ ہوتی ہے ۔ تھوڑی سی بارش موسم سرما میں بھی ہو جاتی ہے ۔ یہاں زیادہ تر بڑ ۔ پیپل ۔ نیم ۔ جامن ۔ آم وغیرہ کے درخت ۔ اور جنوب مغربی خشک حصوں میں پھلاہ ۔ جنڈ ۔ کیکر وغیرہ کے درخت ہوتے ہیں ۔ گائے ۔ بیل ۔ بھینس ۔ گھوڑے وغیرہ مویشی پالے جاتے ہیں ۔ خشک علاقوں میں اونٹ اور بھیڑ بکریاں ہوتی ہیں ۔

آبپاشی :۔ یہاں نہریں بہت ہیں ۔ نہر اپر باری دوآب دریائے راوی میں سے مادھوپور کے مقام پر نکالی گئی ہے ۔ دریائے ستلج سے روپڑ کے مقام پر سے نہر سرہند اور بسست جالندھر دوآب کی نہریں ۔ فیروزپور کے قریب حسینی والا کے مقام سے نہر گرے اور نہر گنگ ۔ نیز بھاکڑہ بند کی عظیم نہر نکلتی ہیں ۔ بیاس اور ستلج کے مقام انصال پر ہری کے سے نہر سرہند فیڈر اور نہر راجستھان نکلتی ہیں ۔ کنوؤں سے بھی آبپاشی کی جاتی ہے ۔ رہٹ اور ٹیوب ویل (بجلی کے نل کنوئیں) استعمال ہوتے ہیں ۔

زرعی پیداوار :۔ گیہوں ۔ کپاس ۔ چنا ۔ جو ۔ جوار ۔ باجرہ ۔ مکی ۔ گنا ۔ تیلوں کے بیج ۔ چاول ۔ تمباکو اور دالوں کی کاشت کی جاتی ہے ۔ امرتسر کے علاقہ میں کیلے ۔ سنترے ۔ مالٹے ۔ امرود ۔ لوکاٹ وغیرہ پھلوں کی باغبانی کی جاتی ہے ۔

صنعت وحرفت :۔ سوتی ۔ اونی اور ریشمی کپڑا ۔ چینی ۔ کھیلوں کا سامان ۔ سائیکلیں ۔ سلائی کی مشینیں ۔ جرابیں ۔ بنیانیں وغیرہ بنانے اور آٹا پیسنے کے متعدد کارخانے ہیں ۔

کمشنریاں ۔ ضلعے اور تحصیلیں

کمشنریاں	ضلعے	تحصیلیں	کمشنریاں	ضلعے	تحصیلیں
جالندھر	۱۔ گورداسپور	گورداسپور ۔ بٹالہ ۔ پٹھان کوٹ	۲۔ پٹیالہ	۸۔ روپڑ	روپڑ ۔ کھرڑ
	۲۔ امرتسر	امرتسر ۔ اجنالہ ۔ ترن تارن ۔ پٹی		۹۔ پٹیالہ	پٹیالہ ۔ سرہند ۔ نابھہ ۔ راجپورہ
	۳۔ جالندھر	جالندھر ۔ نواں شہر ۔ پھلور ۔ نکودر		۱۰۔ سنگرور	سنگرور ۔ برنالہ ۔ مالیر کوٹلہ
	۴۔ ہوشیارپور	ہوشیارپور ۔ دسوہہ ۔ گڑھ شنکر		۱۱۔ بٹھنڈہ	بٹھنڈہ ۔ فرید کوٹ ۔ مانسہ
	۵۔ لدھیانہ	لدھیانہ ۔ جگراؤں ۔ سمرالہ			
	۶۔ فیروزپور	فیروزپور ۔ مکتسر ۔ موگا ۔ زیرہ ۔ فاضلکا			
	۷۔ کپورتھلہ	کپورتھلہ ۔ پھگواڑہ			

مشہور مقامات

چنڈی گڑھ :۔ پنجاب کی راجدھانی ہے ۔ یہ نہایت جدید طرز کا ایک نیا شہر آباد کیا گیا ہے ۔ ہریانہ کی راجدھانی بھی یہاں ہے ۔ یہ شہر مرکزی حکمرانی کا علاقہ ہے ۔ اسے ۱۹۷۵ء تک پنجاب میں ملا دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔

جالندھر :۔ گڑ ۔ شکر ۔ مکی ۔ چاول اور گیہوں کی منڈی ہے ۔ چھاؤنی ہے ۔ یہاں کھیلوں کا سامان اور فرنیچر بنتا ہے ۔

امرتسر :۔ مشہور صنعتی اور تجارتی شہر ہے ۔ یہاں کپڑا بنتا ہے ۔ سکھوں کا متبرک مقام ہے ۔ یہاں شری دربار صاحب کا مشہور عالم سنہری مندر ہے ۔

پٹیالہ :۔ یہاں کے محلات اور باغات قابل دید ہیں ۔ یہاں کھیلوں کا سامان بنتا ہے ۔ یہاں پنجابی یونیورسٹی ہے ۔

لدھیانہ :۔ صنعتی اور تجارتی مرکز ہے ۔ یہاں سوتی اور اونی کپڑا ۔ جرابیں ۔ بنیانیں ۔ سلائی کی مشینیں ۔ سائیکلیں ۔ سکوٹر اور بجلی کے پنکھے بنائے جاتے ہیں ۔

بٹالہ :۔ ضلع گورداسپور میں تجارتی اور صنعتی شہر ہے ۔ یہاں زراعتی اوزار بنتے ہیں ۔

دھاری وال :۔ گورداسپور کے نزدیک ہے ۔ یہاں اونی کپڑے کا بھاری کارخانہ ہے ۔

فیروزپور :۔ دریائے ستلج (گھارا) کے نزدیک اناج کی منڈی ہے ۔ اس کے قریب حسینی والا کے مقام پر سے نہریں نکالی گئی ہیں ۔

فاضلکا :۔ ضلع فیروزپور میں گیہوں ۔ کپاس اور تمباکو کی منڈی ہے ۔ اس کے ارد گرد سنترے ، مالٹے وغیرہ پھلوں کے باغات ہیں ۔

پٹھان کوٹ :۔ عمارتی لکڑی اور پھلوں کے مربوں کیلئے مشہور ہے ۔

ننگل :۔ یہاں دریائے ستلج پر بند باندھا گیا ہے ۔ اسکے قریب ہی بھاکڑہ کا عظیم بند ہے ۔ اس سے آبپاشی کیلئے بھاکڑہ نہر نکالی گئی ہے اور بہت سی بجلی پیدا کی جاتی ہے ۔

ہریانہ

رقبہ ۔ ۴۴۳۸۸۷ مربع کلومیٹر

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۹۹۷۱۱۶۵

زبان :۔ ہندی

محل وقوع :۔ ہریانہ کے شمال کی طرف ہماچل پردیش اور پنجاب راجیہ ہیں۔ مشرق کو دریائے جمنا۔ دلّی اور اتّر پردیش ہیں۔ اور جنوب مغرب کی جانب راجستھان ہے۔

قدرتی حالات :۔ مشرق میں دریائے جمنا کے ساتھ ساتھ کھادر علاقہ ہے۔ بیچ کا حصہ علاقہ بانگر ہے۔ جنوبی حصہ پہاڑی ہے اور مغربی حصہ ریگستانی ہے۔ جمنا۔ سرسوتی۔ مارکنڈا اور گھگھر اہم دریا ہیں۔ مشرقی حصہ میں سال بھر میں ۶۰ سینٹی میٹر کے قریب بارش ہوتی ہے۔ مگر مغربی حصہ میں صرف ۳۰ سینٹی میٹر کے قریب ہوتی ہے۔ مشرق میں برگد۔ پیپل۔ نیم۔ جامن۔ آم۔ املی وغیرہ کے جنگلات ہیں۔ مغربی حصہ میں جنڈ۔ کیکر۔ کھجور وغیرہ کے درخت ہوتے ہیں۔ مشرقی حصہ میں گائے۔ بیل اور بھینس زیادہ ہوتی ہیں۔ مغربی حصہ میں بھیڑیں بکریاں اور اونٹ ہوتے ہیں۔ جنوب میں اراولی کی پہاڑیاں شروع ہوتی ہیں۔ ان ہرے جنگلات میں ہرن۔ گیدڑ۔ لومڑی۔ بندر۔ ریچھ۔ بھیڑیے اور راگھڑ بھی ہوتے ہیں۔

آبپاشی :۔ نہر جمن غربی اور نہر بھاکرہ سے اس راجیہ کی آبپاشی ہوتی ہے۔ کنوئیں بھی مستعمل ہوتے ہیں۔ مغربی خشک علاقہ میں گہرے کوؤں سے پانی نکالنے کیلئے چرسے کا استعمال ہوتا ہے۔ اب ٹیوب ویل (بجلی کے نل کوئیں) بھی لگائے گئے ہیں۔ گوڑگاؤں اور مہندر گڑھ کی آبپاشی کیلئے دریائے جمنا اور اسکے معاونوں پر مزید باندھوں کی سکیمیں بنائی جارہی ہیں۔

مویشی پالنا :۔ ہریانہ میں بڑھیا نسل کے مویشی پائے جاتے ہیں۔ روہتک اور حصار کے بیل اور گائیں مشہور ہیں۔ حصار میں مویشیوں کا بہت بڑا فارم بھی ہے۔

زرعی پیداوار :۔ مشرقی حصہ میں گیہوں۔ گنا۔ چاول۔ مکی۔ کپاس۔ تیلوں کے بیج۔ تمباکو۔ مرچیں۔ جو اور دالیں پیدا کی جاتی ہیں۔ مغربی حصہ میں جوار۔ باجرہ۔ چنا۔ گیہوں اور دالوں کی کاشت کی جاتی ہے۔

معدنیات :۔ جنوبی حصہ میں گوڑگاؤں میں سلیٹ پتھر اور نمک ملتا ہے۔ اور مہندر گڑھ میں عمارتی اور سیمنٹ بنانے کا پتھر ملتا ہے۔

ضلعے :۔ ہریانہ راجیہ میں سات اضلاع اور ان میں ۲۷ تحصیلیں ہیں۔

ضلعے	تحصیلیں
۱۔ انبالہ	انبالہ۔ جگادھری۔ نارائن گڑھ۔ کالکا
۲۔ کرنال	کرنال۔ پانی پت۔ تھانیسر۔ کیتھل
۳۔ روہتک	روہتک۔ جھجر۔ گوہانہ۔ سونی پت
۴۔ حصار	حصار۔ بھوانی۔ سرسہ۔ فتح آباد
۵۔ گوڑگاؤں	گوڑگاؤں۔ فیروزپور جھرکا۔ نوح۔ بلب گڑھ۔ پلول۔ ریواڑی
۶۔ جیند	جیند۔ نروانہ
۷۔ مہندر گڑھ	مہندر گڑھ۔ نارنول۔ دادری (ضلع کا صدر مقام نارنول ہے)

راجدھانی چنڈی گڑھ :۔ نئے ڈھنگ کا خوبصورت شہر ہے۔ یہاں پنجاب کی راجدھانی بھی ہے۔ چنڈی گڑھ مرکزی حکمرانی کا علاقہ ہے۔ اسے ۱۹۷۵ء تک پنجاب کو دیدینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

مشہور شہر :۔ انبالہ بڑی چھاؤنی۔ ریلوں کا جنکشن اور ہوائی اڈہ ہے۔ یہاں سوتی کپڑا۔ کانچ کا سامان۔ دوائیاں۔ کھیلوں کا سامان۔ سائنس کے اوزار اور برتن بنتے ہیں۔

کرنال :۔ یہاں کے بیل مشہور ہیں۔ مویشیوں کی منڈی ہے۔ یہاں اونی اور سوتی کپڑے کے کارخانے ہیں۔

روہتک :۔ یہاں کھانڈ بنانے اور کپاس بیلنے کے کارخانے ہیں۔ مویشیوں۔ اناج اور روئی کی منڈی ہے۔

کوروکشیتر (تھانیسر) یہاں مہابھارت کی مشہور لڑائی ہوئی تھی۔ یہاں سورج گرہن کے میلے پر لاکھوں آدمی آتے ہیں۔ بڑا تیرتھ ہے۔

سونی پت :۔ ضلع روہتک میں ہے۔ یہاں سائیکلیں بنانے کا بہت بڑا کارخانہ ہے۔

جگادھری اور جمنا نگر میں کاغذ۔ بناسپتی اور کھانڈ بنانے کے کارخانے ہیں۔ لکڑی کی منڈی ہے۔

پانی پت :۔ اس جگہ تین تاریخی جنگیں لڑی گئیں۔ یہاں کھانڈ بنانے کا کارخانہ ہے۔

فرید آباد :۔ ضلع گوڑگاؤں میں دلّی کی سرحد کے قریب بڑی ریلوے لائن پر واقع بڑا صنعتی مرکز ہے۔ یہاں موٹر سائیکل۔ سائیکلیں۔ سلائی کی مشینیں۔ کانچ کا سامان اور کاغذ بنانے کے کارخانے ہیں۔ گوڑگاؤں۔ جگادھری اور ریواڑی میں پیتل کے برتن بنتے ہیں۔ مہندر گڑھ میں سیمنٹ بنانے کے کارخانے ہیں بھوانی میں سوتی کپڑے کے کارخانے ہیں۔

راجستھان

راجدھانی ۔ جے پور
رقبہ ۳۴۲۲۶۷ مربع کلومیٹر

آبادی :۔ ۴۴۱۶۶۰۰۰
زبان ۔ ہندی

محل وقوع :۔ راجستھان کے مغرب کی جانب مغربی پاکستان ہے شمال کی طرف پنجاب، شمال مشرق کی طرف ہریانہ، مشرق کو اترپردیش جنوب مشرق کی طرف مدھیہ پردیش اور جنوب کی طرف گجرات

ضلعے :۔ (۱) اجمیر ۔ (۲) الور (۳) اودیپور (۴) باڑمیر (۵) بانسواڑہ (۶) بوندی (۷) بیکانیر (۸) بھرت پور (۹) بھیلواڑہ (۱۰) پالی (۱۱) ٹونک (۱۲) جالور (۱۳) جودھپور ۔ (۱۴) جے پور (۱۵) جیسلمیر (۱۶) جھالاواڑ (۱۷) جھنجھنو (۱۸) چتوڑگڑھ (۱۹) چورو (۲۰) ڈونگر پور (۲۱) سروہی (۲۲) مادھوپور (۲۳) سیکر (۲۴) کوٹہ (۲۵) گنگانگر (۲۶) ناگور ۔

قدرتی خطے :۔ راجستھان کو مندرجہ ذیل قدرتی خطوں میں منقسم کر سکتے ہیں ۔

۱۔ مغربی ریگستان ۲۔ کوہ اراولی اور پتھریلی سطح مرتفع ۳۔ مشرقی میدان

آب وہوا :۔ کوہ اراولی سے مغرب کی طرف آب وہوا موسم گرما میں نہایت گرم خشک ہے ۔ اور سردیوں میں سرد خشک ۔ جنوب مشرقی علاقوں میں کافی بارش ہو جاتی ہے ۔ لہٰذا وہاں کی آب وہوا شدید نہیں ہے ۔ راجستھان میں بارش کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ بیرِ خلیجِ بنگال کی بخارات آبی سے بھری مون سون ہواؤں کے راستے سے ہٹ کر ہے ۔ اور کوہ اراولی بہت کم بلند ہے ۔ نیز یہ بھی بحیرۂ عرب کی مون سون ہواؤں کے رخ کے متوازی ۔ وہ رکاوٹ نہیں ڈال سکتا ۔ جیسلمیر میں سال بھر میں ۲۵ سینٹی میٹر سے کم بارش ہوتی ہے ۔ لیکن راجستھان کے جنوبی حصوں میں ۱۰۰ سینٹی میٹر اور اس سے بھی زیادہ بارش ہو جاتی ہے کوہ آبو پر ۱۷۵ سینٹی میٹر سالانہ بارش ہوتی ہے ۔

پیداوار :۔ مغربی ریگستانی علاقہ میں کیکر (ببول) کھجور ۔ چھوٹی چھوٹی گھاس اور تربوز کے سوائے کچھ کم ہی پیدا ہوتا ہے ۔ جنوب مشرقی نصف حصہ میں ۔ اور بالکل شمال میں شری گنگانگر میں سال میں دو فصلیں ہوتی ہیں ۔ فصل خریف میں دالیں ۔ مکی ۔ جوار ۔ باجرہ ۔ کپاس اور گنا پیدا ہوتا ہے ۔ اور ربیع کی فصل میں چنا ۔ گیہوں اور افیون ہوتی ہے ۔ ان دونوں خطوں کے درمیان کے علاقے میں صرف خریف کی فصل ہوتی ہے ۔ اونٹ ۔ بھیڑ ۔ بکریاں ۔ گھوڑے ۔ اور گائے ۔ بیل بھینس وغیرہ مویشی بہت ہوتے ہیں ۔ عمارتی پتھر جیپور ۔ مارواڑ (مکرانہ) بیکانیر ۔ جیسلمیر اور ڈونگر پور میں ملتا ہے ۔ مکرانہ کا سنگ مرمر تمام ہندوستان میں مشہور ہے ۔ کوئلہ بیکانیر میں پلانی کے مقام پر اور لوہا جے پور ۔ الور ۔ جودھپور اور اجمیر میں ملتا ہے ۔ تانبہ بھیلواڑہ ۔ کشن گڑھ اور جے پور کے ضلعوں میں ملتا ہے ۔ ابرق جے پور ۔ جودھپور اور اجمیر میں ملتا ہے ۔ ملتانی مٹی مغربی ریگستانی علاقہ میں ملتی ہے ۔ گیرو جیسلمیر اور الور کے ضلعوں میں پائی جاتی ہے ۔ سلیٹ پتھر الور میں اور کھڑیا ناگور اور جودھپور میں نکالی جاتی ہے ۔ نمک جھیل سانبھر میں ڈیڈوانہ اور پچ پدرا سے حاصل ہوتا ہے ۔ اسبسٹوس اودے پور (دیوگڑھ) میں اور سیسہ (سکہ) اور جست اودے پور (زاور) میں ملتے ہیں ۔

ریلیں :۔ راجستھان میں اتر ریلوے ، پچھم ریلوے اور تھوڑے سے حصہ میں مدھیہ ریلوے کی لائینیں ہیں ۔ ان کے ذریعہ راجستھان کے بڑے بڑے شہر آپس میں اور بھارت کے دیگر اہم شہروں کے ساتھ ملحق ہیں ۔

جے پور :۔ راجستھان کا سب سے بڑا شہر اور راجدھانی ہے ۔ یہ بہت خوبصورت شہر ہے ۔ اس میں کشادہ بازار ہیں ۔ چاروں طرف خوشنما پہاڑیاں ہیں ۔ محلات عجیب وغریب ہیں ۔ گوبندجی کا مندر ۔ ہوا محل ۔ کتب خانہ (پستکالیہ) اور چندر محل دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ جے پور سنگ مرمر کے بتوں ۔ پیتل کے کھلونوں اور برتنوں کے لئے مشہور ہے ۔ تجارت کا بڑا مرکز ہے ۔ یہاں یونیورسٹی ہے ۔

اودے پور :۔ پہاڑیوں سے گھرا ہوا خوبصورت تاریخی شہر ہے ۔

چتوڑگڑھ :۔ تاریخ میں رانی پدمنی کے تعلق سے بہت مشہور ہے ۔ مہارانا پرتاپ سے بھی اس کا گہرا تعلق ہے ۔

اجمیر :۔ راجستھان کے وسط میں کوہ اراولی پر صحت افزا مقام ہے ۔ یہاں خواجہ صاحب کی درگاہ ہے ۔

الور :۔ بھرت پور ۔ بیکانیر ۔ جودھپور ۔ دھولپور ۔ کرولی ۔ بانسواڑہ ۔ ڈونگر پور ۔ ٹونک ۔ کشن گڑھ ۔ شاہ پور ۔ بوندی ۔ کوٹہ ۔ اور جھالراپاٹن ۔ دیگر اہم شہر ہیں ۔

آبپاشی کے منصوبے :۔ (۱) کوٹہ بیراج (دریائے چمبل پر) اسکی نہروں سے ۴½ لاکھ ہیکٹار زمین کی آبپاشی ہوگی (۲) رانا پرتاپ ساگر بند (دریائے چمبل پر) (۳) جواہر ساگر یا کوٹہ بند (دریائے چمبل پر) (۴) نہر راجستھان مغربی راجستھان کے صحرائی علاقے کو ہرے بھرے کھیتوں اور باغوں میں بدلنے کیلئے پنجاب میں ستلج اور بیاس کے سنگم پر ہریکے کے قریب بند باندھ کر راوی ۔ بیاس اور ستلج کا مشترکہ پانی ایک بہت بڑی پختہ نہر میں راجستھان لایا گیا ہے ۔ علاوہ ازیں نہر بھاکڑہ کے پانی کو بھی راجستھان کے شمالی حصہ کی آبپاشی کے لئے لایا گیا ہے ۔

اُترپردیش

راجدھانی ۔ لکھنؤ

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۸۸۳۶۴۷۷۹

رقبہ: ۲۹۴۳۶۶ مربع کلومیٹر

زبانیں ۔ ہندی ۔ اُردو

قدرتی خطے:۔ اترپردیش کو مندرجہ ذیل چار قدرتی خطوں میں منقسم کرسکتے ہیں۔

۱۔ شمالی کوہستانی علاقہ:۔ اس میں کوہ ہمالیہ کے بلند سلسلے اور کوہ شوالک کا علاقہ شامل ہے۔ نندادیوی ۔ کامیٹ ۔ کیدارناتھ اور بدری نارائن کی برفیلی چوٹیاں ۔ اور نینی تال ۔ رانی کھیت ۔ مسوری ۔ لنڈورا اور چکراتہ کے صحت افزا مقامات ہیں ۔ آب وہوا سرد اور مرطوب ہے ۔ بارش زائد از ۲۰۰ سنٹی میٹر سالانہ ہوتی ہے پہاڑیوں پر گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں جن میں سال ۔ تن ۔ ہلدوا اور کیکر کے درخت ہوتے ہیں ۔ زیادہ اونچائیوں پر چیڑ ۔ دیودار ۔ شمشاد اور صنوبر کے جنگلات ہیں ۔ چاول اور مکی نیچی زمینوں میں بوئی جاتی ہے ۔ اس سے قدرے زیادہ اونچائی پر گیہوں اور جو کی کاشت کی جاتی ہے ۔ دُون کی زرخیز وادی میں آم ۔ لیچی ۔ چاول اور چائے کی پیداوار ہوتی ہے ۔ اس علاقہ میں اترکاشی ۔ چمولی ۔ پیتھوراگڑھ ۔ گڑھوال ۔ ٹیہری گڑھوال ۔ المورڑہ ۔ نینی تال اور ڈیرہ دون کے ضلعے شامل ہیں ۔

۲۔ ترائی کا خطہ:۔ پہاڑ کی تلہٹی میں دلدلی زمین کی پٹی ہے اسے ترائی کہتے ہیں ۔ یہاں لمبی گھاس اور گھنے جنگلات ہوتے ہیں جن میں ریچھ ۔ چیتا ۔ ہاتھی وغیرہ جانور ملتے ہیں ۔ اب اس دلدلی خطہ کے پانی کے نکاس کے انتظام کیا گیا ہے جس سے یہاں آبادی ہو گئی ہے ۔ اور زراعت بھی کی جاتی ہے ۔ یہاں پھلوں کے باغات لگائے گئے ہیں ۔ اور مویشی پال کر دودھ فراہم کیا جاتا ہے ۔ اس خطہ میں سہارنپور ۔ پیلی بھیت ۔ کھیری ۔ گونڈہ ۔ گورکھپور اور دیوریا کے شمالی علاقے شامل ہیں ۔

۳۔ گنگا کا میدان:۔ گنگا اور اس کے متعدد معاون دریاؤں سے سیراب یہ زرخیز میدان اترپردیش کے بیشتر حصہ میں پھیلا ہوا ہے ۔ الہ آباد سے مشرق کے اضلاع میں ۱۰۰ سینٹی میٹر سے زیادہ بارش ہوتی ہے ۔ مغرب کے کم بارش والے علاقوں میں کنوؤں اور نہروں کے ذریعہ آبپاشی ہوتی ہے ۔ آب وہوا ۔ موسم سرما میں سرد اور موسم گرما میں گرم ہے ۔ کپاس ۔ دالیں ۔ تیلوں کے بیج ۔ گنا ۔ چاول ۔ گیہوں ۔ مکی ۔ جوار ۔ باجرہ ۔ پٹ سن اور پوست اہم پیداوار ہے ۔ آبادی نہایت گنجان ہے ۔

۴۔ جنوبی سطح مرتفع:۔ دریائے جمنا سے جنوب کی جانب کا علاقہ ایک سطح مرتفع ہے ۔ جسے کئی ندیوں کی وادیاں کاٹتی ہیں ۔ اس میں بارش کم ہوتی ہے ۔ اب وہاں سے محکمہ جنگلات والوں نے کانٹے دار جھاڑیاں کاٹ کر شیشم اور کیکر کے درخت لگا دیئے ہیں ۔ لکڑی اور چارہ یہاں کی اہم پیداوار ہے ۔ آبادی کم ہے ۔

گنگا اور جمنا کی نہریں:۔ گنگا جمنا کے دوآبہ میں ہردوار کے نزدیک سے دریائے گنگا کے دائیں کنارے سے نہر اپر گنگا نکالی گئی ہے جو سہارنپور ۔ بلندشہر اور میرٹھ کے اضلاع کو سیراب کرتی ہے ۔ اور آخر دہلی کے قریب جمنا میں آگرتی ہے ۔ نہر لوئر گنگا ناروڑہ کے مقام پر سے نکالی گئی ہے ۔ دریائے جمنا سے نہر جمن شرقی دادوپور اور فیض آباد کے مقامات کے قریب نکلتی ہے جو سہارنپور مظفرنگر اور میرٹھ کے اضلاع کو سیراب کرتی ہے ۔ ایک اور نہر دہلی کے قریب اوکھلا کے مقام سے نکالی گئی ہے جو متھرا ہوتی ہوئی آگرہ کو جاتی ہے اسے نہر آگرہ کہتے ہیں

شاردا پراجیکٹ کی نہریں:۔ دریائے گھاگھرا کے معاون دریائے شاردا میں سے نیپال کی مغربی سرحد کے قریب ٹنکپور کے مقام پر شاردا نہر نکالی گئی ہے ۔ اس کی آگے دو شاخیں ہو جاتی ہیں ۔ ایک نہر ہردوئی پرانچ اور دوسری نہر شاردا اودھ ۔

بیتوا کی نہریں:۔ دریائے بیتوا دریائے جمنا کا معاون ہے ۔ اس کے بائیں کنارے سے نہر نکالی گئی ہے جو جالون اور ہمیرپور کے اضلاع کو سیراب کرتی ہے ۔

آبی وبرقی منصوبے:۔ ریہند بند ضلع مرزاپور میں پیپری گاؤں کے قریب دریائے سون کے معاون دریا ریہند پر بند بنایا گیا ہے جس سے ایک بڑی جھیل بن گئی ہے یہاں ۵۰۰۰۰ کلوواٹ والے ۵ بجلی گھر بنائے گئے ہیں ۔ جمنا بند:۔ ضلع ڈیرہ دون میں دریائے جمنا پر کھونٹہ اور دریائے ٹونس کے کشن بند کے ڈھلانے کے درمیان بنایا جا رہا ہے اس سے ۱۷۱۰۰۰ کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی ۔

اترپردیش کے ضلعے:۔ (۱) ڈیرہ دون (۲) سہارنپور (۳) مظفرنگر (۴) میرٹھ (۵) بلندشہر (۶) ٹیہری گڑھوال رنر نینڈ نگر (۷) گڑھوال رپوڑی (۸) اترکاشی (۹) چمولی (۱۰) پتھوراگڑھ (۱۱) المورڑہ (۱۲) نینی تال (۱۳) بجنور (۱۴) مرادآباد (۱۵) رامپور (۱۶) بریلی (۱۷) پیلی بھیت (۱۸) شاہجہاں پور (۱۹) بدایوں (۲۰) علی گڑھ (۲۱) متھرا (۲۲) آگرہ (۲۳) ایٹہ (۲۴) مین پوری ۔ (۲۵) کھیری (۲۶) ہردوئی (۲۷) سیتاپور (۲۸) بہرائچ (۲۹) گونڈہ (۳۰) لکھنؤ (۳۱) اُناؤ (۳۲) رائے بریلی (۳۳) بستی (۳۴) گورکھپور (۳۵) دیوریا (۳۶) فیض آباد (۳۷) بارہ بنکی (۳۸) سلطانپور (۳۹) پرتاپ گڑھ (۴۰) اعظم گڑھ (۴۱) بلیا (۴۲) غازی پور (۴۳) جون پور (۴۴) وارانسی (۴۵) مرزاپور (۴۶) الہ آباد (۴۷) فتح پور (۴۸) کانپور (۴۹) اٹاوہ (۵۰) فرخ آباد فتح گڑھ (۵۱) جالون (اورئی) (۵۲) ہمیرپور (۵۳) جھانسی (۵۴) باندہ ۔

مشہور مقامات:۔ لکھنؤ ۔ دریائے گومتی کے کنارے قدیم اور موجودہ دارالحکومت ہے ۔ یہاں کئی تاریخی عمارتیں ہیں ۔ درباری دستکاریوں کا مرکز ہے ۔ بڑا ریلوے جنکشن ۔ چھاؤنی اور یونیورسٹی ہے ۔ **الہ آباد (پریاگ)** دریائے گنگا وجمنا کے متبرک سنگم (تربینی) پر واقع ہے ۔ مہاتما گاندھی ۔ پنڈت نہرو اور شاستری جی کی استھیاں یہاں پر سپرد آب کی گئیں یہ ریلوں ۔ تجارت اور تعلیم کا مرکز ہے ۔ یہاں مشہور یونیورسٹی اور ہائی کورٹ ہے ۔

کانپور:۔ اہم ریلوے جنکشن ہے ۔ یہاں آٹا پیسنے ۔ کھانڈ بنانے ۔ چمڑے کا سامان بنانے اور سوتی واونی کپڑا بننے کے کارخانے ہیں ۔

علی گڑھ:۔ یہاں مسلم یونیورسٹی ہے ۔ آگرہ ۔ دریائے جمنا کے کنارے مشہور تاریخی شہر ہے ۔ یہاں عجوبۂ عالم روضۂ تاج محل ہے جسے شہنشاہ شاہجہاں نے اپنی ملکہ ممتاز محل کی یاد میں بنوایا تھا یہ مغلیہ فن تعمیر کا ایک حیرت انگیز نمونہ ہے ۔ بریلی چھاؤنی ہے ۔ اور بانس کے فرنیچر کیلئے مشہور ہے ۔ وارانسی ۔ متھرا ۔ ایودھیا ۔ ہردوار اور رشی کیش مشہور تیرتھ ہیں ۔ مسوری ۔ نینی تال اور المورڑہ صحت افزا مقام ہیں ۔ وارانسی (کاشی) میں ہندو یونیورسٹی ہے ۔ سہارنپور ایک اہم ریلوے جنکشن ہے ۔ یہاں کاغذ اور سگریٹ بنانے کے کارخانے ہیں ۔

مدھیہ پردیش

راجدھانی - بھوپال

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۴۱۶۵۰۶۸۴

زبان - ہندی

رقبہ ۴۴۳۴۵۹ مربع کلومیٹر

محل وقوع:- یہ عظیم الوسعت راجیہ بھارت کے وسط میں واقع ہے۔ اس کے شمال کو اتر پردیش، مشرق کو بہار اور اڑیسہ۔ جنوب کی طرف آندھرپردیش اور مہاراشٹر نیز مغرب کی جانب گجرات اور راجستھان ہیں۔

طبعی حالات:- یہ زیادہ تر سطوح مرتفع کا علاقہ ہے۔ اس میں سطح مرتفع مالوہ۔ کوہ وندھیاچل۔ کوہ ست پڑا۔ مہادیو کی پہاڑیاں اور چھوٹا ناگپور کی پہاڑیاں ہیں۔ بڑے بڑے دریا نربدا۔ تاپتی۔ اندراوتی۔ مہاندی۔ سون۔ کین۔ بیتوا۔ کالی سندھ۔ پاربتی۔ چمبل اور ماہی ہیں۔ مغربی حصوں میں متوسط درجہ کی بارش ہوتی ہے۔ لیکن مشرقی اور جنوبی حصوں میں کافی بارش (۱۰۰ سینٹی میٹر سے زیادہ سالانہ) ہو جاتی ہے۔ آب و ہوا معتدل ہے۔ شمالی اور مغربی حصوں میں جو نسبتاً خشک ہیں موسم گرما میں کافی بارش ہو جاتی ہے۔ اور سردیوں میں جاڑا بھی کافی ہو جاتا ہے۔ یہاں پر ساگوان اور سال کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ گیہوں۔ جو۔ مکی۔ جوار۔ باجرہ۔ تیلوں کے بیج۔ دالیں۔ کپاس۔ گنا۔ تمباکو اور چاول زرعی پیداوار ہے۔ کوئلہ۔ مینگنیز۔ ابرق۔ سنگ مرمر اور ہیرے اہم معدنیات ہیں۔ آبادی کافی گنجان (تقریباً ۸۰۔ اشخاص فی مربع کلومیٹر) ہے۔ اندور، جبلپور۔ اور گوالیار میں ایک سو پچیس اشخاص فی کلومیٹر سے بھی زیادہ ہے

اضلاع:- (۱) گرد گوالیار (۲) بھنڈ (۳) مورینہ (۴) شوپوری (۵) گنا (۶) دتیہ (۷) اندور (۸) رتلام (۹) اجین (۱۰) مند سور۔ (۱۱) دیواس (۱۲) دھار (۱۳) جھابوا (۱۴) مغربی نیماڑ (کھرگون) (۱۵) مشرقی نیماڑ (کھانڈوا) ۱۶ سیہور (۱۷) رائے سین (۱۸) ودیشا (بھیلسہ) (۱۹) ہوشنگ آباد (۲۰) بیتول (۲۱) راجگڑھ (۲۲) شاجاپور (۲۳) جبلپور (۲۴) بالاگھاٹ (۲۵) چھندواڑہ (۲۶) سیونی (۲۷) ساگر۔ (۲۸) منڈلا (۲۹) دموہ (۳۰) نرسنگھ پور (۳۱) رائے پور (۳۲) بستر (جگدلپور) (۳۳) درگ (۳۴) بلاسپور (۳۵) رائے گڑھ۔ (۳۶) سرگوجا۔ (امبیکاپور) (۳۷) ریوہ (۳۸) سیدھی (۳۹) سننہ (۴۰) پنّا (۴۱) چھترپور (۴۲) ٹیکم گڑھ (۴۳) شہڈول۔

مشہور مقامات:- **بھوپال**۔ مدھیہ پردیش کی راجدھانی ہے۔ اور مدھیہ ریلوے کا ایک اہم جنکشن سٹیشن ہے۔ یہاں بجلی کی بھاری مشینیں بنانے کا بڑا کارخانہ بنایا گیا ہے۔

جبلپور:- دریائے نربدا کے شمالی کنارے پر ایک مشہور شہر ہے۔ اس کے نزدیک سنگ مرمر کی عظیم الشان چٹانیں ہیں۔ جبلپور میں کانچ کا سامان دریاں اور سوتی کپڑا بنایا جاتا ہے۔

پچ مڑھی:- یہ مہادیو کی پہاڑیوں پر صحت افزا مقام ہے۔

گوالیار:- یہ شمال میں ایک بڑا شہر اور تاریخی مقام ہے۔ یہ سابقہ مدھیہ بھارت کی راجدھانی رہا ہے۔ یہاں کا پہاڑی قلعہ اور خوبصورت مندر قابل دید ہیں۔

اندور:- یہ مشہور شہر سطح سمندر سے ۵۵۰ میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ یہاں قابل دید محلات اور خوبصورت مندر ہیں۔

مہو:- اندور کے قریب بڑی چھاونی ہے۔ **اجین:-** یہ شہر تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں علم النجوم کے مطالعہ کی مشہور رصدگاہیں اور خوبصورت مندر ہیں۔

ریوہ:- یہ مشہور شہر سابقہ وندھیہ پردیش کی راجدھانی رہا ہے۔ اب ڈویژن کا صدر مقام ہے۔ **پنّا:-** اس مقام کے قریب ہیروں کی کانیں ہیں۔

بھلائی:- یہ درگ ضلع میں واقع ہے۔ یہاں لوہے اور فولاد کا بڑا بھاری کارخانہ بنایا گیا ہے۔

سانچی کے ستوپ۔ کھجوراہو کے چٹانوں پر بت تراشی والے عجوبۂ روزگار مندر اور ودیشا کے غار مشہور ہیں۔

آبی و برقی منصوبے

(۱) دریائے چمبل پر گاندھی ساگر بند۔ جھالاواڑ ریلوے سٹیشن کے قریب (۲) تواہند:- دریائے نربدا کے معاون دریائے توا پر ہریاگڑھ ریلوے سٹیشن کے قریب۔ (۳) کوربا تھرمل پاور اسٹیشن

بہار

راجدھانی ـــ پٹنہ

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۵۶۳۳۲۲۴۶

رقبہ - ۱۷۴۰۰۸ مربع کلومیٹر

زبان ـــ ہندی

محل وقوع:۔ بہار بھارت کے مشرقی حصہ میں شمالی سرحد کے ساتھ کوہ ہمالیہ کی تلہٹی سے جنوب کی طرف واقع ہے۔ اس کے شمال کی جانب نیپال کا خود مختار ملک۔ مشرق کو پچھمی بنگال جنوب کی طرف اڑلیسہ اور مغرب کی جانب مدھیہ پردیش اور اتر پردیش ہیں۔

قدرتی خطے:۔ گنگا کا میدان۔ دریائے گنگا شمالی بہار کے میدانی خطہ کو دو حصوں میں منقسم کر دیتا ہے (ا) گنگا کے شمال کا میدان:۔ یہ زیادہ ہموار اور زرخیز ہے۔ اس میں گنڈک۔ بوڑھی گنڈک۔ باگ متی۔ کملا۔ تریگا۔ کوسی وغیرہ دریا بہتے ہیں۔ جو سب کے سب دریائے گنگا میں ملتے ہیں۔ دریائے کوسی میں ہر سال خطرناک طغیانی آتی ہے۔ جس سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ اب یہاں بڑے بڑے بند بنائے گئے ہیں۔ جن سے علاقہ کو طغیانی سے محفوظ رکھا جا سکے گا (ب) گنگا کے جنوب کا میدان۔ اسکی مٹی قدرے سخت ہے۔ ویسے یہ بھی کافی زرخیز میدان ہے۔ یہاں کی آب و ہوا قدرے خشک ہے۔ یہاں سون۔ پُن پُن۔ مورہر۔ پھلگو وغیرہ دریا ہیں جو دریائے گنگا کے معاون ہیں۔ اس خطہ میں کیمور۔ برابر۔ راج گری اور کھڑگ پور کی پہاڑیاں ہیں۔

۲۔ چھوٹا ناگپور کی سطح مرتفع:۔ یہ پہاڑی اور جنگلاتی علاقہ ہے۔ کم زرخیز ہے۔ جنگلات سے لکڑی دستیاب ہوتی ہے۔ معدنیات بہت ملتی ہیں۔ یہاں کوہ پارس ناتھ بہار کا سب سے اونچا پہاڑ ہے۔ دامودر۔ براکر۔ سبرن ریکھا۔ کھرکائی۔ جنوبی کوئل۔ اجے۔ کسائے اور سنکھ اس خطہ کے اہم دریا ہیں۔

بارش اور آب و ہوا:۔ خلیج بنگال سے آنے والی موسم گرما کی مون سون ہوائیں بہار کے شمالی و مشرقی حصوں میں خوب بارش کرتی ہیں۔ جنوبی اور مغربی حصوں میں بارش کم ہوتی ہے۔ کچھ بارش موسم سرما میں بھی ہو جاتی ہے۔ بہار میں سال بھر میں ۱۰۰ سے ۱۵۰ سینٹی میٹر تک بارش ہوتی ہے۔ شمالی بہار کی آب و ہوا قدرے معتدل ہے۔ جنوبی علاقوں میں گرمی کچھ زیادہ پڑتی ہے۔ شمال مشرق میں ضلع پورنیا میں ۲۰۰ سینٹی میٹر سالانہ سے بھی زیادہ بارش ہوتی ہے اسی وجہ سے وہاں کی آب و ہوا مضر صحت ہے۔

ضلعے:۔ (۱) پٹنہ (۲) گیا (۳) شاہ آباد (۴) مظفر پور (۵) دربھنگہ (۶) سارن (۷) چمپارن (۸) بھاگل پور (۹) سہرسہ (۱۰) مونگیر (۱۱) پورنیا۔ (۱۲) سنتھال پرگنہ (۱۳) رانچی (۱۴) پلاموں (۱۵) ہزاری باغ (۱۶) سنگھ بھوم (۱۷) دھنباد۔

زرعی پیداوار:۔ چاول۔ گیہوں۔ جو۔ چنا۔ گنا۔ مرچیں۔ تمباکو گنگا کے میدان میں کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ مکی۔ تیلوں کے بیج۔ دالیں تمام بہار میں پٹ سن مشرقی اضلاع مظفر پور۔ دربھنگہ۔ سارن اور چمپارن ضلعوں میں پھل۔ لاکھ رانچی میں چائے۔ جنوبی اضلاع میں۔ افیون سارن۔ چمپارن اور شاہ آباد کے اضلاع میں۔ ریشم بھاگل پور۔ مونگیر۔ سارن اور سنتھال پرگنہ میں زیادہ ہوتا ہے۔

معدنیات:۔ کوئلہ جھریا۔ گریڈیہہ۔ بوکارو۔ کرن پورہ۔ کتراس۔ رام گڑھ اور ہزاری باغ میں۔ لوہا سنگھ بھوم۔ دھنباد اور پلاموں کے اضلاع میں۔ ابرق ہزاری باغ مونگیر اور گیا میں۔ تانبا سنگھ بھوم۔ دھنباد۔ پلاموں اور ہزاری باغ کے اضلاع میں۔ سونا۔ چاندی۔ مینگنیز۔ کرومائیٹ۔ قلعی۔ چینی مٹی۔ سیسہ۔ چونا پتھر۔ گیرو۔ پلاٹینم۔ بوزائٹ۔ ریڈیم۔ سوڈا۔ شورہ۔ اور سلیٹ کا پتھر بھی کہیں کہیں پائے جاتے ہیں۔

مشہور مقامات:۔ پٹنہ بہار کی راجدھانی ہے۔ دریائے گنگا کے جنوبی کنارے پر پُن پُن اور گنگا کے مقام اتصال پر ہندوؤں کا متبرک مقام ہے۔ یہاں گول گھر سیکریٹیریٹ۔ ہائی کورٹ۔ گوردوارہ۔ خدا بخش خاں کی لائبریری۔ عجائب گھر وغیرہ قابل دید جگہیں ہیں۔ یہ شری گورو گوبند سنگھ جی کی جائے پیدائش ہونے کے ناطے سکھوں کا تیرتھ ہے۔ گیا ہندوؤں کا تیرتھ ہے۔ بودھ گیا بدھ مت کا متبرک تیرتھ ہے۔ جمشید پور اور ٹاٹا نگر میں لوہے اور فولاد کے بڑے بڑے کارخانے ہیں سندری میں مصنوعی کھاد بنانے کا بہت بڑا کارخانہ ہے جھریا میں کوئلے کی مشہور کانیں ہیں۔ دھنباد میں کانکنی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بوکارو میں بجلی اور فولاد کا سامان بنانے کے نئے کارخانے ہیں۔ موتی ہاری۔ سگولی۔ چھپرا۔ سیتامڑھی۔ مظفر پور۔ دربھنگہ۔ پورنیا۔ کٹیہار۔ ڈمکہ۔ بھاگل پور۔ مونگیر۔ آرا۔ بکسر۔ ڈالٹن گنج۔ پلاموں۔ ہزاری باغ۔ گریڈیہہ۔ رانچی۔ چائباسہ۔ دیگر اہم مقامات ہیں۔

بجلی پانی کے منصوبے:۔ ۱۔ کوسی بند۔ ہنومان نگر (ضلع سہرسہ) سے ۵ کلومیٹر اوپر بنایا گیا ہے۔ دریائے کوسی کی تباہ کن طغیانیوں کو روکنے کیلئے دونوں کناروں پر لمبے لمبے بند باندھے گئے ہیں۔

۲۔ وادیٔ دامودر کا منصوبہ:۔ تلیا بند کوڈرما ریلوے سٹیشن کے قریب کونار بند ہزاری باغ میں۔ پنچیت ہل بند دھنباد ضلع میں۔ بوکارو پاور ہاؤس۔ بوکارو کے قریب آگ سے چلنے والا بجلی گھر۔

۳۔ گنڈک بند ـــ ۴۔ میوراکشی بند (دریائے مور پر)

اڑلیسہ

رقبہ:- ۱۵۵,۸۶۰ مربع کلومیٹر

آبادی۔ یکم اپریل ۱۹۷۱ء:- ۲,۱۹,۳۴,۸۲۷

زبان - اڑیہ

محل وقوع:- اڑلیسہ راجیہ کے شمال کی طرف بہار۔ شمال مشرق کی طرف پچھمی بنگال۔ جنوب مشرق کی طرف خلیج بنگال۔ جنوب کی جانب آندھرہ پردیش اور مغرب کو مدھیہ پردیش ہے۔

سطح:- (۱) مشرقی ساحل کا میدان۔ اس میں تیرا ہمنی۔ بیترنی۔ دنش دھارا وغیرہ دریاؤں کی زیریں وادیاں اور زرخیز ڈیلٹے شامل ہیں۔

(۲) آب و ہوا:- گرم مرطوب۔ اوسط سالانہ بارش تقریباً ۱۵۰ سینٹی میٹر۔ مغرب کی طرف آب وہوا شدید ہوتی گئی ہے۔

نباتات:- مشرق میں ناریل اور سندری وغیرہ کے دلدلی نباتات کے جنگلات۔ مغربی سطح مرتفع پر سال وغیرہ کے مونسون خطے کے برگ افشاں درختوں کے جنگلات ہیں۔

زرعی پیداوار:- چاول اس راجیہ کی سب سے اہم فصل ہے۔ مکی۔ گنا۔ تمباکو اور پٹ سن کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔

معدنیات:- لوہا کیونجھر۔ بونئی۔ اور میور بھنج اور سمبلپور کے نزدیک ملتا ہے۔ پتھر کا کوئلہ تلچیر اور سمبلپور میں۔ بوزائٹ کالاہانڈی میں ملتا ہے۔ مینگنیز اڑلیسہ میں بھارت کی پیداوار کا ۲۰ فیصدی کے قریب ہوتا ہے۔

ہیراکڈ کثیر المقاصد منصوبہ:- سمبلپور ریلوے سٹیشن سے ۱۰ کلومیٹر دور مہاندی پر بڑا بھاری بند تعمیر کیا گیا ہے۔ دریائے سنکہ پر بھی ایک معاون بند بنایا گیا ہے۔

مہاندی ڈیلٹہ آبپاشی منصوبہ:- ضلع پوری میں دریائے مہاندی پر منڈالی گاؤں کے قریب ایک بند بنایا گیا ہے۔

ماچ کنڈ آبی برقی منصوبہ:- یہ ایک لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا کرے گا۔

راؤرکیلا فولاد کا کارخانہ:- سندری ضلع میں راؤرکیلا کے مقام پر فولاد کا بہت بڑا کارخانہ بنایا گیا ہے۔

دیگر صنعتیں:- سیمنٹ۔ کاغذ۔ پٹ سن۔ ریشم اور نباسپتی سازی کے کارخانے بھی ہیں۔ راج گنگ پور۔ برج راج نگر۔ کٹک اور سمبلپور اہم صنعتی مراکز ہیں سوتی کپڑے کے کارخانے بھی کھولے جا رہے ہیں۔ چمڑا کمانے اور رنگنے کا کام۔ ٹوکریاں بنانا۔ سونے چاندی کے باریک تار کا کام۔ زیورات بنانا اور دھات کا کام۔ اہم گھریلو صنعتیں ہیں۔ ماہی گیری بھی کئی لوگوں کا پیشہ ہے۔ بالوگام میں ماہی گیری کا ریسرچ سٹیشن بنا ہوا ہے۔

ضلعے

۱۔ کالاہانڈی۔ ۲۔ کوراپٹ۔ ۳۔ سمبلپور۔ ۴۔ بولانگیر۔ ۵۔ بودھ کھونڈ مال۔ ۶۔ گنجام۔ ۷۔ سندر گڑھ۔ ۸۔ ڈھینکانال۔ ۹۔ پوری۔ ۱۰۔ کیونجھر۔ ۱۱۔ کٹک۔ ۱۲۔ میوربھنج۔ ۱۳۔ بالیشور۔

مشہور شہر

بھُبنیشور اڑلیسہ کی راجدھانی ہے۔ یہاں تاریخی مندر ہے۔

کٹک۔ مہاندی ڈیلٹے کے سر پر بڑا شہر ہے۔ بھبنیشور سے تھوڑی ہی دور واقع ہے۔ یہ پہلے اڑلیسہ کی راجدھانی رہا ہے اور مشہور ریلوے سٹیشن ہے۔ یہ سونے چاندی کے باریک تار کے زیوروں کیلئے مشہور ہے۔

پوری (جگنناتھ) اہم بندرگاہ ہے۔ اور ہندوؤں کا متبرک تیرتھ ہے۔

پیرادیپ اور چاندبالی بندرگاہوں کو بہتر اور بڑی بنایا جا رہا ہے۔

راؤرکیلا میں فولاد کا بڑا کارخانہ ہے۔

برج راج نگر میں کاغذ۔ راج گنگ پور میں سیمنٹ۔ سمبلپور میں بیڑی سگریٹ اور برہمپور میں چمڑے کا سامان بنتا ہے۔

گجرات

راجدھانی - گاندھی نگر

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۲۶۶۸۷۱۸۶

رقبہ - ۱۸۷۰۹۱ مربع کلومیٹر

زبان - گجراتی

محل وقوع :- گجرات کے شمال کی جانب مغربی پاکستان (سندھ) اور راجستھان ہیں۔ مشرق کی طرف مدھیہ پردیش۔ جنوب کی جانب دادرا و نگر حویلی اور مہاراشٹر ہیں۔ اور مغرب کی طرف بحیرۂ عرب اور گوآ - دمن و دیو پردیش کے حصے دمن اور دیو۔

قدرتی حالات :- شمال مغرب میں رن کچھ دلدل ہے۔ مغرب میں سوراشٹر یا کاٹھیاواڑ کا جزیرہ نما تاڑ و ناریل کے درختوں کی جھالر سے مزین ہے۔ جسکے بیچ میں جنگلات سے ڈھکی گرنار کی پہاڑیاں ہیں۔ مشرقی حصہ میں سابرمتی۔ ماہی۔ نربدا اور تاپتی کی وادیاں ہیں۔ یہ دریا خلیج کھمبائیت میں جا گرتے ہیں یہیں کوہ وندھیاچل۔ ست پڑا۔ اور مغربی گھاٹ کے شروع کے حصے ہیں۔

آب وہوا :- سوراشٹر اور کچھ خشک ہیں۔ باقی حصوں میں موسم گرما کی بحیرۂ عرب کی مون سون ہوائیں کافی بارش کر دیتی ہیں۔ اور وہاں کی آب وہوا خوشگوار ہے۔

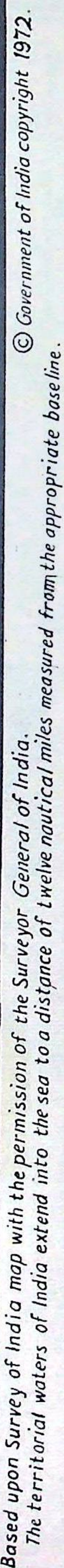
پیداوار :- گجرات کپاس پیدا کرنے والی مٹی کیلئے مشہور ہے۔ جوار۔ مکی۔ گیہوں۔ تمباکو۔ مونگ پھلی اور دیگر تیلوں کے بیج بھی پیدا ہوتے ہیں۔ گائے۔ بیل اور گھوڑے بہت ہوتے ہیں۔ **اہم معدنیات** مینگنیز۔ کانچ کی ریت۔ مٹی کا تیل اور چینی مٹی ہے۔ خلیج کھمبائت اور کچھ کے کنارے سمندر کے پانی کو خشک کر کے نمک تیار کیا جاتا ہے۔ مچھلیاں بھی پکڑی جاتی ہیں۔

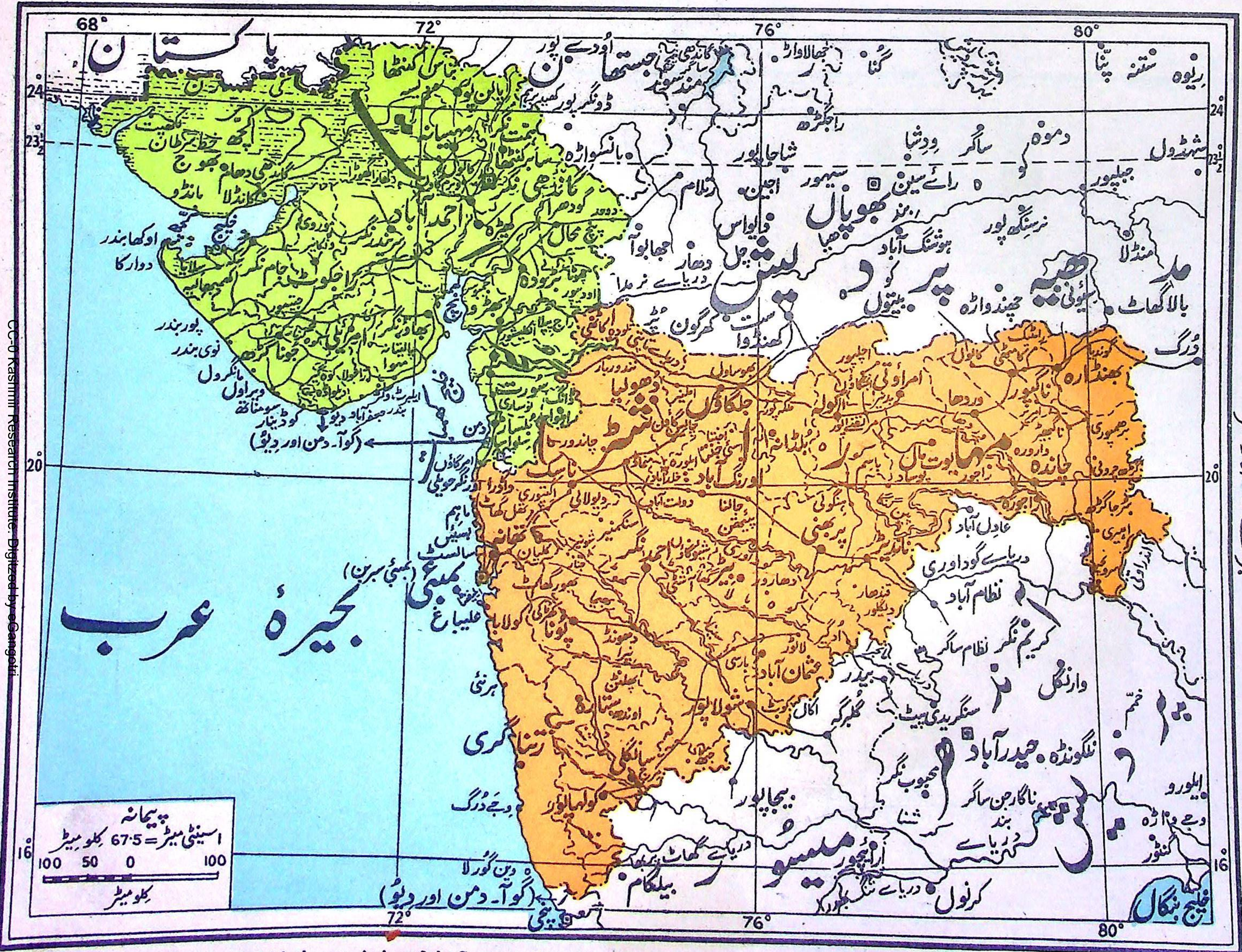
اضلاع :- (۱) کچھ (بھوج) (۲) جام نگر (۳) راجکوٹ (۴) جوناگڑھ (۵) امریلی (۶) بھاؤنگر (۷) سریندرنگر (۸) بناس کنٹھا (پالن پور) (۹) مہسانہ (۱۰) سابر کنٹھا (ہمت نگر) (۱۱) احمد آباد (۱۲) کھیڑہ (۱۳) بڑودہ (۱۴) پنچ محال (گودھرا) (۱۵) بھڑوچ (۱۶) سورت (۱۷) ڈانگ (اہوا) (۱۸) بلساڑ (۱۹) گاندھی نگر۔

صنعت وحرفت :- احمد آباد میں سوتی کپڑے کی ملیں ہیں۔ دوائیاں۔ رنگ سیمنٹ۔ شیشہ اور اونی کپڑے کے کارخانے ہیں۔ ویراول میں ریعن (مصنوعی ریشم) کا کارخانہ ہے۔ جام نگر اور بھاؤنگر میں جہاز بنانے کے کارخانے ہیں۔ سلایا میں ایلومینیم کا کارخانہ ہے۔ بناسپتی تیل تیار کرنا ہتھ کرگھا۔ ڈیری فارمنگ اور سمندری نمک تیار کرنا گجرات کے اہم دھندے ہیں۔ گجرات نمک سازی کی صنعت میں بھارت میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔

آبی وبرقی منصوبے :- (۱) کاکڑا پارہ بند سورت سے ۸ کلومیٹر مشرق کو دریائے تاپتی پر (۲) ماہی بند (۳) نربدا بند (۴) اوکائی بند (۵) شتروجی (پالیٹانہ) (۶) ونتی واڑہ (بناس)

اہم مقامات :- احمد آباد راجدھانی رہا ہے۔ بہت بڑا شہر ہے۔ یہاں سوتی کپڑے کے کارخانے ہیں۔ اس کے قریب ہی گاندھی نگر نئی راجدھانی بن گئی ہے۔ سورت :- یہاں سوتی اور ریشمی ساڑیاں اور زری تیار ہوتی ہے۔ کانڈلا :- بہت بڑی بندرگاہ بنائی جا رہی ہے۔ یہ بمبئی بندرگاہ کا ہاتھ بٹائیگی۔ گاندھی دھام :- ضلع کچھ میں کانڈلا کے قریب نیا بسایا گیا شہر ہے۔ بڑودہ :- اہم ریلوے جنکشن ہے۔ سومناتھ :- تیرتھ اور تاریخی مندر ہے۔ اوکھا :- پوربندر۔ ویراول اور بھاؤنگر بندرگاہیں ہیں۔ پالیٹانہ :- مندروں کا شہر ہے۔ یہاں ۸۶۳ مندر ہیں۔ دوارکا :- بہت بڑا تیرتھ ہے۔ یہ بھگوان کرشن کی راجدھانی رہا ہے۔ سمندر کے کنارے اوکھا کے نزدیک واقع ہے۔


© Government of India copyright 1972.
Based upon Survey of India map with the permission of the Surveyor General of India.
The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate baseline.



Based upon Survey of India map with the permission of the Surveyor General of India.

The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

راجدھانی ۔ بمبئی آبادی ۔ یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۵۰۳، ۳۵، ۴۹۲

مہاراشٹر

رقبہ ۔ ۷،۲۶۹،۳۰۷ مربع کلومیٹر زبان ۔ مراٹھی

محل وقوع:۔ مہاراشٹر کے شمال کی طرف گجرات ۔ دادرا و نگرحویلی اور مدھیہ پردیش ۔ مشرق کو مدھیہ پردیش اور آندھرا پردیش ۔ جنوب کی جانب میسور اور گوآ دمن و دیو کا حصہ گوآ نیز مغرب کو بحیرہ عرب ہے ۔

قدرتی حالات:۔ اس راجیہ کا بہت سا حصہ سطح مرتفع دکن اور مغربی گھاٹ سے بنا ہے ۔ مغربی گھاٹ اور بحیرۂ عرب کے درمیان مغربی ساحل کا تنگ سا میدان ہے ۔ جسے کونکن کہتے ہیں ۔ دریائے گوداوری اور دریائے کرشنا خلیج بنگال کی طرف بہتے ہیں ۔ مراٹھواڑہ اور ودربھ کالی مٹی کا نہایت زرخیز علاقہ ہے ۔

آب وہوا:۔ اس راجیہ کی آب وہوا عام طور پر خوشگوار ہے ۔ مغربی گھاٹ اور ناگپور کے علاقوں میں کافی بارش ہوجاتی ہے ۔ یہ بارش موسم گرما کی مون سون ہواؤں کی طفیل ہوتی ہے ۔

پیداوار:۔ ودربھ کے کالی مٹی کے علاقہ میں کپاس ۔ گیہوں ۔ چاول ۔ تمباکو ۔ تیلوں کے بیج اور جوار ۔ باجرہ کی پیداوار ہوتی ہے ۔ پہاڑی جنگلات میں آبنوس اور ساگوان کے درخت بہت ہوتے ہیں ۔ اور ساحل کے ساتھ ساتھ ناریل کے درخت ہوتے ہیں ۔ ودربھ میں مینگنیز اور لوہے کی کانیں ہیں ساحل کے ساتھ ساتھ نمک تیار کیا جاتا ہے ۔ سمندر سے مچھلیاں بھی پکڑی جاتی ہیں ۔

اضلاع

۱ ۔ بمبئی کلاں ۔ ۲ ۔ تھانہ ۔ ۳ ۔ کولابہ ۔ ۴ ۔ رتناگری ۔ ۵ ۔ ناسک ۔ ۶ ۔ دھولیہ ۔ ۷ ۔ جلگاؤں ۔ ۸ ۔ احمدنگر ۔ ۹ ۔ پونا ۔ ۱۰ ستارہ ۔ ۱۱ ۔ سانگلی ۔ ۱۲ ۔ شولاپور ۔ ۱۳ ۔ کولہاپور ۔ ۱۴ ۔ اورنگ آباد ۔ ۱۵ ۔ پربھنی ۔ ۱۶ ۔ بیڑ ۔ ۱۷ ۔ ناندیڑ ۔ ۱۸ ۔ عثمان آباد ۔ ۱۹ ۔ بلڈانہ ۔ ۲۰ ۔ اکولہ ۔ ۲۱ ۔ امراوتی ۔ ۲۲ ۔ یوت محل ۔ ۲۳ ۔ وردھا ۔ ۲۴ ۔ ناگپور ۔ ۲۵ ۔ بھنڈارہ ۔ ۲۶ ۔ چاندہ ۔ ۲۷ ۔ راجورہ ۔

صنعت وحرفت:۔ سوتی کپڑے کے کارخانے زیادہ تر بمبئی ۔ شولاپور اور ناگپور میں ہیں ۔ علاوہ ازیں اونی ریشمی کپڑا ۔ دوائیاں ۔ رنگ ۔ بجلی اور ریڈیو کا سامان ۔ زرعی اوزار ۔ ڈیزل انجن ۔ بائیسکل ۔ موٹر کاریں ۔ جہاز ۔ نمک ۔ کھاد ۔ سیمنٹ ۔ کانچ کا سامان ۔ کاغذ ۔ بناسپتی ۔ صابن اور پلاسٹک کی اشیاء اور کھیلوں کا سامان بنانے کے کارخانے ہیں ۔

آبی وبرقی منصوبے:۔ ۱ ۔ ٹاٹا ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ (مغربی ساحل پر بمبئی سے مشرق کی جانب) (۲) کوئنا بند (شمالی ستارہ میں دیش کھواڑی کے مقام پر) (۳) نیا کھرک وسلا ۔

اہم مقامات

بمبئی ۔ راجدھانی اور بہت بڑا شہر نیز بھارت کی عظیم ترین قدرتی بندرگاہ ہے یہاں پر سوتی اونی ریشمی کپڑا ۔ دوائیاں ۔ کانچ کا سامان اور کئی دیگر اشیاء تیار کرنے کے کارخانے ہیں ۔

ناگپور کے سنگترے مشہور ہیں ۔ یہاں سوتی کپڑا ۔ کاغذ ۔ سگریٹ ۔ دیاسلائی ۔ اور ربڑ کا سامان بنانے کے کارخانے ہیں ۔

پونا ۔ مغربی گھاٹ پر صحت افزا مقام ہے ۔ چھاؤنی اور موسمی رصدگاہ (Observatory) ہے ۔ یہاں سوتی کپڑا ۔ بناسپتی ۔ کاغذ ۔ کانچ چینی کے برتن اور کھانڈ بنانے کے کارخانے ہیں ۔

اجنتا اور ایلورا کے غار مشہور ہیں ۔ **رتناگری** ۔ بندرگاہ ہے ۔

ناسک ۔ یہاں پر کاغذ بنانے کا کارخانہ اور سرکاری چھاپہ خانہ ہے ۔

شولاپور ۔ اس جگہ سوتی اور ریشمی کپڑا اور کھانڈ بنانے کے کارخانے ہیں ۔

کولہاپور ۔ یہاں دیاسلائی ۔ سوتی کپڑا ۔ ریشمی کپڑا ۔ اور کھانڈ بنانے کے کارخانے ہیں ۔

اورنگ آباد ۔ چھاؤنی ہے ۔ یہاں کا قلعہ اور شہنشاہ اورنگ زیب کا مقبرہ مشہور ہے ۔ یہاں خوبصورت ساڑیاں بنتی ہیں ۔

آندھرا پردیش

رقبہ ۲۷۵۲۴۴ مربع کلومیٹر

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء
۴۳۲۹۴۹۵۱
زبان - تلگو

سطح:- مشرقی حصہ ساحلی میدان ہے جس میں دریائے گوداوری اور کرشنا کے ڈیلٹے ہیں۔ اور متعدد چھوٹے چھوٹے دریا شلاً ونش دھارا - لانگولیا - گنڈلا کما اور پینیر اس میں سے بہتے ہیں۔ میدان سے پرے مشرقی گھاٹ کی پہاڑیاں ہیں اور سطح مرتفع دکن کا چٹانی علاقہ ہے جو سطح سمندر سے ۱۵۰ سے ۶۰۰ میٹر تک اونچا ہے۔

آب وہوا:- گرم مرطوب ہے۔ سالانہ بارش تقریباً ۱۰۰ سینٹی میٹر ہے۔

نباتات:- ساگوان اور روز ووڈ کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

حیوانات:- باگھ - چیتا - ہرن - بھینسا - بیل -

زرعی پیداوار:- چاول - گنا - مونگ پھلی - ارینڈی وغیرہ تیلوں کے بیج - تمباکو (بھارت میں سب سے زیادہ) لال مرچ اور کپاس کی کاشت زیادہ ہوتی ہے سریکا کولم ضلعے میں پٹ سن کی کاشت کی جاتی ہے۔

معدنیات:- کوئلہ - سنگرینی - کوٹھا گوڈیم - تاندور اور دریائے گوداوری کے ڈیلٹے میں ملتا ہے۔ لوہا - گریفائٹ - ابرق - یورینیم (نلور میں) مینگنیز اور تانبا مختلف مقامات پر پائے جاتے ہیں۔ نمک ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ سمندر کے پانی سے حاصل کیا جاتا ہے۔

ماہی گیری:- ساحل سمندر کے قریب کے مقامات میں ماہی گیر لوگ سمندر سے مچھلیاں پکڑتے ہیں۔ وساکھاپٹنم اور مسولی پٹنم ماہی گیری کے بڑے اڈے ہیں۔

دریائی وادیوں کے منصوبے:- ۱- کرشنا بند منصوبہ (ناگ ارجن ساگر بند) ۲- رولا پاڈو بند (دوسرا مرحلہ) ۳- رام گنڈم ۴- رہیم ڈرینج منصوبہ (۵) نظام ساگر (۶) اپر پنار منصوبہ (۷) بھیرونتیپا منصوبہ (۸) ماچ کنڈ منصوبہ (۹) تنگ بھدرا آبی برقی منصوبہ۔

صنعت و حرفت

وساکھاپٹنم (ہندوستان شپ یارڈ) میں جہاز بنتے ہیں۔ راجہ مندری اور شو پور میں کاغذ۔ گڈورمیں چینی مٹی کے برتن۔ ترو پتی میں کاغذ اور بھوسہ۔ وساکھاپٹنم میں کالٹیکس آئل ریفائنری (مٹی کا تیل صاف کرنے کا کارخانہ) ہے۔ کوٹھا گوڈیم اور وساکھاپٹنم میں کھاد کے کارخانے ہیں۔ حیدرآباد میں سنتھیٹک دوائیوں کا کارخانہ ہے

راجدھانی:- حیدرآباد بہت بڑا خوبصورت شہر ہے۔ نظام حیدرآباد کا دارالحکومت رہا ہے۔ یہاں سگریٹ سازی اور سوتی کپڑے کے کارخانے ہیں۔ یہاں کے لکڑی کے کھلونے اور بدری کے کام والے گلدان وغیرہ مشہور ہیں۔ حیدرآباد کا چار مینار - گولکنڈہ کا قلعہ اور سالار جنگ کا عجائب خانہ قابل دید ہیں۔

ضلعے:- (۱) سریکا کولم (۲) وساکھاپٹنم (۳) مشرقی گوداوری (کاکی ناڈہ) (۴) مغربی گوداوری (ایلورو) (۵) کرشنا (مسولی پٹم) (۶) گنٹور (۷) اونگول (۸) نلور (۹) چتور (۱۰) کڈپہ (۱۱) اننت پور (۱۲) کرنول (۱۳) محبوب نگر۔ (۱۴) حیدرآباد (۱۵) میدک (۱۶) نظام آباد (۱۷) عادل آباد (۱۸) کریم نگر (۱۹) ورنگل (۲۰) کھمم (۲۱) نلگونڈہ۔

میسور

رقبہ ۔ ۱۹۱۷۵۷ مربع کلومیٹر

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۲۹۲۲۶۳۳۴۸

زبان ۔ کنا ڑی

سطح :۔ یہ راجیہ لہروں کی طرح اونچا نیچا سطح مرتفع کا علاقہ ہے۔ اس کی سطح سمندر سے اوسط اونچائی ۶۰۰ میٹر ہے۔ مغربی حصہ میں جسے "مال ناڈ" کہتے ہیں، مغربی ساحلی میدان اور مغربی گھاٹ کے پہاڑ ہیں۔ بنگلور کا سلسلۂ کوہ جو شرقاً غرباً واقع ہے۔ اس راجیہ کو دو حصوں میں منقسم کرتا ہے اور فاصل آب کا کام کرتا ہے۔ مشرقی حصہ میدانی ہے۔

آب و ہوا :۔ مغرب میں "مال ناڈ" کا علاقہ ٹھنڈا اور مرطوب ہے۔ مشرقی حصہ میں بارش کم ہوتی ہے۔ اور آب و ہوا شدت پسند ہے۔ زیادہ بارش بحیرۂ عرب کی مون سون ہواؤں سے ہوتی ہے۔ اپریل اور مئی کے مہینوں میں بھی بارش ہوتی ہے۔

پیداوار :۔ ساگوان۔ روز وڈ اور صندل کے جنگلات بہت پائے جاتے ہیں۔ مغربی گھاٹ کی ڈھلانوں پر قہوہ۔ چائے۔ سپاری۔ ربڑ اور الائچی کی اور میدان میں چاول۔ جوار۔ باجرہ۔ گنا۔ کپاس۔ تیلوں کے بیج اور پان کی کاشت کی جاتی ہے۔ ساحلی علاقوں میں سمندر سے مچھلیاں پکڑتے ہیں۔ کولار اور ہتی میں سونے کی کانیں ہیں۔ مینگنیز۔ لوزائٹ۔ چونے کا پتھر۔ لوہا۔ چینی مٹی۔ ابرق۔ میگنیسائٹ اور کرومائٹ بھی پائے جاتے ہیں۔

صنعت و حرفت :۔ لوہے اور فولاد کے کارخانے۔ بھدراوتی۔ سیمنٹ کے کارخانے۔ بھدراوتی۔ شاہ باد۔ کاغذ بنانے کے کارخانے بھدراوتی دیاسلائی بنانے کے کارخانے۔ شموگہ۔ سوتی۔ اونی اور ریشمی کپڑے کے کارخانے۔ بنگلور میسور۔ صابن اور صندل کا تیل بنانے کے کارخانے۔ بنگلور۔ ہوائی جہاز بنانے کا کارخانہ۔ بنگلور ٹیلی فون۔ بجلی۔ ریڈیو اور مشینی اوزار بنانے کے کارخانے۔ بنگلور۔ علاوہ ازیں چینی۔ دوائیاں۔ کھاد پتھر کے برتن اور پائپ اور بناسپتی بنانے نیز چمڑا رنگ کے کارخانے ہیں۔

ضلعے :۔ (۱) بنگلور (شہری) (۲) بنگلور (دیہاتی) (۳) تمکور (۴) چتر ڈرگ (۵) کولار (۶) بلاری (۷) میسور (۸) جنوبی کناڑا (منگلور) (۹) کورگ (۱۰) حسن (۱۱) شموگہ (۱۲) چکمنگلور (۱۳) مانڈیا (۱۴) بیلگام (۱۵) بیجاپور (۱۶) شمالی کناڑا (کاروار) (۱۷) دھاڑواڑ (۱۸) گلبرگہ (۱۹) بیدر (۲۰) رائچور۔

مشہور شہر :۔ بنگلور۔ میسور کی راجدھانی۔ یہاں اونی و ریشمی کپڑا۔ پلاسٹک کا سامان۔ چمڑے کا سامان۔ ربڑ کا سامان۔ صندل کا تیل۔ پاور الکوحل۔ دیاسلائی۔

میسور :۔ دریائے کاویری کے جنوبی کنارے ایک خوبصورت شہر ہے۔ محلات و باغات قابل دید ہیں۔

منگلور :۔ مغربی ساحل پر مشہور بندرگاہ ہے۔

آبی برقی سٹیشن ۔ شیوسمدرم ۔ ۲ شمسہ ۳ ۔ مہاتما گاندھی پاور سٹیشن (آبشار جوگ)

آبپاشی اور بجلی کے نئے منصوبے (۱) ٹنگ بھدرا منصوبہ (۲) منصوبہ بھدرا (تکا دیلی) (۳) شیرادتی بجلی گھر کا منصوبہ۔

تامل ناڈو

رقبہ ۱۲۹۹۶۶ مربع کلومیٹر

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء
۴۱۱۰۳۱۲۵
زبان ۔ تامل

سطح:- تامل ناڈو راجیہ میں دریائے کاویری کے ڈیلٹے والا ساحلی میدان ہے اور مغرب میں سخت پہاڑی علاقہ ہے جو سطح سمندر سے تقریباً ۶۰۰ میٹر اونچا ہے۔ شمال مغرب میں نیل گری کی خوبصورت پہاڑیاں سطح سمندر سے تقریباً ۲۰۰۰ میٹر بلند ہیں۔

آب وہوا:- خطہ استوا کے قرب کے باعث یہ عموماً گرم ومرطوب علاقہ ہے۔ اکتوبر سے دسمبر تک بارش زیادہ ہوتی ہے۔

پیداوار:- شیشم ۔ ساگوان ۔ چندن ۔ سنکونا اور ربڑ وغیرہ کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ چاول ۔ کپاس ۔ مونگ پھلی ۔ تمباکو ۔ گنا ۔ چائے ۔ قہوہ ۔ اہم زرعی پیداوار ہے۔

معدنیات:- ابرق چونے کا پتھر ۔ بوزائٹ ۔ تھوریم (ضلع کنیا کماری میں) اور جپسم یا سیلکھڑی ۔ کچھ کوئلہ اور لوہا ۔ مٹی کا تیل ملنے کی بھی امید ہے۔ نمک ساحلی علاقہ میں سمندر کے پانی سے حاصل کیا جاتا ہے۔

صنعت وحرفت:- سوتی کپڑے کے کارخانے ۔ کوئمبتور ۔ مدورائی ۔ رام ناد ۔ تروچیراپلی اور مدراس میں ہیں۔ انجینیرنگ اور سگریٹ سازی کے کارخانے مدراس میں ہیں ۔ دیاسلائی بنانے کے کارخانے رام ناد اور ترونیل ویلی میں ہیں ۔ علاوہ ازیں چمڑا رنگنے ۔ جوتے وغیرہ چمڑے کا سامان بنانے ۔ جرابیں ۔ بنیانیں بنانے ۔ ریشمی اور اونی کپڑا بننے ۔ لوہے اور فولاد کا سامان بنانے ۔ کھاد بنانے ۔ تیل نکالنے اور بناسپتی سازی ۔ دوائیاں بنانے ۔ کھانڈ بنانے ۔ دیاسلائی بنانے ۔ چینی وکانچ کا سامان بنانے کاغذ سازی ۔ صابن سازی وغیرہ کے متعدد کارخانے ہیں۔

ضلعے:- (۱) مدراس (۲) چنگل پٹ (سیدا پیٹ یا ننزنم) (۳) شمالی ارکاٹ (ویلور) (۴) جنوبی ارکاٹ (کڈلور) (۵) دھرم پوری ۔ (۶) سلیم (۷) کوئمبتور (۸) نیلگری (اوٹاکمنڈ) (۹) مدورائی (۱۰) تروچیراپلی (۱۱) تنجاؤر (۱۲) رام ناتھ پورم (۱۳) ترونیل ویلی (پالین کوٹے) (۱۴) کنیاکماری (ناگر کوئل)

مشہور شہر:- مدراس اس راجیہ کی راجدھانی اور بڑا شہر ہے ۔ بھارت کی تیسرے نمبر کی اہم بندرگاہ ہے ۔ یہاں مونگ پھلی کا تیل چمڑے کا سامان ۔ سگریٹ اور سوتی کپڑا بنانے کے کارخانے ہیں ۔ انجینیری کی صنعتیں بھی یہاں بہت ہیں ۔ مدراس سے سوتی کپڑا تیلوں کے بیج ۔ کھالیں چمڑا اون اور مینگنیز باہر بھیجتے ہیں ۔ مدراس کے قریب پیرمبور میں ریل گاڑی کے ڈبے بنانے کا بہت بڑا کارخانہ ہے۔

مدورائی:- یہاں پیتل کے برتن اور ململ بنتی ہے ۔ نیز لکڑی پر کھدائی کا کام ہوتا ہے۔

تروچیراپلی:- یہاں پر سگار (چُرٹ) اور زیور جواہرات بنتے ہیں۔

رام ناد:- ترونیل ویلی اور پالین کوٹے (پالم کوٹہ) میں دیاسلائی اور سوتی کپڑا بنانے کے کارخانے ہیں ۔ اوٹاکمنڈ (اوٹی) نیلگری پہاڑیوں میں خوبصورت صحت بخش مقام ہے۔ **شِواکاشی:-** یہاں آتشبازی اور دیاسلائی بنانے نیز خوبصورت تصویریں وکلنڈر چھاپنے کے کارخانے ہیں۔

برقی منصوبے:- ۱۔ لوئر بھوانی بند ۲۔ کنڈا بند ۳۔ پیریار بند ۴۔ مقرب کو بہنے والے دریاؤں کا رخ بدلنے کے منصوبے ۵ میٹور بند ۶ پی کارہ بند ۷ پاپناسم بند

کیرل

رقبہ ۳۸۸۶۹ مربع کلومیٹر

آبادی یکم اپریل سنہ ۱۹۷۱ء ۲۱۲۸۰۳۹۷

زبان — ملیالم

محل وقوع:- کیرل بھارت کے جنوب میں جزیرہ نمائے دکن کے مغربی ساحل کا جنوبی حصہ ہے۔ اس کے مشرق کو تامل ناڈو۔ شمال کی طرف میسور اور مغرب کی جانب بحیرہ عرب ہے۔ جنوبی سرا تقریباً راس کماری تک پہنچتا ہے۔

سطح:- اس راجیہ کا بیشتر حصہ ساحلی میدان ہے۔ مشرق میں مغربی گھاٹ کی پہاڑیاں ہیں جن کی سب سے اونچی چوٹی "انامڑی" اس راجیہ میں ہے۔ متعدد چھوٹی چھوٹی ندیاں مغربی گھاٹ کی پہاڑیوں سے نکل کر بحیرۂ عرب میں جا گرتی ہیں۔ ان میں دریائے پیریار زیادہ اہم ہے۔ رقبہ کے اعتبار سے اس راجیہ کا ساحل بہت بڑا ہے۔ اور ساحل کے قریب سمندر کا کچھ حصہ جھیل نما شکل میں خشکی سے گھرا ہوا لیکن سمندر سے ملا ہوا ہے۔ اسے کوچین کے بیک واٹرز کہتے ہیں۔

آب و ہوا:- یہ راجیہ خط استوا کے نزدیک اور ساحل سمندر پر واقع ہے۔ یہاں تقریباً سارا سال یکساں گرم مرطوب آب و ہوا رہتی ہے۔ بارش بہت ہوتی ہے۔ سال بھر میں ۱۵۰ سینٹی میٹر سے ۷۵۰ سینٹی میٹر تک ہو جاتی ہے۔

پیداوار:- پہاڑی حصوں میں استوائی خطہ کے سدابہار جنگلات (ساگوان۔ آبنوس۔ روز وُڈ۔ بلیک وڈ وغیرہ) پائے جاتے ہیں۔ ساحل کے میدان میں ناریل کے درخت اور چاول کی کاشت ہوتی ہے۔ پہاڑیوں پر ادرک اور الائچی کی پیداوار ہوتی ہے۔ ربڑ۔ قہوہ۔ سنکونا۔ چائے۔ کالی مرچ اور کاجو کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ کیرل میں بھارت کی ناریل کی کل پیداوار کا تقریباً دو تہائی حصہ ہوتا ہے "کیرل" لفظ کا مطلب ہی ہے "ناریل کا دیش"۔ یہاں بھارت کی ربڑ کی پیداوار کا تقریباً ۹۰ فیصدی حصہ ہوتا ہے لیکن اناج میں یہ راجیہ گھاٹے میں ہے۔ اور ہر ماہ اسے ۵۵۰۰۰ ٹن چاول باہر سے منگوانا پڑتا ہے۔ یہاں ماہی گیری کا پیشہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔

معدنیات:- اس راجیہ میں معدنیات بھی بہت پائی جاتی ہیں۔ المینائٹ جس سے ٹائیٹینیم آکسائیڈ حاصل ہوتا ہے۔ اور مونیزائیٹ جس سے تھوریم دستیاب ہوتا ہے۔ ساحل سمندر پر ریت کی شکل میں افراط سے پائے جاتے ہیں۔ یہ معدنیات ایٹمی طاقت حاصل کرنے کیلئے مستعمل ہوتی ہیں۔

ذرائع آمد و رفت:- کیرل میں ریلوں سڑکوں اور نہروں کے ذریعے آمد و رفت بہت آسان ہے۔ کوچین سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔

ترقی:- ناگالینڈ کو چھوڑ کر کیرل بھارت کا سب سے چھوٹا راجیہ ہے۔ لیکن اس کی آبادی سب سے گنجان ہے یعنی ۵۰۰ سے زیادہ اشخاص فی مربع کلومیٹر۔ تعلیمی حالت بہت اچھی ہے ۶۰ء۴ فیصدی لوگ پڑھے لکھے ہیں۔ ۹۶ فیصدی اشخاص ملیالم بولنے والے ہیں۔

صنعت و حرفت:- یہ راجیہ صنعت و حرفت میں بہت ترقی یافتہ ہے۔ بجلی سستی اور بہتات سے دستیاب ہو جاتی ہے۔ اور مزدور تعلیم یافتہ ہیں۔ چینی کے برتن بجلی کا سامان۔ دوائیاں۔ ربڑ کا سامان۔ پلائی وُڈ اور مچھلی کے تیل کے کارخانے ہیں۔ الوائے میں کھاد اور دوائیاں بنانے کے کارخانے۔ پیرمبور میں نقلی ریشم (ریون) کا کارخانہ ترِوِنت پورم (ترلوپندرم) میں ٹائیٹینیم کا کارخانہ اور تھمولا میں سیمنٹ۔ چینی اور دوائیوں کے کارخانے قابل ذکر ہیں۔ کیرل میں ناریل کے ریشے اور تاڑ کے پتوں پر منحصر گھریلو دستکاری بہت ترقی پر ہے۔ یہاں رسے۔ چٹائیاں۔ پرس۔ ٹوکریاں اور دیگر زیبائشی سامان بناتے ہیں۔

پیریار ہائیڈرو الیکٹرک منصوبہ:- کوٹایم ریلوے سٹیشن سے تقریباً ۸۰ کلومیٹر مشرق کو دریائے پیریار پر ۳۰ میٹر اونچا بند بنا کر ۱۱۵۰۰۰ کلوواٹ بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

آبپاشی کے دیگر منصوبے:- ۱۔ ملمپوزا منصوبہ (۲) ولایر ریزروائر منصوبہ (۳) منگلم ریزروائر منصوبہ (۴) پیچی منصوبہ (۵) چالاکوڈی منصوبہ (۶) ماژانی منصوبہ (۷) کنّاناڈ منصوبہ (۸) نیّر منصوبہ (۹) شیراکوژی منصوبہ (۱۰) میَنکارہ منصوبہ۔

ضلعے:- (۱) کنّانور (۲) کوژی کوڈ (کالی کٹ) (۳) پال گھاٹ (۴) ملاپورم (۵) تریچور (۶) ایرناکولم (۷) کوٹایم (۸) ایلپی (۹) کولم (کوئلن) (۱۰) ترِوِنت پورم (ترلوپندرم)

مشہور شہر:- ترِوِنت پورم کیرل کی راجدھانی۔ خوبصورت شہر اور بندرگاہ ہے۔ تعلیم اور صنعت و حرفت کا مرکز ہے۔ یہاں ٹائیٹینیم فیکٹری ہے۔ ربڑ کا سامان دیا سلائی اور سوتی کپڑا بننے کے کارخانے بھی ہیں۔ کوژی کوڈ (کالی کٹ) اور کوچین اہم بندرگاہیں ہیں۔ ایرناکولم۔ ایلپی۔ کولم۔ الوائے۔ کوٹایم۔ تریچور اور کنّانور دیگر اہم مقامات ہیں۔

پچھمی بنگال

راجدھانی - کلکتہ

رقبہ - ۸۷۶۷۶ مربع کلومیٹر

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۴۴۴۴۰۰۹۵

زبان بنگالی

محل وقوع:- پچھمی بنگال دریائے گنگا کے ڈیلٹے سے لیکر کوہ ہمالیہ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے شمال کی طرف سکم اور بھوٹان ہیں۔ مشرق میں آسام اور بنگلہ دیش (مشرقی بنگال)، جنوب کی طرف خلیج بنگال اور مغرب کی جانب اڑیسہ۔ بہار اور نیپال ہیں۔

سطح:- شمال میں دارجیلنگ اور جلپئی گوڑی پہاڑی علاقہ ہے۔ باقی تمام ہموار میدان ہے جس میں متعدد دریا اور ندی نالے ہیں۔ گنگا۔ ہگلی۔ دامودر۔ روپ نارائن اور تیستا اہم دریا ہیں۔ یہ علاقہ بیشتر دریائے گنگا کے عظیم ڈیلٹے کا ایک حصہ ہے۔ اس میں گنگا کی بے شمار شاخیں ہیں۔ خلیج بنگال کے ساحل کے ساتھ ساتھ سندربن نام کا دلدلی علاقہ ہے

آب وہوا:- مغربی بنگال میں گرمی بہت ہوتی ہے اور بارش بھی خوب ہوتی ہے۔ شمالی پہاڑی حصہ قدرے سرد ہے۔ اور یہاں بارش بہت ہوتی ہے۔

پیداوار:- چاول۔ پٹ سن۔ تمباکو۔ گنا۔ نیل۔ تیلوں کے بیج۔ چائے اور قہوہ اہم زرعی پیداوار ہے۔ شہتوت کے درخت ہوتے ہیں جن کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔ آسنسول اور رانی گنج کے قریب کوئلے اور لوہے کی کانیں ہیں۔ دارجیلنگ کے قریب تانبا پایا جاتا ہے۔

صنعت وحرفت:- مغربی بنگال صنعت وحرفت میں کافی ترقی یافتہ ہے۔ بڑی بڑی صنعتیں حسب ذیل ہیں۔

لوہے اور فولاد کا سامان:- آسنسول۔ کلٹی۔ ہیراپور۔ بیلور۔ درگاپور۔ چترنجن (ریل کے انجن)

انجینیرنگ:- کلکتہ اور آسنسول۔ پٹ سن کی بوریاں وغیرہ۔ ہگلی کا صنعتی علاقہ۔ دونوں کناروں پر بہت سے کارخانے ہیں۔

سوتی کپڑا:- ہوڑہ۔ سیرام پور۔ کلکتہ۔ جرابیں۔ بنیانیں:۔ کلکتہ۔ ریشمی کپڑا:۔ کلکتہ۔ مرشد آباد۔

کاغذ:- ٹیٹاگڑھ۔ رانی گنج۔ سیرام پور۔ نیہاٹی۔ کانکنارہ۔

انگریزی دوائیاں:- کلکتہ۔ چوبیس پرگنہ ــ مٹی کا تیل صاف کرنے کا کارخانہ:- کلکتہ میں مٹی کے تیل کیلئے چھان بین ہو رہی ہے۔

اضلاع:- (۱) ۲۴ پرگنہ (علی پور) (۲) کلکتہ (۳) ہوڑہ (۴) ہگلی (چنسورہ) (۵) میدنی پور (۶) بردوان (۷) بنکوڑا (۸) پرولیا (۹) بیربھوم (۱۰) ندیا (کرشن نگر) (۱۱) مرشد آباد (۱۲) مالدہ (۱۳) مغربی دیناج پور (بالور گھاٹ) (۱۴) جلپئی گوڑی (۱۵) دارجیلنگ (۱۶) کوچ بہار۔

مشہور مقامات:- کلکتہ:- پچھمی بنگال کا دارالحکومت ہے۔ یہ سب سے بڑا شہر اور بحری بندرگاہ ہے۔ یہ دریائے ہگلی کے کنارے پر گنگا کے ڈیلٹے میں واقع ہے۔ یہاں پٹ سن کی بوریاں بنانے اور سوتی کپڑا بننے کے کارخانے ہیں۔ یہاں سے پٹ سن۔ گنا۔ اور چاول باہر بھیجا جاتا ہے۔

ہوڑہ:- دریائے ہگلی کے مغربی کنارے پر کلکتہ کے بالکل بالمقابل واقع ہے۔ ایک بہت بڑے پل کے ذریعہ کلکتہ کے ساتھ ملحق ہے۔ اس پل پر سے بھی سڑک گزرتی ہے۔ ہوڑہ۔ امرتسر۔ دہلی۔ بمبئی اور مدراس سے آنے والی ریلوے لائنوں کا آخری اسٹیشن ہے۔ یہاں سوتی کپڑا۔ پٹ سن کی بوریاں اور بحری جہاز بنانے کے کارخانے ہیں۔

دارجیلنگ:- ایک خوبصورت پہاڑی مقام ہے۔ اس کی آب وہوا بہت صحت بخش ہے۔ ٹیٹاگڑھ اور سیرام پور میں کاغذ بنانے کے کارخانے ہیں۔

آسنسول:- اس کے قریب کوئلے اور لوہے کی کانیں ہیں۔ لوہے اور فولاد کا سامان بنانے کے کارخانے ہیں۔

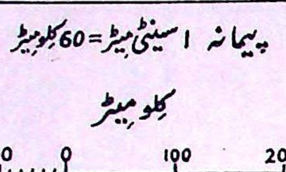
درگاپور:- یہاں فولاد کا بہت بڑا کارخانہ بنایا گیا ہے۔

چترنجن:- یہاں ریل کے انجن بنانے کا بڑا بھاری کارخانہ بنایا گیا ہے۔

آبپاشی اور بجلی کے منصوبے:- میوُراکشی بند بہار میں میسنجور کے مقام پر پچھمی بنگال کے ضلع بیربھوم کے صدر مقام سوری سے ۳۲ کلومیٹر شمال مغرب کی جانب دریائے مور (میوراکشی) پر ۳۲ کلومیٹر نیچے تلپاڑہ کے مقام پر بند بنایا گیا ہے۔

(۲) درگاپور تھرمل سٹیشن (آگ سے چلنے والا بجلی گھر) (۳) درگاپور بند:- آسنسول سے ۴ کلومیٹر درگاپور ریلوے سٹیشن کے قریب دریائے دامودر پر بند لگایا گیا ہے۔ یہ دامودر وادی منصوبے کا حصہ ہے (۴) جل ڈھاکہ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم (۵) فراکا براج (دریائے گنگا پر) (۶) کنسابتی بند۔ ضلع بنکوڑہ میں امبیکانگر سے ۴ کلومیٹر کے فاصلہ پر دریائے کنسابتی اور دریائے کماری پر بند بنائے گئے ہیں۔

آندھرا پردیش۔ میسور۔ تامل ناڈو۔ کیرل



The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

Based upon Survey of India map with the permission of the Surveyor General of India.

پچھمی بنگال - آسام - ناگالینڈ - منی پور - تریپورہ - اروناچل پردیش - سکم - بھوٹان

Based upon Survey of India map with the permission of the Surveyor General of India.

The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

...boundary of Meghalaya shown on this map is as interpreted from the North Eastern Areas (Reorganization) Act, 1971, but has yet to be verified



شمال مشرقی بھارت (آسام - میگھالیہ - ناگالینڈ - منی پور - تریپورہ - اروناچل - میزورم)

شمال مشرقی کونسل:- دسمبر ۱۹۷۱ء میں شمال مشرقی بھارت کی ایک کونسل بنا دی گئی۔ اس میں آسام۔ میگھالیہ۔ ناگالینڈ۔ منی پور اور تریپورہ کے راجیہ اور اروناچل اور میزورم کے مرکزی حکمرانی کے علاقہ جات شامل ہیں۔ ان سب کا گورنر ایک ہوگا جو کونسل کا نائب صدر ہوگا۔ راشٹرپتی کا نامزد کردہ ایک مرکزی وزیر اس کی صدارت کرے گا۔ پانچوں راجیوں کے مکھیہ منتری اور دونوں مرکزی حکمرانی کے علاقہ جات کے ناظم اس کونسل کے دائمی ممبر ہوں گے۔ مرکزی وزارت خزانہ، وزارت دفاع، وزارت امور خانگی اور منصوبہ بندی کمیشن کے نمائندے اس کونسل کے صلاح کار ہوں گے۔ کونسل کا الگ سیکریٹریٹ ہوگا جو مرکزی وزارت امور خانگی کے ماتحت ہوگا۔ اور اس کا خرچہ مرکزی سرکار برداشت کریگی۔ کونسل سارے علاقہ کی مشترکہ منصوبہ بندی کریگی۔ اس کا کام صرف مشورہ دینا ہوگا۔

(۱) آسام:- اس راجیہ کے شمال کی طرف بھوٹان اور اروناچل۔ مشرق کو اروناچل۔ ناگالینڈ اور منی پور۔ جنوب کی طرف میزورم۔ تریپورہ اور میگھالیہ نیز مغرب کو مغربی بنگال اور بنگلہ دیش ہیں۔ آسام میں دریائے برہم پتر کی وادی (۸۰۰ کلومیٹر لمبی۔ ۸۰ کلومیٹر چوڑی) اور وادیٔ سُرما شامل ہے۔ وسطی حصہ میں مکیر اور شمالی کاچھار کی پہاڑیاں ہیں۔ آب و ہوا گرم مرطوب ملیریائی ہے۔ اوسط سالانہ بارش ۲۰۰ سنٹی میٹر ہے۔ یہاں خوفناک طغیانیاں آتی ہیں۔ تیز بارش سے مٹی گھل کٹ کر بہ جاتی ہے۔ سال۔ بانس۔ بید۔ ساگوان اور شہتوت کے درخت ہوتے ہیں۔ شہتوت کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔ چائے۔ چاول۔ پٹ سن۔ تیلوں کے بیج۔ تمباکو اور کپاس کی کاشت کی جاتی ہے۔ معدنیات کے اعتبار سے یہ راجیہ کافی امیر ہے۔ پٹرولیم (ڈگ بوئی۔ نہر کٹیا) ناکوم اور کاچھار کے اضلاع میں پایا جاتا ہے۔ اس کے قریب کوئلے کی کانیں ہیں۔ جن میں سب سے بڑی ماکوم کے مقام پر ہے۔ ابھی آسام نے صنعت و حرفت میں خاص ترقی نہیں کی۔ لکڑی چیرنے دیا سلائی بنانے اور ریشمی کپڑا بننے کا کام سب ساگر۔ گولاگھاٹ۔ جورہاٹ اور دھبری میں ہوتا ہے۔ ریشم کے کیڑے پالنا یہاں کا ایک اہم پیشہ ہے۔ آسام آئل کمپنی کا تیل صاف کرنے کا کارخانہ ڈیبروگڑھ میں واقع ہے۔ تیل صاف کرنے کا ایک کارخانہ گوہاٹی میں لگایا گیا ہے۔ کپڑے اور کھانڈ کی ملیں بھی لگائی جا رہی ہیں۔ نہر کٹیا کے مقام پر کیمیاوی کھاد بنانے کا کارخانہ بنایا جا رہا ہے۔ چائے خشک کرنے کا کام بھی آسام کی ایک اہم صنعت ہے۔ شمال مشرقی سرحدی ریلوے (NFR) آمد و رفت کا اہم ذریعہ ہے۔ اور آسام کو باقی بھارت سے ملاتی ہے۔ کئی موٹر سڑکیں بھی ہیں۔

رقبہ:- ۷۸۰۴۵۱ مربع کلومیٹر۔ **آبادی:-** ۱۴۶۴۰۰۰۰ ۔ **راجدھانی:-** فی الحال شلانگ (میگھالیہ میں) **اضلاع:-** ۱۔ کاچھار (سلچر) ۲۔ درانگ (تیز پور) ۳۔ گوالپارہ ۴۔ کامروپ (گوہاٹی) ۵ لکھیم پور ۶۔ ڈیبروگڑھ ۷۔ نوگاؤں ۸ سب ساگر (جورہاٹ) ۹ متحدہ مکیر اور شمالی کاچھار پہاڑیاں (دیفو)

۲۔ میگھالیہ:- یہ راجیہ آسام کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس کے جنوب کی طرف بنگلہ دیش ہے۔ یہ گارو اور خاسی و جینتیا پہاڑیوں کا علاقہ ہے یہاں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے۔ چیراپونجی کے مقام پر تقریباً ۱۳۰۰ سینٹی میٹر سالانہ بارش ہوتی ہے جو دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔ گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ پٹ سن۔ چاول اور چائے کی کاشت کی جاتی ہے۔ ابرق اور چونے کا پتھر اہم معدنیات ہیں۔ چیراپونجی کے مقام پر تھرمل (حرارتی) بجلی گھر بنایا گیا ہے۔ دریائے اُمجم لنگ کے پانی سے اُومِ تُرو آبی برقی منصوبہ کا بجلی گھر کام کرتا ہے۔

رقبہ:- ۲۲۴۸۹ مربع کلومیٹر۔ **آبادی** تقریباً ۱۰ لاکھ۔ **راجدھانی** شیلانگ **اضلاع** ۱۔ گارو پہاڑیاں (تورا) ۲ متحدہ خاسی و جینتیا پہاڑیاں۔

۳۔ ناگالینڈ:- یہ راجیہ آسام کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس کے مشرق میں برما اور جنوب کی طرف منی پور راجیہ ہے۔ علاقہ پہاڑی ہے۔ بانس۔ بید۔ اگر۔ عمارتی لکڑی۔ چاول اور کپاس اہم پیداوار ہے۔

رقبہ:- ۱۶۴۸۸ مربع کلومیٹر۔ **آبادی:-** (یکم اپریل ۱۹۷۱ء) ۵۱۵۵۶۱ **راجدھانی** کوہیما۔ **اضلاع** (۱) کوہیما۔ ۲۔ موکوک چُنگ۔ ۳۔ تُوئین سانگ۔

۴۔ منی پور:- اس راجیہ کے شمال کی طرف ناگالینڈ۔ جنوب مشرق کی طرف برما۔ جنوب مغرب کی جانب میزورم۔ اور مغرب کی طرف آسام ہے۔

رقبہ:- ۲۲۳۴۶ مربع کلومیٹر۔ **آبادی:-** ۱۰۶۳۰۰۰ ۔ **راجدھانی:-** امپھال۔ **مشہور مقامات:-** امپھال۔ اُکھرُل۔ باؤ۔ چوڑا۔ چاندپور۔

۵۔ تریپورہ:- اس راجیہ کے مشرق کی طرف آسام اور میزورم۔ نیز باقی تمام اطراف میں بنگلہ دیش ہے۔

رقبہ:- ۱۰۴۵۱ مربع کلومیٹر۔ **آبادی:-** ۱۵۶۰۰۰۰ ۔ **راجدھانی:-** اگرتلا۔

۶۔ اروناچل:- یہ مرکزی حکمرانی کا علاقہ آسام کے شمال مشرق میں ہے۔ اس کے شمال کی طرف تبت، چین۔ مغرب کو بھوٹان اور مشرق کو برما ہیں۔

رقبہ:- ۸۰۴۲۶ مربع کلومیٹر **آبادی:-** ۴۶۴۰۰۰ ۔ **اضلاع:-** (۱) کامینگ (بومڈیلا) ۲۔ سبانسری (زیرو) ۳۔ سیانگ (الونگ) ۴۔ لوہیت (تیجو) ۵۔ تیرپ (کھیلا)

(۷) میزورم:- یہ بھی مرکزی حکمرانی کا پردیش ہے۔ اس کے شمال کی طرف منی پور اور آسام ہیں۔ مشرق و جنوب کی جانب برما اور مغرب کی طرف تریپورہ اور بنگلہ دیش۔ **رقبہ** ۲۱۰۸۷ مربع کلومیٹر **آبادی** ۳۳۲۰۰۰ **راجدھانی** آئیزول۔ دیگر شہر:- لونگ لیہ۔ دیماگری۔

بھارت کے مرکزی حکومت کے علاقہ جات

دِلّی

راجدھانی ۔ دِلّی ۔ رقبہ ۱۴۸۳ مربع کلومیٹر ۔ آبادی (۱۹۶۸ء) ۳۶۵۴۴۰۰ ۔ زبانیں ہندی ۔ اردو ۔ پنجابی

محل وقوع :۔ دریائے جمنا پر ہریانہ اور اتر پردیش کے درمیان ۔ **قدرتی خطے** :۔ کھادر ۔ بانگر ۔ ڈابر ۔ پہاڑی ۔ **بارش** سالانہ ۶۵ سنٹی میٹر ۔

پیداوار :۔ چنا ۔ گیہوں ۔ جوار ۔ باجرہ ۔ جو ۔ گنا ۔ سرسوں ۔ تمباکو ۔ مرچیں ۔ پھل ۔ سبزیاں ۔

کارخانے :۔ سوتی کپڑا ۔ جرابیں ۔ بنیانیں ۔ چینی کے برتن ۔ آٹا پیسنا ۔ چمڑا ۔ اور چمڑے کا سامان ۔ بناسپتی تیل ۔ بنے بنائے مکان ۔

دستکاریاں :۔ زیور ۔ پیتل تانبے کے برتن ۔ ہاتھی دانت کا کام ۔ برتن سازی ۔ کپڑا بننا ۔ سنہری روپہلی کشیدہ کاری ۔ فرنیچر سازی ۔ پلاسٹک اور ربڑ کا سامان ۔ زیبائشی و آرائشی اشیاء ۔

شہر دِلّی :۔ بھارت کی تجارت کا مرکز ہے ۔ بہت بڑا شہر ہے ۔ زمانہ قدیم سے بھارت کی راجدھانی رہا ہے ۔ یہاں پانڈووں نے اندرپرستھ نام کا شہر بسایا تھا ۔ جدید شہر دِلّی ۔ لال قلعہ ۔ جامع مسجد ۔ چاندنی چوک ۔ فتح پوری وغیرہ شاہجہاں نے بنوائے تھے ۔ گوردوارہ سیس گنج سکھوں کے نویں گورو تیغ بہادر صاحب کی یادگار ہے ۔ دلی میں یونیورسٹی اور بہت سے سکول کالج ہیں ۔ دِلّی میونسپل کارپوریشن شہر کا انتظام کرتی ہے ۔ **نئی دِلّی** بھارت کی راجدھانی ہے ۔ یہ جدید طرز کا شہر انگریزوں نے بسایا تھا ۔ یہاں پر راشٹرپتی بھون ۔ پارلیمنٹ ہاؤس ۔ سنٹرل سیکرٹریٹ ۔ دیگر بڑے بڑے سرکاری دفاتر ۔ انڈیا گیٹ ۔ تین مورتی ۔ جنتر منتر ۔ آکاش بانی بھون ۔ برلا مندر اور کناٹ پلیس ۔ قابلِ دید جگہیں ہیں ۔

مہرولی :۔ شہر دِلّی سے ۱۵ کلومیٹر جنوب کی طرف ایک مشہور قصبہ ہے ۔ یہاں کی آب و ہوا صحت بخش ہے ۔ اس کے قریب شہرۂ آفاق قطب مینار یا قطب صاحب کی لاٹھ ہے ۔

شاہدرہ :۔ دریائے جمنا کے مشرق کی طرف ایک بڑا قصبہ اور ریلوے جنکشن ہے ۔

دیگر قصبے :۔ نریلہ ۔ نجف گڑھ ۔ نانگلوئی ۔ شکور بستی ۔ لوانہ ۔ باولی ۔ گنجھاولہ ۔ بختاور پور ۔ علی پور ۔ دِلّی چھاونی ۔ جنگ پورہ ۔ تغلق آباد ۔ بدر پور ۔ چھتر پور ۔

شہری علاقہ روز افزوں ترقی پر ہے ۔ کئی نئے نئے مضافات آباد ہو گئے ہیں جیسے گاندھی نگر ۔ کرشن نگر ۔ جواہر نگر ۔ کملا نگر ۔ شکتی نگر ۔ ماڈل ٹاؤن ۔ رانا پرتاپ باغ ۔ آزاد پور ۔ اندرا نگر ۔ راجوری گارڈن ۔ ونے نگر ۔ مالویہ نگر ۔ لاجپت نگر ۔ چانکیہ پوری ۔ رام کرشن پورم ۔ راجندر نگر ۔ پٹیل نگر ۔ دیو نگر ۔ تلک نگر وغیرہ ۔

گوآ ۔ دمن اور دیو

راجدھانی ۔ پنجی ۔ آبادی ۱۹۶۸ء ۶۶۷۹۰۰

رقبہ ۔ ۳۷۳۳ مربع کلومیٹر

زبانیں :۔ گوآ میں مراٹھی اور کونکنی زبان بولی جاتی ہے ۔ دمن اور دیو میں گجراتی زبان بولتے ہیں ۔

محل وقوع :۔ گوآ بمبئی سے تقریباً ۴۰۲ کلومیٹر جنوب کو بھارت کے مغربی ساحل پر واقع ہے ۔ دمن خلیج کھمبائت پر سورت کے جنوب کی طرف ہے اور دیو جزیرہ نمائے سوراشٹر (گجرات) کے جنوبی ساحل پر ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے ۔ یہ پہلے پرتگیزی بستیاں تھیں ۔ دسمبر ۱۹۶۱ء میں انہیں غیر ملکی حکمرانی سے نجات دلا کر بھارت گن راجیہ میں شامل کیا گیا ۔

پیداوار :۔ ان علاقوں میں بارش کافی ہو جاتی ہے اور کاشتکاری سب سے بڑا پیشہ ہے ۔ چاول ۔ ناریل ۔ کاجو ۔ سپاری ۔ اناناس ۔ کیلا ۔ آم وغیرہ پھل بکثرت ہوتے ہیں چینی مٹی ۔ چونے کے پتھر ۔ میگنیشیم ۔ لوہے اور مینگنیز کی کانیں ہیں ۔

پیشے اور صنعتیں :۔ کاشتکاری ۔ باغبانی ۔ کانکنی ۔ ماہی گیری ۔ چاول ۔ آٹے اور تیل کے کارخانے ۔ کھڈیاں ۔ پلائی وڈ ۔ رنگ روغن ۔ شراب سازی ۔ نمک سازی ۔ دوا سازی ۔

مشہور شہر :۔ پنجی ۔ گوآ دمن اور دیو کی راجدھانی ہے ۔ یہ گوآ میں واقع ہے ۔ مرمگاؤں مشہور بندرگاہ ہے ۔

جزائر انڈیمان و نکوبار

راجدھانی۔ پورٹ بلیئر

رقبہ۔ ۸۲۹۳ مربع کلومیٹر

آبادی بر ۱۹۶۱ء ۸۲۴۰۰

محل وقوع:۔ یہ مجمع الجزائر خلیج بنگال میں تقریباً ۸۰۰ کلومیٹر شمالاً جنوباً واقع ہیں۔ جزائر انڈیمان میں تقریباً ۲۰۰ جزیرے ہیں اور جزائر نکوبار میں ۱۹۔ ان میں سب سے بڑے شمالی انڈیمان۔ وسطی انڈیمان اور جنوبی انڈیمان کے جزیرے ہیں جو تقریباً ایک گٹھی ہوئی لڑی میں واقع ہیں۔ ان سے کچھ جنوب کو جزیرہ انڈیمان خورد واقع ہے۔ اس کے جنوب میں رود بارِ دہ درجہ ہے جو جزائر انڈیمان کو جزائر نکوبار سے جدا کرتی ہے۔ نکوبار کلاں۔ نکوبار خورد۔ کمورتہ۔ ترلیسا اور کار نکوبار۔ جزائر نکوبار کے اہم جزیرے ہیں۔ راجدھانی پورٹ بلیئر جزیرہ انڈیمان جنوبی میں واقع ہے۔ اور کلکتہ سے ۱۳۰۰ جہازی میل مدراس سے ۷ جہازی میل اور رنگون (برھما کی راجدھانی) سے ۳۹۰ جہازی میل دور واقع ہے۔ ان جزیروں کے اصلی باشندے جزائر شرق الہند اور ہند چینی کے باشندوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ وہ تعداد میں محض چند سو ہی ہیں۔ باقی ماندہ آبادی بھارت سے جاکر آباد ہوئے لوگ ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد مشرقی پاکستان سے آئے شرنارتھیوں کو یہاں لبسانے کی کوشش کی گئی۔

آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ زمین زرخیز ہے۔ چاول۔ ربڑ۔ ناریل۔ مرچ۔ قہوہ۔ عمارتی لکڑی اور کاجو یہاں کی اہم پیداوار ہے۔ یہاں کے جنگلات سے حاصل کی گئی عمارتی لکڑی (ساگوان شیشم۔ روز ووڈ وغیرہ) کی برآمد سے زائد از ایک کروڑ روپیہ سالانہ وصول ہوتا ہے۔ پلائی ووڈ۔ تیل نکالنے۔ کھوپرے کے ریشے اور دیاسلائی کے کارخانے ہیں۔

جزائر لکا دیو۔ امین دیوی اور منی کوئے

راجدھانی۔ کوارتی ــــ رقبہ۔ ۲۸ مربع کلومیٹر ــــ آبادی۔ ۱۹۶۸ء ۲۶۴۰۰۔ (۹۴۶) اشخاص فی مربع کلومیٹر۔ بھارت میں سب سے زیادہ گنجان)

محل وقوع:۔ یہ ۲۰ چھوٹے چھوٹے جزائر کا مجموعہ بحیرۂ عرب میں کیرل کے ساحل سے تین چار سو کلومیٹر مغرب کو واقع ہے۔ صرف دس جزیرے آباد ہیں۔ منی کوئے۔ کالپینی۔ کوارتی۔ اگتی۔ آندروتھ۔ امینی۔ کومنت۔ کلتان۔ چیتلت اور بترا۔

یہ مونگے کے جزیرے نہایت خوبصورت اور ناریل کے جنگلات سے مزین ہیں۔ ماہی گیری اور کھوپرے کے ریشے کی صنعت زیادہ اہم ہے۔ باشندے تمام کے تمام مسلمان ہیں۔ وہ ملیالم زبان کی پرانی شکل بولتے ہیں۔ انہیں مرکزی سرکار کی طرف سے ناریل کے ریشے کے بدلے چاول مہیا کیا جاتا ہے۔

پانڈیچری

راجدھانی۔ پانڈیچری

رقبہ۔ ۴۷۳ مربع کلومیٹر

آبادی۔ ۱۹۶۸ء ۴۲۰۸۰۰

محل وقوع:۔ اس میں وہ علاقے شامل ہیں جو پہلے فرانسیسی ہندوستان کہلاتے تھے۔ پانڈیچری اور کاریکل مدراس کے جنوب میں ساحل کارومنڈل پر واقع ہیں۔ ینام آندھرا پردیش کے ساحل پر ہے اور ماہی کیرل کے ساحل پر ہے۔

پانڈیچری لفٹننٹ گورنر کے ماتحت ہے۔ مجلس وزرا میں ۶ ممبر ہیں جن میں سے ایک مکھیہ منتری (وزیر اعلیٰ) ہوتا ہے۔

دادرا اور نگر حویلی

صدر مقام۔ سلواسا

رقبہ۔ ۴۸۹ مربع کلومیٹر

آبادی۔ ۱۹۶۸ء ۶۷۵۰۰

دادرا اور نگر حویلی پہلے پرتگیزی حکومت میں تھے اب یہ بھارت کے راشٹرپتی کی طرف سے مقرر کئے گئے ناظم کے زیر حکومت ہیں جو "ورشٹ پنچایت" کے مشورے سے حکومت کرتا ہے۔ یہ علاقہ گجرات اور مہاراشٹر کی باہمی سرحد پر واقع ہے۔

چنڈی گڑھ۔ دیکھیں۔ صفحہ ۴۲۔ ۴۴۔ منی پور اور تریپورہ۔ دیکھیں صفحہ ۶۱۔

پاکستان

رقبہ ۷۹۶۰۰۰ مربع کلومیٹر آبادی ۶ کروڑ دارالحکومت :- اسلام آباد (نزد راولپنڈی)

حدود اربعہ :- پاکستان کے شمال مغرب کی طرف افغانستان ۔ مغرب کو ایران ۔ مشرق کی طرف بھارت اور جنوب کی جانب بحیرہ عرب ہے ۔

سطح :- شمالی اور مغربی حصے پہاڑی ہیں ۔ جنوب مشرقی حصہ دریائے سندھ کا میدان ہے ۔ کوہستانی علاقہ میں کوہ ہمالیہ کی مغربی شاخیں کوہ ہندوکش ۔ کوہ سلیمان ۔ کوہ کیرتھار اور بلوچستان کا سطح مرتفع نما پہاڑی علاقہ ہے ۔ اس علاقہ میں درہ خیبر ۔ درہ کرم ۔ درہ ٹوچی ۔ درہ گومل اور درہ بولان اہم گھاٹیاں ہیں جن کی راہ سے زمانۂ قدیم سے حملہ آور آتے رہے ہیں ۔ راولپنڈی کے جنوب میں دریائے جہلم کے شمالی کنارہ کے ساتھ ساتھ کوہستان نمک ہے ۔

وادی سندھ میں سندھ جہلم چناب ۔ راوی اور ستلج دریا ہیں ۔ موخر الذکر چاروں دریا مل کر پنجند کی شکل میں بہتے ہوئے دریائے سندھ میں جا ملتے ہیں ۔ یہ دریائے سندھ کے مشرقی معاون ہیں ۔ مغرب کی جانب سے دریائے کابل ۔ دریائے کرم ۔ دریائے ٹوچی اور دریائے گومل سندھ میں ملتے ہیں ۔ یہ بیشتر پہاڑی علاقہ میں بہتے ہیں ۔ سندھ کے میدان کا بیشتر حصہ ریگستانی ہے ۔

آب وہوا :- یہ ملک مونسون ہواؤں کی رسائی سے پرے واقع ہے ۔ لہٰذا یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے ۔ آب وہوا شدید قسم کی ہے یعنی سردیوں میں سرد خشک و گرمیوں میں نہایت گرم وخشک ۔ شمال مشرقی حصہ میں کچھ بارش ہو جاتی ہے ۔ کئی حصے صحرائی ہیں خصوصاً جنوب مشرق میں ملتان بہاولپور اور سندھ ۔ نہروں کے ذریعہ آبپاشی کرکے زراعت کی جاتی ہے ۔ نہر اپر جہلم (منگلا سے) نہر لوئر جہلم (مونگ رسول سے) نہر اپر چناب اور نہر اپر گجرات (مرالہ سے) نہر لوئر چناب (خانکی سے) نہر لوئر باری دوآب (بلوکی سے) ستلج وادی کی نہریں سندھ ساگر دوآب اور ڈیرہ جات کی متعدد نہریں نیز سکھر بیراج کی نہریں تمام تر میدانی حصہ میں پھیلی ہوئی ہیں ۔

پیداوار :- میدانی علاقہ میں گیہوں ۔ جوار ۔ باجرہ ۔ کپاس ۔ گنا ۔ تمباکو ۔ تیلوں کے بیج ۔ چاول اور دالوں کی کاشت کی جاتی ہے ۔ پہاڑی علاقوں میں آڑو ۔ ناشپاتی ۔ خوبانی ۔ انار ۔ سیب ۔ انگور ۔ بادام وغیرہ پھل میوے ہوتے ہیں ۔ میدانوں میں آم سنترہ ۔ مالٹا ۔ کیلا وغیرہ پھل ہوتے ہیں ۔ اور ریگستانی علاقوں میں کھجور ۔ خربوزہ ۔ ککڑی ۔ تربوز وغیرہ ہوتے ہیں ۔

معدنیات :- راولپنڈی کے قریب اٹک میں مٹی کے تیل کے کوئیں ہیں ۔ کوہستان نمک میں کھیوڑہ کی کان سے نمک حاصل ہوتا ہے ۔ میانوالی ۔ منٹگمری وغیرہ ریگستانی علاقوں کی مٹی سے پھٹکڑی اور شورہ حاصل ہوتا ہے ۔ لالہ موسیٰ اور کوئٹہ کے قریب کوئلہ ملتا ہے ۔ سگنی کے علاقہ میں قدرتی گیس دستیاب ہوتی ہے ۔

صنعت وحرفت :- ملک زیادہ تر زراعت پیشہ ہے ۔ کارخانے ابھی بہت کم ہیں ۔ لیکن اب صنعتی ترقی بھی ہو رہی ہے ۔ سوتی کپڑا ۔ اونی کپڑا ۔ چینی اور سیمنٹ بنانے کے کارخانے ہیں ۔ کراچی میں جہاز سازی کا کارخانہ ہے ۔

مشہور شہر :- اسلام آباد ۔ راولپنڈی کے قریب یہ نیا بسایا گیا خوبصورت شہر پاکستان کا دارالحکومت ہے ۔ یہاں کی سرکاری عمارات ۔ دفاتر و باغات قابل دید ہیں ۔ آب وہوا خوشگوار ہے ۔

راولپنڈی :- پنجاب کے شمالی حصہ میں مشہور شہر اور چھاؤنی ہے ۔ نیا دارالحکومت بننے سے پہلے یہی پاکستان کا دارالحکومت رہا ہے ۔

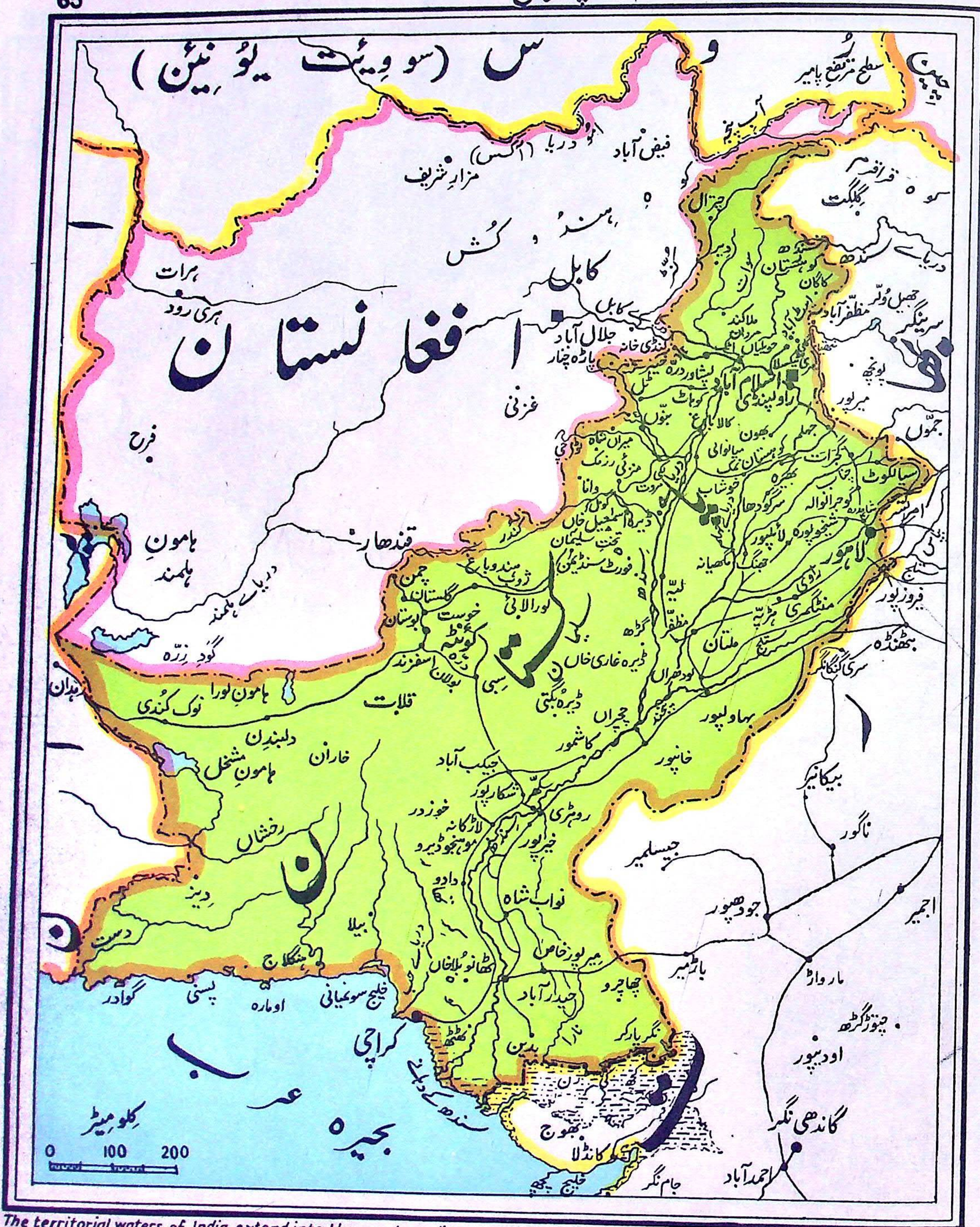
لاہور :- لاہور دریائے راوی کے کنارے قدیم تاریخی شہر ہے ۔ کہتے ہیں اسے مہاراجہ رام چندرجی کے بیٹے لو نے بسایا تھا ۔ یہاں کا قلعہ ۔ شاہی مسجد ۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ ۔ گوردوارہ ڈیرہ صاحب (سکھوں کے پانچویں گورو ارجن دیوجی کا شہیدی استھان) شالامار باغ ۔ عجائب گھر ۔ چڑیا گھر ۔ مال روڈ ۔ انارکلی بازار وغیرہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ہوائی اڈہ اور چھاؤنی ہے ۔ ریلوے جنکشن اور کاروباری مرکز ہے ۔ "مغربی پاکستان" کا دارالحکومت ہے ۔ پنجاب کا صدر مقام ہے ۔

کراچی :- پاکستان کا سب سے بڑا شہر ۔ بندرگاہ اور ہوائی اڈہ ہے ۔ یہ دریائے سندھ کے دہانے کے قریب بحیرہ عرب پر واقع ہے ۔ نہایت خوبصورت شہر ہے ۔ آبادی ۲۰ لاکھ ۔

حیدرآباد سندھ :- پشاور ۔ کوئٹہ ۔ سکھر ۔ لائل پور ۔ ملتان ۔ گوجرانوالہ ۔ گجرات ۔ سیالکوٹ ۔ ننکانہ صاحب ۔ مری ۔ ایبٹ آباد ۔ بنوں ۔ کوہاٹ ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۔ ڈیرہ غازی خاں ۔ بہاولپور ۔ سرگودھا اور منٹگمری ۔ دیگر اہم مقامات ہیں

نوٹ :- دسمبر ۱۹۷۱ء سے قبل متذکرہ بالا پاکستان کو "مغربی پاکستان" کہا جاتا تھا ۔ اور مشرقی بنگال جو اب آزاد جمہوریت "بنگلہ دیش" بن چکا ہے "مشرقی پاکستان" کہلاتا تھا ۔ اور مملکت پاکستان میں شامل تھا ۔

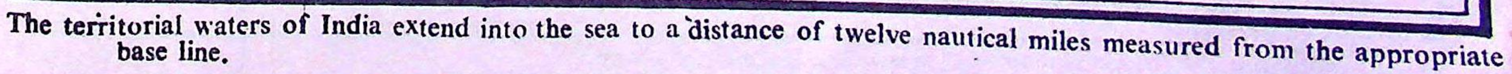
پاکستان



The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base-line.

B.S. Kaushal

1:55000000


The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

ایشیا۔ سطح (قدرتی تقسیم)

براعظم ایشیا سب سے بڑا براعظم ہے۔ اس میں لگ بھگ تمام اقسام کی آب وہوا۔ نباتات۔ حیوان اور انسان ملتے ہیں۔ براعظم یورپ بھی دراصل اسی براعظم کا ایک بڑا مغربی جزیرہ نما ہے۔

محل وقوع:۔ ایشیا مشرقی نصف کرہ (پرانی دنیا) میں خطہ استوا سے شمالی قطبی علاقہ تک واقع ہے۔ اس کے شمال کی طرف بحر منجمد شمالی۔ مشرق میں بحر الکاہل۔ جنوب میں بحر ہند اور مغرب کی جانب بحیرۂ قلزم۔ براعظم افریقہ۔ بحیرۂ روم۔ بحیرۂ اسود۔ کوہ قاف۔ بحیرہ خزر (کیسپین) کوہ یورال اور براعظم یورپ ہیں۔

وسعت:۔ سب سے زیادہ لمبائی مشرقاً غرباً ۔۔۔۔ اکلومیٹر اور چوڑائی شمالاً جنوباً ۔۔۔۸ کلومیٹر۔ رقبہ ۔۔۔۔۔۔ ۴۴ مربع کلومیٹر ہے جو دنیا کی تمام خشکی کا ⅓ کے برابر ہے۔

ساحل:۔ شمالی ساحل اکثر منجمد رہتا ہے۔ مشرقی ساحل کے قریب کئی جزیرے ہیں۔ ان جزائر کی جھالر اور براعظم کے درمیان کم گہرے بحیرے ہیں۔ جنوب میں ہند چینی۔ ہندوستان (دکن) اور عرب کے تین بڑے جزیرہ نما ہیں۔ تمام ساحل ۔۔۔۔۸ کلومیٹر لمبا ہے۔ یہ لمبائی ایشیا کے رقبہ کے پیش نظر بہت کم ہے۔ اس براعظم کا ساحل بہت کم کٹا پھٹا ہے۔

اہم بحیرے:۔ بحیرۂ بیرنگ۔ بحیرہ اوخوٹسک۔ بحیرۂ جاپان۔ بحیرہ زرد۔ بحیرۂ چین مشرقی۔ بحیرۂ چین جنوبی۔ بحیرہ سولو۔ بحیرہ سیلیبیز۔ بحیرۂ جاوا۔ بحیرہ قلزم۔ بحیرۂ روم۔ بحیرۂ مارمورا۔ بحیرۂ اسود۔ بحیرۂ کیسپین۔

جھیلیں:۔ ارال۔ بالخش۔ بیکال۔ لوب نور۔ مانسرووَر۔ مُردار۔ وُلر۔ سانبھر۔

خلیجیں:۔ پے چیلی۔ خلیج لوٹنکنگ۔ خلیج سیام۔ خلیج مرتبان۔ خلیج بنگال۔ خلیج منار۔ خلیج فارس۔ خلیج عمان۔ خلیج عدن۔ خلیج عقابہ۔ خلیج سویز۔

آبنائے:۔ بیرنگ (ایشیا اور شمالی امریکہ کے درمیان)۔ کوریا۔ سنڈا۔ ملکا۔ پاک۔ باب المندب۔ دردانیال (ڈارڈنلز)۔ باسفورس۔

خاکنائے:۔ کرا۔ سویز۔ خاکنائے سویز میں سے جہازوں کے لئے نہر سویز نکالی گئی ہے۔ جو بحیرۂ روم اور بحیرۂ قلزم کو ملاتی ہے۔ ہندوستان سے یورپ کو جہاز اب اسی نہر کے راستے جاتے ہیں۔ پہلے انھیں براعظم افریقہ کا چکر کاٹ کر جانا پڑتا تھا۔

جزیرے:۔ مجمع الجزائر جاپان۔ فارموسا۔ جزائر فلپائن۔ جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) مجمع الجزائر مرگوی۔ جزائر انڈیمان ونکوبار۔ لنکا۔ جزائر لکادیو منی کوئے اور امین دیوی۔ بحرین۔ سائپرس (قبرص)

اہم بندرگاہیں:۔ سوویٹ بندر۔ دلاڈی ووسٹک۔ یوکوہاما۔ ناگاساکی۔ ڈیرن پورٹ آرتھر۔ شنگھائی۔ ہانگ کانگ۔ منیلا۔ سائیگون۔ بنکوک۔ سنگاپور۔ جکارتہ۔ رنگون۔ کلکتہ۔ مدراس۔ کولمبو۔ بمبئی۔ کانڈلا۔ کراچی۔ بندر عباس۔ بوشہر۔ بصرہ۔ عدن۔ سویز۔ پورٹ سعید۔ ازمیر۔ اسکودر (سقوطری)۔ باطوم۔

سطح کے لحاظ سے ایشیا کو مندرجہ ذیل قدرتی حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:۔

ا۔ **شمالی میدانِ اعظم:۔** (سائبیریا) مغرب میں کوہ یورال اور بحیرۂ آبنائے بیرنگ تک پھیلا ہوا ہے۔ مغرب میں فراخ اور مشرق میں تنگ ہے۔ اس میں اوب۔ ینیسی اور لینا دریا جنوب سے شمال کو بہتے ہیں۔

۲۔ **وسطی سطوح مرتفع اور سلسلہ ہائے کوہ:۔** وسط ایشیا میں دنیا بھر کی بلند ترین سطح مرتفع پامیر واقع ہے جسے "بام دُنیا" یعنی دنیا کی چھت کہتے ہیں۔ اس سے مشرق و مغرب کو ایشیا کی تمام لمبائی میں پہاڑی سلسلے پھیلے ہوئے ہیں۔ مشرق کو کوہ ہمالیہ۔ قراقرم۔ کوین لُن۔ تھیان شان۔ الطائی۔ شایان۔ یابلونوئی جنگان اور سطانوووئی کے سلسلے ہیں۔ مغرب کی جانب کوہ ہندوکش۔ سلیمان۔ البرز۔ زگروس۔ قاف۔ پونطین اور تورث ہیں۔

ان سلسلہ ہائے کوہ کے درمیان منگولیا۔ تبت۔ ایران۔ آرمینیا اور ایشیائے کوچک یا اناطولیہ (ترکی) کی سطوح مرتفع ہیں۔

۳۔ **جنوبی میدان:۔** وسطی سطوح مرتفع کے جنوب میں چین۔ شمالی ہند و پاک اور میسوپوٹیمیا (عراق عرب) کے زرخیز میدان ہیں۔ چین میں دریائے ہوانگ ہو۔ (زرد دریا۔ آفت چین)۔ دریائے ینگ سی کیانگ اور دریائے سی کیانگ بہتے ہیں۔ شمالی ہند میں برہم پتر۔ گنگا اور ستلج۔ پاکستان میں سندھ اور چناب اور عراق میں دجلہ فرات

۴۔ **جنوبی سطوح مرتفع:۔** ہند چینی۔ دکن (جنوبی ہند) اور عرب سطوح مرتفع ہیں۔ ہند چینی میں دریائے میکانگ اور مینام۔ برہما میں سالوین اور ایراوتی اور دکن میں مہاندی۔ گوداوری۔ کرشنا۔ کاویری۔ نربدا اور تاپتی بہتے ہیں۔ عرب میں کوئی اہم دریا نہیں ہے

۵۔ **مشرقی جزائر کی جھالر:۔** ان میں جزائر جاپان۔ جزائر ریوکیو۔ جزیرہ تائیوان (فارموسا) جزیرہ ہینن۔ جزائر فلپائن۔ اور مجمع الجزائر شرق الہند (کالی منتن یا بورنیو۔ شولاویسی یا سیلیبیز۔ ہلماہیرا۔ نیوگنی یا ایریان۔ جاوا۔ سندس یا سماٹرہ وغیرہ) نہایت زرخیز جزیرے ہیں۔ آتش فشاں پہاڑوں کے عمل سے بنے ہوئے ہیں۔

ایشیا ملکی تقسیم

بڑے بڑے آزاد ممالک:۔ بھارت گن راجیہ بھوٹان۔ پاکستان۔ برما۔ لنکا۔ چین۔ جاپان۔ شمالی وجنوبی کوریا۔ عراق۔ کویت۔ سعودی عرب۔ منگولیا۔ نیپال۔ تھائی لینڈ (سیام) جزائر فلپائن۔ لبنان۔ اردن۔ اسرائیل۔ انڈونیشیا۔ شمالی وجنوبی ویت نام۔ کمبودیا۔ لاؤس۔ ملیشیا۔ سنگاپور۔ جزائر مالدیو۔ یمن۔ جنوبی یمن۔ بحرین۔ قطار

سوویٹ روس کی جمہوریتیں:۔ سائبیریا اور روسی ترکستان (قزاق۔ ترکمان۔ ازبک۔ کرغیز۔ تاجیک)

برطانوی علاقے:۔ ہانگ کانگ۔ برونئی۔

کامن ویلتھ (دولتِ مشترکہ) میں شامل ایشیائی ممالک:۔ بھارت۔ پاکستان۔ لنکا۔ ملیشیا۔ سنگاپور۔ مالدیو۔ سائپرس۔ ہانگ کانگ۔ برونئی۔

ایشیا کے اہم ممالک کا مختصر حال

ملک	دارالخلافہ	بندرگاہیں	دیگر شہر
سائبیریا (سوویٹ یونین روس)	(ماسکو) (یورپ میں)	ولاڈی ووسٹک۔ سوویٹ بندر	اومسک۔ ٹومسک۔ ارکٹسک۔ نیبوا۔ بخارا۔ تاشقند
چین	پیکن	شنگھائی۔ کنٹن۔ فوچاؤ	تینتسن۔ تیسن یانگ۔ ووہان۔ چینکنگ۔ نینکیانگ۔ نانکنگ۔ لہاسہ۔ ارومچی۔ کاشغر
منگولیا		اولن تبور	کوبدو
جاپان	ٹوکیو	یوکوہاما۔ اوساکا۔ ناگاساکی	کیوٹو۔ ہکوڈاٹے
جنوبی کوریا	کیونگمونگ (کیژوں)	پوسن	
شمالی کوریا	پیونگ یانگ	زونسان	
بھارت گن راجیہ (انڈیا)	نئی دہلی	بمبئی۔ کلکتہ۔ مدراس۔ وساکھاپٹنم۔ کانڈلا	امرتسر۔ الہ آباد۔ حیدرآباد۔ احمد آباد۔ بنگلور۔ کانپور
بھوٹان	تھمپھو		پناکھا
برما	رنگون	رنگون۔ اکیاب	انڈرے۔ چیبیا
لنکا	کولمبو	کولمبو	کینڈی۔ ترنکومالی
نیپال	کٹھمنڈو		
پاکستان	اسلام آباد	کراچی۔	لاہور۔ سرگودھا۔ ملتان۔ راولپنڈی۔ پشاور
شمالی ویتنام	ہنوئی	ہائی فونگ	
جنوبی ویتنام	سائیگون	سائیگون۔ ہوئے	
کمبودیا	پنوم پنھ	کمپوت	
لاؤس	وینتیان		لوانگ پربانگ
سیام (تھائی لینڈ)	بنکوک	بنکوک	
بنگلہ دیش	ڈھاکہ	چٹاگاؤں	جیسور۔ سلہٹ۔ میمن سنگھ۔ پبنہ

ملک	دارالخلافہ	بندرگاہیں	دیگر شہر
ملیشیا	کوالالمپور	پیناگ	ملکا
سنگاپور	سنگاپور	سنگاپور	
فلپائن	کویزون سٹی (منیلا)	منیلا	
انڈونیشیا	جکارتہ	جکارتہ	مکاسر
افغانستان	کابل		ہرات۔ قندھار
ایران	طہران	بوشہر۔ بندرعباس	اصفہان۔ تبریز۔ مشہد
عراق	بغداد	بصرہ	موصل
ترکی	انقرہ	ازمیر۔ استنبول	برسا
سیریا (شام)	دمشق	لطاکیہ	حلب۔ الیپو
سعودی عرب	ریاض	جدہ	مکہ۔ مدینہ
جنوبی یمن	عدن	عدن	
لبنان	بیروت	بیروت۔ ٹریپولی	
مسقط و عمان	مسقط	مسقط	
اسرائیل	یروشلم	حائفہ۔ غازہ۔ ائیلیت	تل ابیب
اردن	امان	عقابہ	معن
یمن	صنع	موخہ	
کویت	کویت	کویت	
جزائر مالدیو	مالے	مالے	
بحرین	منامہ	منامہ	
قطار	دوحہ	دوحہ	

ایشیا کی بڑی بڑی ریلیں

۱۔ **ٹرانس سائبیرین ریلوے:۔** روس کے دارالحکومت ماسکو سے چل کر تمام سائبیریا کو عبور کر کے بحرالکاہل پر ولیڈی ووسٹک اور سوویٹ بندر تک جاتی ہے۔ اس پر اومسک۔ ارکٹسک۔ چیتا وغیرہ کے سٹیشن ہیں جہاں اردگرد کے علاقے کی پیداوار اکٹھی کی جاتی ہے۔ اور اس ریلوے کے ذریعے ملک کے دوسرے حصوں کو منتقل کی جاتی ہے۔

۲۔ **ٹرانس کیسپین ریلوے:۔** روسی ترکستان کے اہم مقامات (کراسنوڈارسک۔ رینیدر۔ مرو۔ بخارا۔ سمرقند۔ تاشقند) کو روس کے دارالخلافہ ماسکو سے ملاتی ہے۔

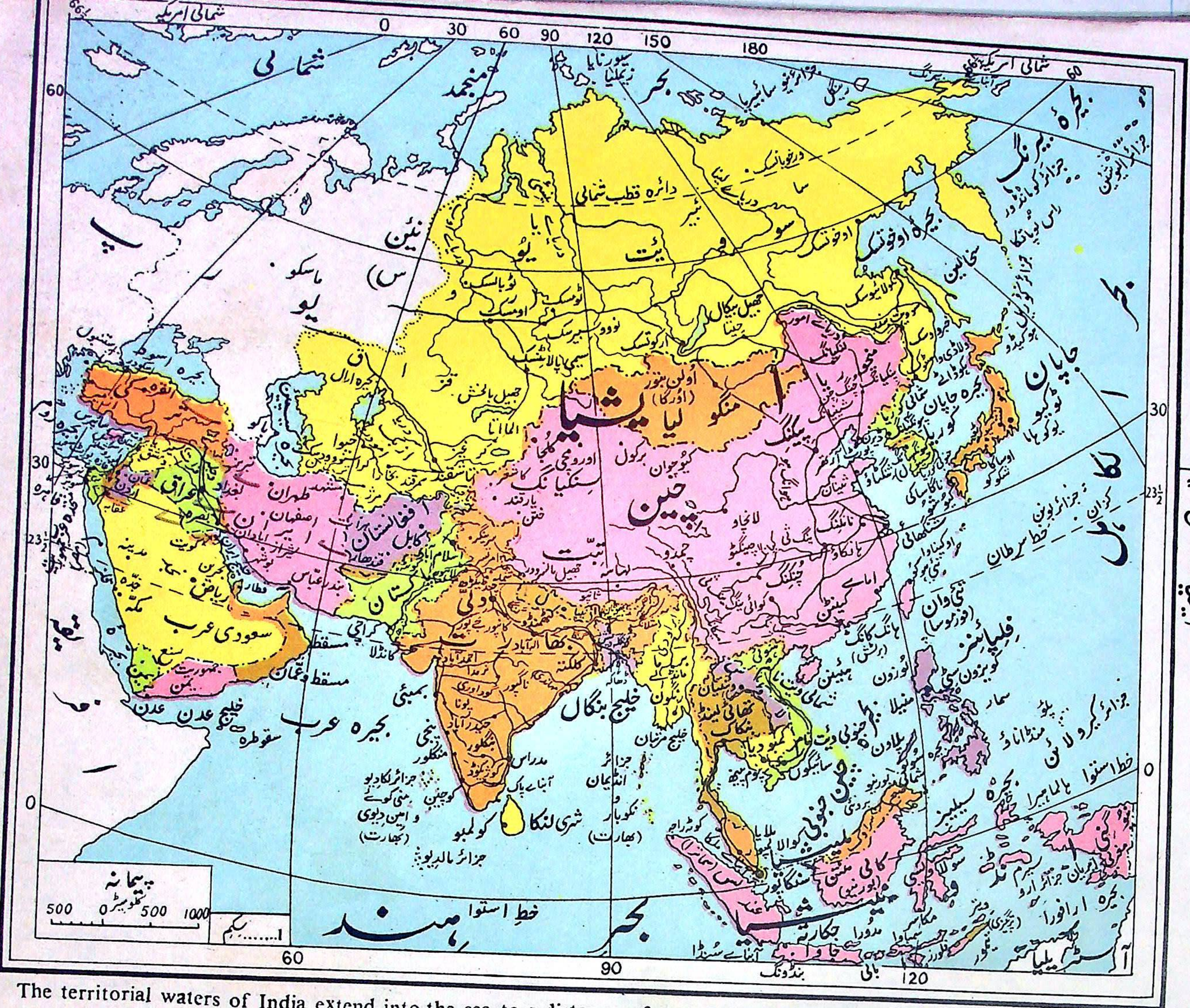
۳۔ **بغداد ریلوے:۔** بصرہ کو بغداد۔ موصل۔ اسکودرہ سے ہوتی ہوئی استنبول سے ملاتی ہے۔ جو یورپ کی بڑی ریل کی سڑک اورینٹ ایکسپریس ریلوے کا سٹیشن ہے۔

۴۔ **بھارت کی ریلیں:۔** بھارت میں ریلوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ بڑی بڑی لائنیں دہلی سے امرتسر۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی کو جاتی ہیں۔

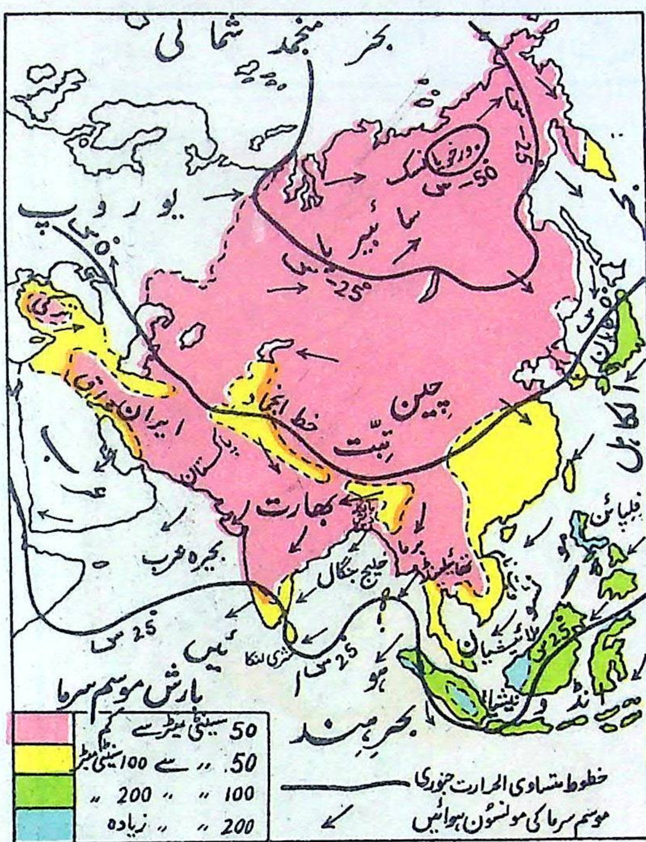
۵۔ **پاکستان کی ریلیں:۔** نارتھ ویسٹرن ریلوے کراچی کو لاہور۔ پشاور۔ کوئٹہ سے ملاتی ہے اور ایسٹرن بنگال ریلوے ڈھاکہ کو پوربی پاکستان کے دیگر شہروں سے

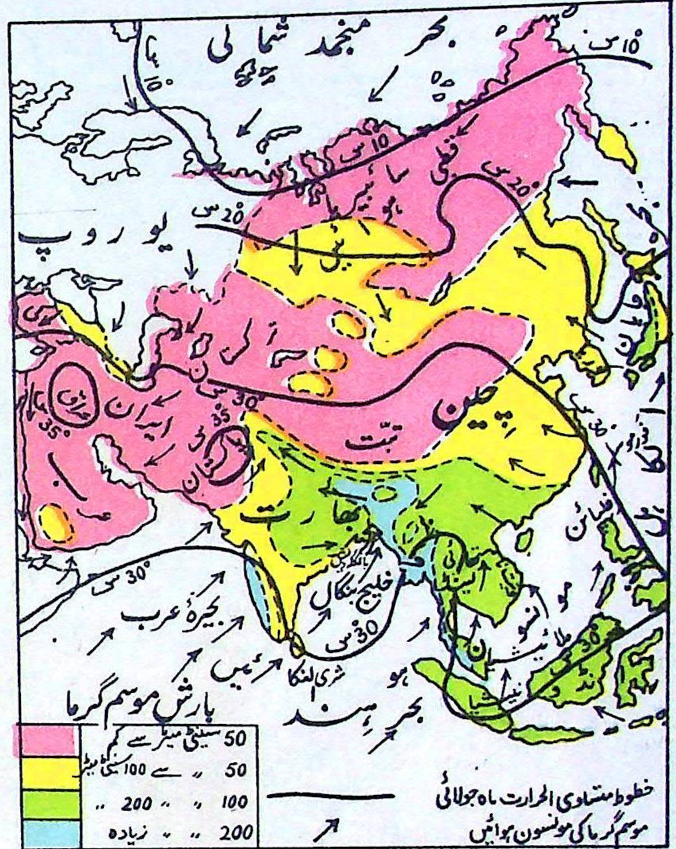
۶۔ **چین کی ریلیں:۔** ایک بڑی لائن شمالاً جنوباً پیکن۔ ہانکو۔ چینگشا۔ کانٹن اور ہانگ کانگ تک ہے۔ ایک لائن مشرقی ساحل کے ساتھ تینتسن۔ نانکن۔ سوچاؤ اور شنگھائی کو جاتی ہے۔

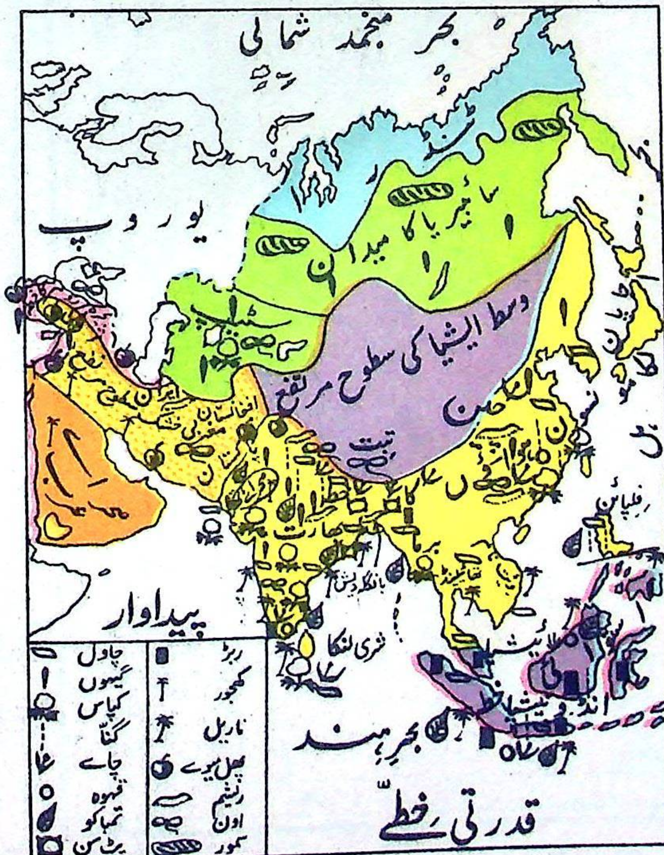
ایشیا — ملکی تقسیم

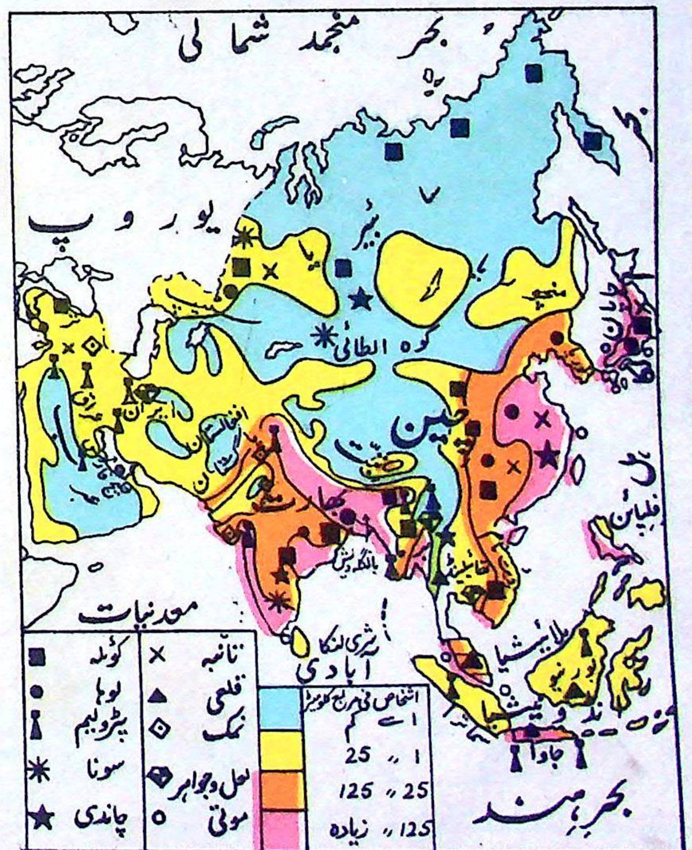


The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.









The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

ایشیا۔ آب و ہوا نباتات زرعی اور معدنی پیداوار۔ آبادی

قدرتی خطے:- (۱) ٹنڈرا کا میدان۔ ایشیا کے شمالی ساحل کے ساتھ نہایت سرد قطبی علاقہ ہے۔ یہاں اکثر برف جمی رہتی ہے۔ بارش بھی برف کی شکل میں ہوتی ہے۔ جون جولائی میں مختصر سا موسم گرما بھی آتا ہے۔ صرف کائی اور لچن وغیرہ گھاس ہوتی ہے جس پر رینڈیر (بارہ سنگا) پلتا ہے۔ رینڈیر وہاں بے پہیہ گاڑی چلاتا ہے۔ اسکا دودھ اور گوشت کھایا جاتا ہے۔

۲۔ **سائبیریا کا میدان:-** (تیغا) ٹنڈرا کے جنوب میں شمالی ایشیا کے میدانِ اعظم میں بھی سخت سردی پڑتی ہے۔ صرف تین ماہ کچھ گرمی ہوتی ہے۔ بارش زیادہ تر برف کی شکل میں پڑتی ہے۔ اس میدان کے شمالی حصہ میں صنوبر۔ چیڑ وغیرہ کے نوکدار پتوں والے سدا بہار کے درخت ہوتے ہیں۔ جنوب میں پت جھڑ والے چوڑے پتوں کے درخت ہوتے ہیں۔ گیہوں اور جو کی کاشت کی جاتی ہے۔ لومڑی۔ گلہری وغیرہ سمور دار جانور ہوتے ہیں۔ مویشی پالے جاتے ہیں۔ اس میدان کے جنوب مغربی حصہ کو سٹیپ کا میدان کہتے ہیں۔ یہاں گرمیوں میں کافی گرمی پڑتی ہے اور سردیوں میں شدت کا جاڑا ہوتا ہے۔ بارش کم ہوتی ہے۔ گھاس کے میدان ہیں۔ گیہوں۔ جو۔ کپاس کی کاشت کی جاتی ہے۔ لوگ گائیں۔ اونٹ۔ گھوڑے اور بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ نمدے کے گھروں میں رہتے ہیں۔ گیہوں کی روٹی۔ دودھ۔ مکھن۔ چھاچھ اور گوشت ان کی اہم خوراک ہے۔ مویشی پالنا انکا بڑا پیشہ ہے اب سائنس کی مدد سے یہ علاقہ بہت ترقی کر رہا ہے۔

۳۔ **وسطی سطوح مرتفع:-** ایشیا کے وسط میں پامیر۔ سنکیانگ۔ تبت۔ منگولیا وغیرہ کا اونچی سطوح مرتفع کا علاقہ ہے۔ کوہ ہمالیہ سمندر کی مون سون ہواؤں کو یہاں پہنچنے سے روکے رکھتا ہے لہٰذا یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے۔ نہ ہونے کے برابر۔ موسم سرما نہایت سرد ہوتا ہے۔ لیکن گرمیوں میں کافی تپش ہو جاتی ہے۔ صرف گھاس پیدا ہوتی ہے۔ ٹٹو۔ بھیڑ۔ بکری اور سرا گائے اہم جانور ہیں۔ یہاں کے لوگ چائے بہت پیتے ہیں۔ نہاتے کم ہیں۔

۴۔ **ریگستانی خطہ:-** مغربی ایشیا میں عرب۔ عراق۔ ایران۔ افغانستان اور سندھ و راجستھان کا "تھر" کا علاقہ خشک ریگستان ہے۔ یہاں موسم گرما میں شدت کی گرمی پڑتی ہے۔ اور موسم سرما میں بہت جاڑا ہوتا ہے۔ یہاں کانٹے دار جھاڑیاں اور کیکر وغیرہ ہوتے ہیں۔ جہاں کہیں پانی کا چشمہ یا جھیل ہو وہاں کھجور کے درخت اور گھاس ہوتی ہے۔ اونٹ۔ گھوڑے۔ گدھے اور بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ عرب لوگ عموماً خانہ بدوش ہیں۔

۵۔ **بحیرۂ روم کا خطہ:-** بحیرۂ روم کے قریب ترکی۔ سیریا اور اسرائیل کے ممالک میں بارش موسم سرما میں ہوتی ہے۔ سردی کم پڑتی ہے اور موسم گرما خشک ہوتا ہے۔ یہاں انگور۔ زیتون۔ لیموں۔ نارنگی۔ گیہوں۔ مکی اور گھاس ہوتی ہے۔ جس پر بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ شہتوت کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔

۶۔ **مون سون ہواؤں کا خطہ:-** بھارت۔ پاکستان۔ لنکا۔ بنگلہ دیش۔ برما۔ تھائی لینڈ۔ ویت نام۔ چین۔ جاپان اور جزائر فلپائن میں مون سون ہوائیں چلتی ہیں۔ گرمیوں میں آب و ہوا مرطوب اور سردیوں میں کافی سرد و کم مرطوب ہوتی ہے۔ یہاں ساگوان۔ سال۔ بڑ۔ پیپل۔ بانس۔ چندن وغیرہ کے جنگلات ہیں۔ میدانوں میں چاول۔ گنا۔ گیہوں اور تیلوں کے بیج نیز پہاڑی ڈھلانوں پر چائے اور قہوہ پیدا ہوتا ہے۔ بنگال میں پٹ سن بہت ہوتی ہے۔ جاپان چین اور بھارت کے کچھ حصوں میں شہتوت کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔ گائے۔ بیل۔ بھینس۔ گھوڑے۔ گدھے۔ ہاتھی۔ شیر۔ بندر۔ گینڈے۔ ہرن وغیرہ حیوانات پائے جاتے ہیں۔

۷۔ **استوائی خطہ:-** ایشیا کے جنوب مشرق میں جزائر شرق الہند یعنی انڈونیشیا۔ ملیشیا اور جزائر فلپائن کا جنوبی حصہ خطِ استوا کے نزدیک واقع ہے۔ یہاں تمام سال شدت کی گرمی پڑتی ہے۔ اور بہت بارش ہوتی رہتی ہے گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں جن میں ربڑ۔ آبنوس۔ مہاگنی اور ناریل کے درخت ہوتے ہیں۔ تمباکو۔ گنا۔ ساگو دانہ۔ کیلے اور چائے کی کاشت ہوتی ہے۔ بندر۔ بن مانس۔ ہاتھی۔ گینڈا۔ چھپکلیاں۔ شیر۔ مگرمچھ۔ گھڑیال وغیرہ حیوانات پائے جاتے ہیں۔

معدنیات

کوئلہ:- چین۔ جاپان۔ بھارت۔ برما۔ سائبیریا۔ مغربی پاکستان۔
سونا:- کوہ الطائی۔ بھارت۔ سائبیریا۔ چین۔ جاپان۔ انڈونیشیا۔ فلپائن۔
لوہا:- سائبیریا۔ بھارت۔ چین۔ ترکی۔ کوریا۔ جاپان۔
تانبا:- سائبیریا۔ جاپان۔ چین۔ کوریا۔ بھارت۔ برما۔
چاندی:- جاپان۔ کوہ الطائی۔ چین۔ بھارت۔ برما۔

پیٹرولیم (مٹی کا تیل) کویت۔ سعودی عرب۔ بحرین۔ عراق۔ ایران۔ برما۔ بھارت۔ مغربی پاکستان۔ انڈونیشیا۔ ملیشیا۔ جاپان۔ سائبیریا۔ چین۔
قلعی:- ملیشیا۔ برما۔ انڈونیشیا۔ تھائی لینڈ۔ شمالی ویت نام۔ جاپان۔
نمک:- مغربی پاکستان۔ بھارت۔ چین۔ عرب۔ ترکی۔ اسرائیل۔ ایران۔
ہیرے جواہرات:- برما۔ لنکا۔ روس۔ ترکستان۔ بھارت۔ ایران۔
موتی:- خلیج منار (لنکا) خلیج فارس (بحرین) جاپان۔

آبادی .... ۱۹ ا انخاص

گنجان چین ۷۵ کروڑ۔ بھارت ۵۵ کروڑ۔ پاکستان۔ جاپان۔ جزیرہ جاوا۔ بہت کم۔ عرب۔ منگولیا۔ سائبیریا۔ ایران۔ افغانستان۔ جزیرہ بورنیو۔

یورپ۔ قدرتی تقسیم

ساحل کی لمبائی ....۳۸ کلومیٹر

آبادی ۶۵ کروڑ

رقبہ .... ا مربع کلومیٹر

محل وقوع:- برِاعظم یورپ ایشیا کے مغرب کی جانب اور افریقہ کے شمال کی طرف واقع ہے۔ دراصل یورپ اور ایشیا ایک ہی عظیم بری قطعہ ہے جسے یوریشیا کہتے ہیں۔

یورپ کے شمال کی طرف بحر منجمد شمالی ہے۔ جنوب کو بحیرۂ روم۔ بحیرۂ اسود اور کوہ قاف ہیں۔ مغرب کی طرف بحر اوقیانوس ہے۔ اور مشرق کی جانب بحیرہ کیسپئن کوہ یورال اور برِاعظم ایشیا ہیں۔

اہمیت:- یہ براعظم آسٹریلیا کو چھوڑ کر باقی تمام براعظموں میں سے چھوٹا ہے۔ لیکن مال و دولت۔ علم و ہنر۔ تہذیب اور مجلسی ترقی میں دنیا بھر میں اوّل نمبر پر ہے۔ اسکا بیشتر حصہ منطقہ معتدلہ میں ہے۔ ساحل بہت کٹا پھٹا ہے۔ جس میں متعدد عمدہ بندرگاہیں ہیں۔ معدنیات بہت پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا صنعت و حرفت میں بہت ترقی ہوئی ہے آب و ہوا بہت عمدہ اور محنت کشی کے موافق ہے۔ زمین زرخیز ہے۔ انہیں تمام وجوہ سے اہل یورپ نے ہر میدان میں ترقی کی ہے اور دنیا کی کھوج کر کے اپنی تہذیب دور دور پھیلا دی ہے

سطح:- سطح کے لحاظ سے یورپ کو مندرجہ ذیل تین خطوں میں بانٹ سکتے ہیں۔

۱۔ شمال مغربی کوہستانی علاقہ:- اس میں (۱) سکنڈی نیویا کے پہاڑ (۲) سکاٹ لینڈ کے گریمپئن پہاڑ (۳) آئس لینڈ کے پہاڑ اور (۴) شمالی آئرلینڈ کے پہاڑ شامل ہیں۔ یہ پہاڑ جنوب مغرب سے شمال مشرق کے رخ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لہٰذا بحر اوقیانوس کی مغربی ہوائیں ان سے ٹکرا کر خوب بارش کرتی ہیں۔ اس خطہ کے دریا چھوٹے چھوٹے مگر تیز رفتار ہیں۔

۲۔ وسطی میدان اعظم:- یہ میدان مغرب میں تنگ ہے۔ مگر مشرق کی جانب بہت فراخ ہو گیا ہے۔ اس میں آئرلینڈ۔ فرانس۔ بلجیم۔ جرمنی۔ ڈنمارک۔ پولینڈ سویڈن۔ فن لینڈ اور روس کے ممالک ہیں۔ مشرق میں کوہ یورال اسے ایشیا کے میدان اعظم سائبیریا سے الگ کرتا ہے۔ اس میدان میں کہیں کہیں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ دریا بہت ہیں۔ مثلاً دریائے والگا جو والدائی کی پہاڑیوں سے نکل کر بحیرۂ کیسپئن میں گرتا ہے۔ اور ڈونیا۔ اوڈر۔ وسٹولا۔ ایلب۔ رائن۔ سین۔ لوار۔ ٹیمز۔ ڈان۔ نیپر وغیرہ۔ کئی دریاؤں کو اب جہازی نہروں کے ذریعے ملا دیا گیا ہے جس سے اندرونی حصوں میں بھی جہاز رانی ہوتی ہے۔ اس میدان کا بحیرۂ کیسپین کے ساحل کا علاقہ سطح سمندر سے بھی نیچا ہے۔ نیدرلینڈز کے کچھ حصے بھی سطح سمندر سے نیچے ہیں۔

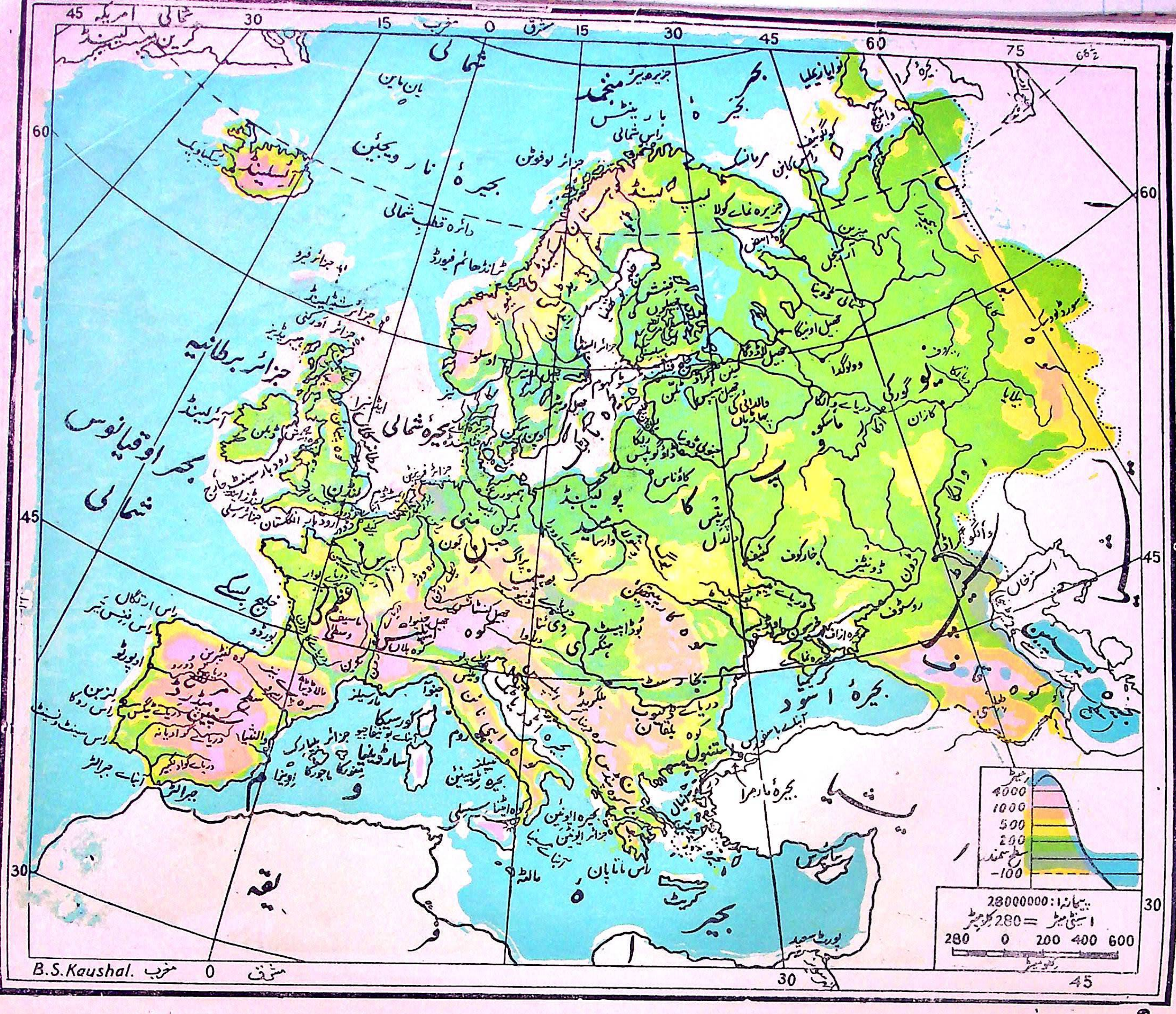
جنوبی یورپ کے پہاڑ:- وسط یورپ میں کوہ ایلپس ہے۔ اس سے کئی دیگر سلسلہ ہائے کوہ نکلے ہوئے ہیں۔ جنوب کو اٹلی میں کوہ اپی نائن ہے۔ مغرب کی جانب کوہ پیرے نیز ہے جو فرانس اور سپین کی باہمی سرحد بناتا ہے۔ آگے سپین میں کوہ کینٹیبرین ہے۔ ایلپس سے مشرق کی جانب کوہ کارپے تھیئن۔ اور جنوب مشرق کی طرف دینارک ایلپس اور بلقان و پنڈس پہاڑ ہیں۔ کوہ پنڈس یونان کی راس ماتا پان تک چلا گیا ہے۔ کوہ ایلپس سے شمال مغرب کی طرف کوہ جورا ایک چھوٹا سا سلسلہ ہے۔ اس سے شمال کی طرف کوہ ووژ اور کوہ بلیک فارسٹ ہے۔ ایلپس کے سلسلہ ہائے کوہ صنوبر چیڑ وغیرہ کے جنگلات اور برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ وسطی حصہ میں متعدد خوبصورت جھیلیں ہیں۔ سمپلون۔ گاتھرڈ وغیرہ کئی درے ہیں جن میں سے سڑکیں اور ریلیں گزرتی ہیں۔ اس خطے کے اہم دریا ڈینوب۔ رائن۔ پو۔ ٹائیبر۔ ٹیگس۔ دورو۔ گوادیانہ اور ایبرو ہیں۔ ان دریاؤں کی وادیاں بہت زرخیز ہیں۔

(۴) **بلند ترین چوٹیاں:-** کوہ البرز (قاف) ۵۶۳۰ میٹر ـــ کوہ بلاں (ایلپس) ۴۸۱۰ میٹر

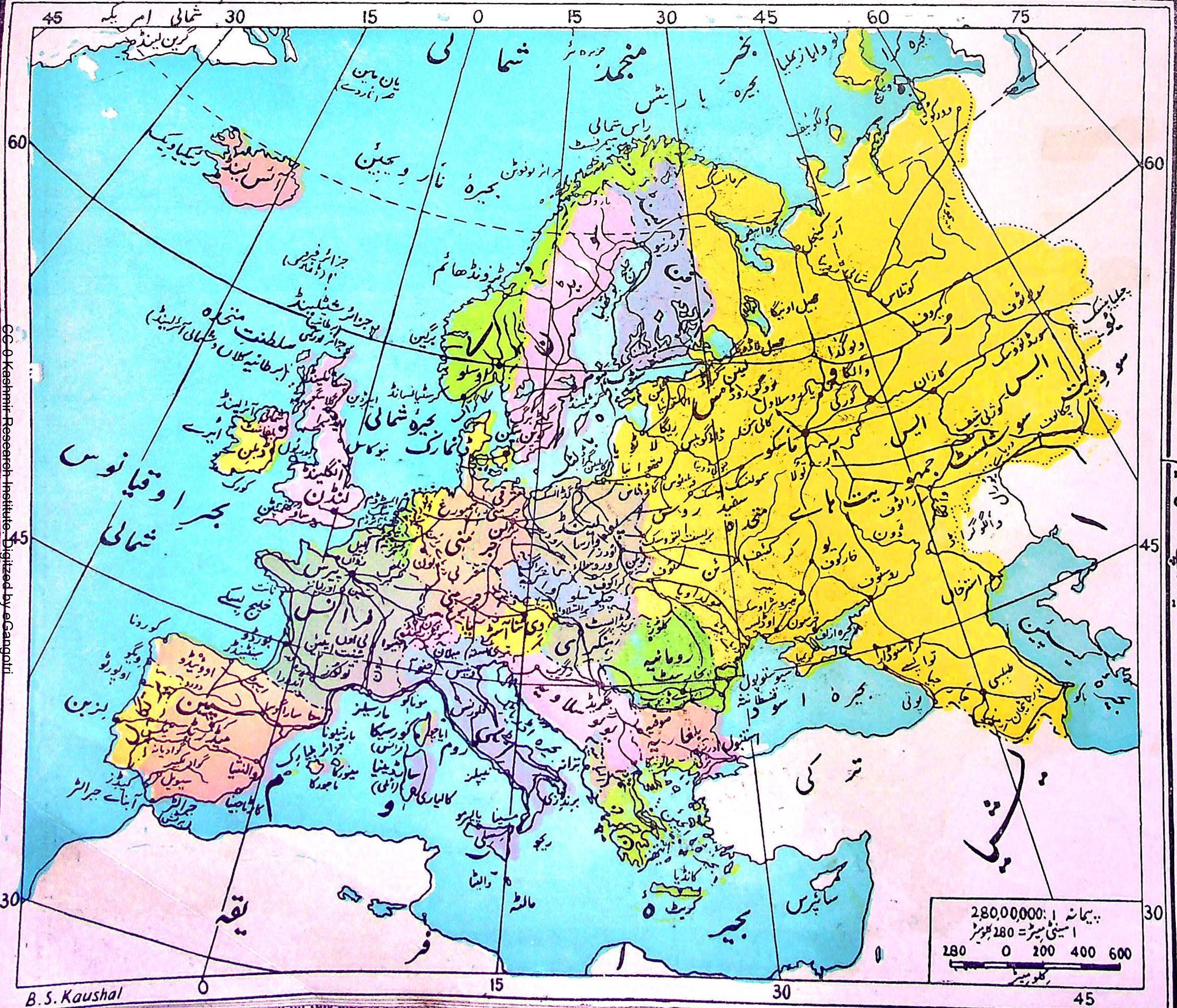
(۵) **طویل ترین دریا:-** والگا ...۳۷ کلومیٹر

(۶) **وسیع ترین جھیل:-** لاڈوگا ...۱۸ مربع کلومیٹر

یوروپ — سطح


بحر منجمد شمالی
بحیرۂ بارینٹس
بحیرۂ ناروجین
دائرہ قطب شمالی
جزائر برطانیہ
بحر اوقیانوس شمالی
بحیرۂ شمالی
خلیج بسکے
بحیرۂ اسود
بحیرۂ مارمرا
ایشیا
افریقہ
سطح سمندر
4000
1000
500
200
-100
پیمانہ 1:28000000
1 سینٹی میٹر = 280 کلومیٹر
280 0 200 400 600
B.S.Kaushal.

یوروپ — ملکی تقسیم



یورپ ۔ ملکی تقسیم

یورپ کے بڑے بڑے ممالک

ملک	دارالحکومت	دارالحکومت کا حال	دیگر بڑے بڑے شہر
سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں وشمالی آئرلینڈ (U. K.)	لنڈن	دنیا بھر میں سب سے بڑا شہر اور بندرگاہ ہے دریائے ٹیمز پر واقع ہے۔ انگلینڈ اور سلطنت متحدہ کا دارالحکومت ہے۔ یہاں بڑے بڑے کارخانے ہیں۔	ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ کی راجدھانی) بلفاسٹ (شمالی آئرلینڈ کی راجدھانی) گلاسگو۔ منچسٹر۔ لیورپول۔ نیوکیسل ساؤتھمپٹن۔
ایرے (آئرلینڈ) Eire	ڈبلن (بیلیا اہاکلیا)	مشہور بندرگاہ ہے۔ پوپلین کپڑا اور شراب بنتی ہے	کارک۔ لمرک۔ گیلوے (بندرگاہیں)
فرانس	پیرس	خوبصورتی اور سامان زیبائش کے لئے مشہور ہے	رنیس۔ روبے۔ لیل (اونی کپڑا) روآں (سوتی کپڑا) لیوں۔ بوردو مارسیلز۔
نیدرلینڈز (ہالینڈ)	ایمسٹرڈم	صنعتی شہر بندرگاہ ہے۔ یہاں لوہے کا سامان بنتا ہے	راٹرڈم۔ ہیگ (عدالت عالم)
بلجیم	برسیلز	مشہور یونیورسٹی ہے۔ یہاں ریشمی اور اونی کپڑا بنتا ہے	اینٹورپ (بندرگاہ۔ کارخانے۔ ہیروں کی کٹائی۔)
مشرقی جرمنی	برلن	ریلوں کا مرکز۔ کپڑا۔ کلیں۔ شراب	لیپزگ۔ ڈریسڈن۔
مغربی جرمنی	بون	دریائے رائن کے بائیں کنارے پر۔ یونیورسٹی ہے۔	ہمبورگ (مشہور بندرگاہ) کولون۔ میونخ۔
پولینڈ	وارسا	دریائے وسچولا پر ریلوں کا مرکز ہے۔ مشینیں اور کپڑا بنانے کے کارخانے ہیں	لوڈز۔ کراکوف۔ ورسلاو
سوویٹ یونین (روس) (U.S.S.R.)	ماسکو	روس کے وسط میں ریلوں کا مرکز ہے۔ سوتی۔ اونی۔ اور ریشمی کپڑا کلیں اور چمڑے کا سامان بنانے کے کارخانے ہیں۔	لینن گراڈ۔ وولگوگراڈ۔ کوئربی شیف۔ استرخان۔ طبلیسی ٹمن۔ ریگا۔ کالینن گراڈ۔ ولینوس۔ لووف
ناروے	اوسلو	بندرگاہ ہے۔ مچھلی اور لکڑی باہر جاتی ہے	ٹرونڈہائیم۔ برگن۔ ہیمرفیسٹ۔ ناروک
سویڈن	سٹوکہوم	بندرگاہ ہے۔ کلیں۔ کپڑا۔ چمڑے کا سامان	گوٹے بورگ۔ عنیفلے۔ ہپرانڈہ
فن لینڈ	ہیلسنکی	بندرگاہ ہے۔ سمور اور لکڑی باہر جاتی ہے	ترکو۔ ٹورینو۔
ڈنمارک	کوپن ہیگن	بحیرہ بالٹک کی کنجی ہے۔ مکھن۔ پنیر۔ انڈے باہر جاتے ہیں	(آئس لینڈ کا جزیرہ بھی شاہ ڈنمارک کے ماتحت ہے)
پرتگال	لزبن	بندرگاہ ہے۔ شراب باہر جاتی ہے	اپورٹو۔ (بندرگاہ۔ پورٹ شراب)
سپین	میڈرڈ	وسط میں تجارتی راستوں کا مرکز ہے	بارسیلونا۔ والنشیا۔ کیڈیز۔ بلباؤ
اٹلی	روم	عیسائیوں کا متبرک مقام ہے۔ یہاں پوپ رہتا ہے	نیپلز۔ جنوآ۔ میلان۔ وینس
آسٹریا	وی ئنا	ریلوں کا مرکز ہے۔ سامان آرائش۔ کلیں اور شراب بنتی ہے۔	

دیگر ممالک:۔ ہنگری (د۔ بڈاپسٹ) چیکوسلواکیہ (د۔ پراگ) رومانیہ (د۔ بخارسٹ) بلغاریہ (د۔ صوفیہ) یوگوسلاویہ (د۔ بلگریڈ) یونان (د۔ ایتھنز) البانیہ (د۔ ترانہ) ٹرکی (استنبول۔ انقرہ) سوئٹزرلینڈ (د۔ برن) لکسمبرگ۔ مالٹا۔ اندورا۔ موناکو

اہم ریلیں:۔ (۱) اورئینٹ ایکسپریس ریلوے (پیرس سے وی ئنا۔ بڈاپسٹ۔ بلگریڈ۔ صوفیہ۔ استنبول (۲) نردرن ایکسپریس (پیرس سے برلن۔ ماسکو ہوتی ہوئی گریٹ سائبیرین ریلوے سے مل جاتی ہے (۳) پیرس سے پرتگال کو (۴) پیرس سے بحیرہ روم کے ساحل پر مارسیلز کو جہاں سے بھارت کو جہاز آتے ہیں۔

یورپ۔ برطانیہ۔ آب و ہوا۔ پیداوار۔ معدنیات۔ صنعت و حرفت

یورپ

آب و ہوا:۔ یورپ کا بیشتر حصہ منطقہ معتدلہ میں ہے عین شمالی حصہ منطقہ باردہ میں ہے۔ بحر اوقیانوس کی مغربی ہوائیں یورپ میں تمام سال بارش کرتی ہیں۔ مشرقی حصہ میں بارش کم ہوتی ہے۔ جنوبی یورپ (بحیرۂ روم کے خطہ) میں یہ ہوائیں صرف موسم سرما میں چلتی ہیں۔ گرمیوں میں وہاں خشک تجارتی ہوائیں چلتی ہیں۔

نباتات کے خطے:۔ ۱۔ ٹنڈرا روس۔ فن لینڈ اور ناروے کے انتہائی شمالی برفانی علاقوں میں صرف کائی اور لچن گھاس پیدا ہوتی ہے رینڈیر یہاں کا اہم جانور ہے۔

۲۔ سرد جنگلات کا خطہ۔ ناروے۔ سویڈن۔ فن لینڈ اور شمالی روس کے میدان میں چیڑ وغیرہ کے نوکیلے پتوں والے سدا بہار کے درختوں کے جنگلات ہیں۔ ان میں لومڑی وغیرہ سمور دار جانور رہتے ہیں۔ یہاں اوٹ۔ جو۔ جئی کی کاشت ہوتی ہے۔

۳۔ معتدل جنگلات کا خطہ:۔ وسط یورپ میں اوک (بلوط) وغیرہ کے چوڑے پتوں والے پت جھڑ کے درختوں کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ مغربی حصوں میں گیہوں۔ سن اور السی کی کاشت کی جاتی ہے۔ جنوبی حصوں میں انگور بھی ہوتا ہے۔

(۴) سٹیپ کا میدان:۔ جنوبی روس میں بارش کم ہوتی ہے آب و ہوا شدت پسند ہے۔ یہاں گھاس کے میدان ہیں جن پر مویشی پائے جاتے ہیں۔ گیہوں اور کپاس کی کاشت کی جاتی ہے۔

۵۔ بحیرۂ روم کا خطہ:۔ جنوبی یورپ میں موسم سرما میں بارش ہوتی ہے۔ یہاں انگور۔ انجیر۔ لیموں۔ گیہوں۔ جو۔ شہتوت اور خشک پہاڑیوں پر گھاس پیدا ہوتی ہے ریشم کا کیڑا اور بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔

معدنیات:۔
کوئلہ۔ برطانیہ۔ جرمنی۔ پولینڈ۔ فرانس۔ بلجیم۔ سوویت روس کا جنوبی حصہ۔
لوہا۔ برطانیہ۔ مغربی جرمنی۔ فرانس۔ بلجیم۔ جنوبی روس۔ سپین۔ سویڈن۔
مینگنیز۔ سوویت یونین (کوہ یورال) اٹلی۔ یوگوسلاویہ۔ سپین۔ رومانیہ
سونا۔ سوویت یونین (کوہ یورال) ہنگری۔ رومانیہ۔ چیکوسلوواکیہ۔
تانبا۔ سوویت یونین۔ سپین۔ جرمنی۔ سویڈن۔ برطانیہ
پٹرولیم۔ سوویت یونین۔ رومانیہ۔ پولینڈ۔
گندھک۔ اٹلی۔ سسلی۔ سپین۔ ناروے۔ آئس لینڈ۔

جزائر برطانیہ

جزائر برطانیہ۔ براعظم یورپ کے مغرب میں واقع ہے۔ اس مجمع الجزائر میں برطانیہ کلاں۔ آئرلینڈ اور تقریباً ... ۵ دیگر جزیرے شامل ہیں۔ برطانیہ کلاں میں انگلینڈ۔ ویلز اور سکاٹ لینڈ کے علاقے ہیں۔ آئرلینڈ کا شمالی حصہ اور برطانیہ کلاں مل کر سلطنت متحدہ (United Kingdom) کہلاتی ہے۔ جس کی راجدھانی لندن: دنیا بھر میں سب سے بڑا شہر اور بندرگاہ ہے۔ آئرلینڈ کا باقی حصہ ایرے کہلاتا ہے۔ یہ خودمختار مملکت ہے۔

آب و ہوا اور پیداوار:۔ برطانیہ کی آب و ہوا معتدل ہے۔ مغربی ہوائیں سارا سال بارش کرتی ہیں مغربی حصوں میں بارش زیادہ ہوتی ہے مشرقی حصوں میں کم۔ پہاڑی علاقوں میں اوک بیچ اور ایلم وغیرہ کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ میدانی علاقوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ کم بارش والے مشرقی حصوں میں گیہوں جو۔ اوٹ اور ہوپ کی کاشت کی جاتی ہے۔ آئرلینڈ میں شلغم۔ آلو اور السی زیادہ ہوتی ہے جنوبی اور مغربی حصوں میں سیب۔ ناشپاتی وغیرہ پھل پیدا کئے جاتے ہیں۔ پہاڑیوں کی خشک ڈھلانوں پر گھاس ہوتی ہے۔ جس پر بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ مشرقی میدان میں گائیں گھوڑے اور آئرلینڈ میں سوئر پائے جاتے ہیں۔

معدنیات:۔ کوئلہ۔ سکاٹ لینڈ میں لینارک شائر انگلینڈ میں کمبرلینڈ۔ نارتھمبرلینڈ۔ ڈرہم۔ یارک شائر۔ ڈربی شائر۔ ناٹنگھم شائر۔ سٹیفورڈ شائر۔ شراپ شائر۔ جنوبی ویلز اور کینٹ میں ملتا ہے۔

لوہا۔ ان تمام کوئلہ کے میدانوں کے نزدیک ملتا ہے۔ سب سے اچھا لوہا یارک شائر میں ملتا ہے۔ نمک۔ سلیٹ پتھر۔ چینی مٹی تانبا۔ قلعی۔ جست۔ سیسہ اور ایلومینیم کی کانیں بھی ہیں۔
سُوتی کپڑا مانچسٹر (لینکاشائر) یارک شائر۔ گلاسگو (سکاٹ لینڈ) اور بلفاسٹ (شمالی آئرلینڈ) میں بنتا ہے۔ اونی کپڑا۔ یارک شائر میں لیڈز اور بریڈفورڈ کے مقام پر زیادہ بنتا ہے۔
لوہے اور فولاد کا سامان۔ گلاسگو۔ نیوکاسل۔ سنڈرلینڈ اور بلفاسٹ میں جہاز بنتے ہیں۔ برمنگھم کے بلیک کنٹری میں ہوائی جہاز موٹر کاریں۔ کلیں۔ کیل کانٹا وغیرہ شیفیلڈ میں چھری۔ چاقو قینچی۔ کارڈف اور سوانسی میں ریل کی پٹڑی چادریں اور کارڈر۔ کرو (چیشائر) میں ریل کے انجن بنتے ہیں۔ بلفاسٹ میں کتان بننے کے ڈنڈی میں پٹ سن کی بوریاں۔ چٹائیاں اور رسے بنانے کے ڈربی۔ کاونٹری اور بریڈفورڈ میں ریشمی کپڑے کے او۔ لیڈز میں چمڑے کا سامان بنانے کے کارخانے پائے جاتے ہیں۔ صابن۔ چینی کے برتن۔ دھات کے برتن۔ کانچ کا سامان اور کیمیائی اشیا بنانے کے بھی بہت سے کارخانے ہیں۔ ڈنڈی میں پھلوں کے مربے بنانے کے کارخانے ہیں۔

یوروپ - برطانیہ ـــــ آب و ہوا - پیداوار - معدنیات - کارخانے

یوروپ
قدرتی خطے - معدنیات

400 0 500 1000
کلومیٹر

ٹنڈرا
سرد معتدل جنگلات
سمندر کے نزدیک کے معتدل جنگلات
برّی معتدل جنگلات
سٹیپ کے میدان
بحیرۂ روم کا خطّہ

کوئلہ
لوہا
پٹرولیم
تانبا
سونا
چاندی
سکّہ (سیسہ)
جست
باکسائٹ
مینگنیز
یورینیم
گندھک
نمک

بحر منجمد شمالی
آئسلینڈ
جزائر برطانیہ
بحر اوقیانوس
فرانس
بحیرۂ اسود
افریقہ
ایشیا

جزائر برطانیہ

بارش - زرعی پیداوار معدنیات

سالانہ بارش
100 سم سے کم
100 سے 200 سم
200 سم سے زیادہ
ہوائیں

کوئلہ
لوہا
سیسہ
نمک
سلیٹ پتھر
چینی مٹی
قلعی

بحیرۂ شمالی
بحیرۂ آئرش
رود بار سینٹ جارج
رود بار انگلستان

ملکی تقسیم - کارخانے

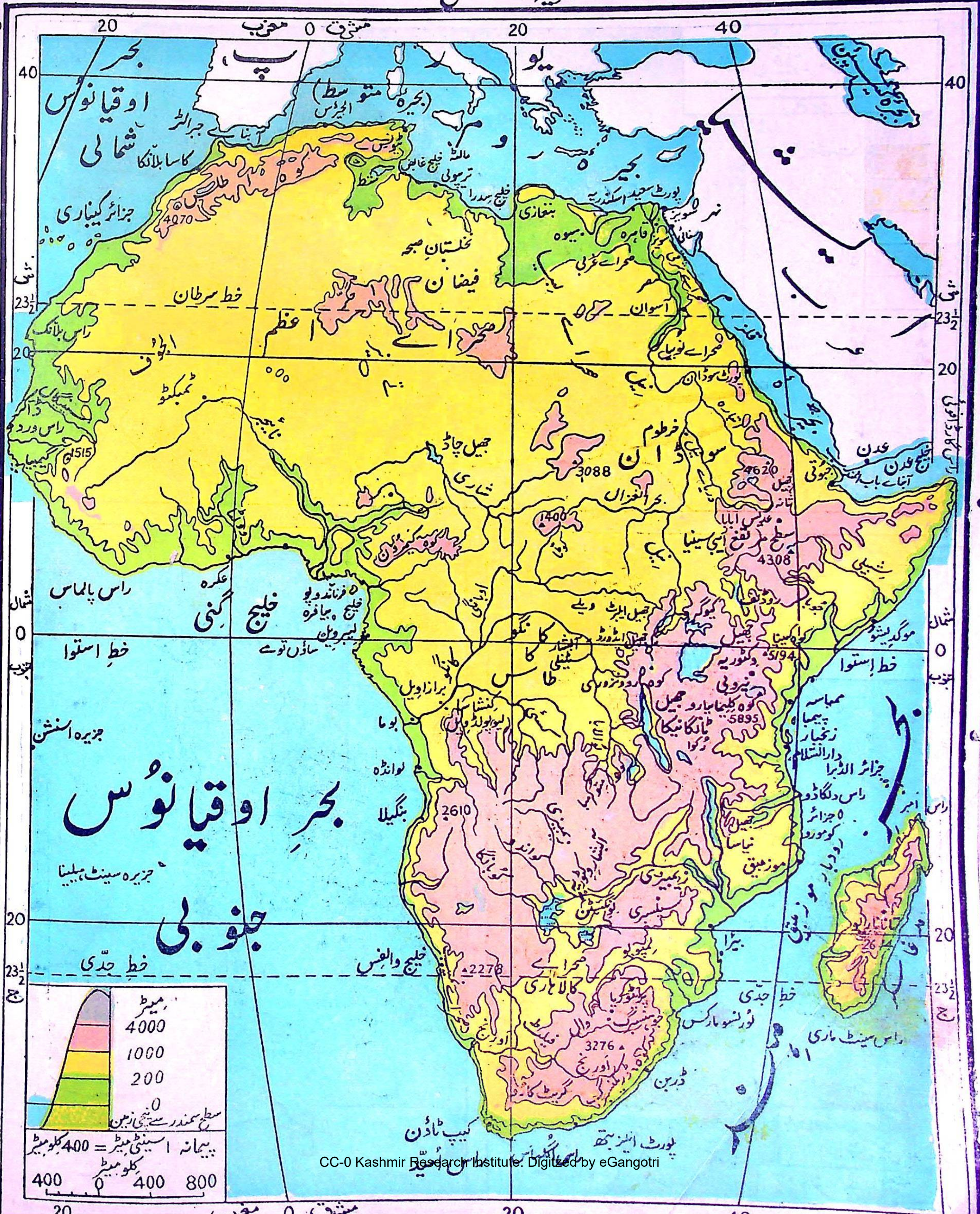
سوتی کپڑا
اونی کپڑا
ریشمی کپڑا
کتان
پٹ سن کا سامان
لوہے و فولاد کا سامان
جہاز سازی
چمڑے کا سامان
کاغذ
دواسازی (کیمیاوی)
متعدد صنعتیں

جزائر شٹلینڈ
جزائر اورکنی
بحیرۂ شمالی
سکاٹلینڈ
سلطنت متحدہ برطانیہ و شمالی آئرلینڈ
آئرلینڈ
ڈبلن
ایرے
بحیرۂ آئرش
انگلینڈ
لنڈن
رود بار انگلستان
فرانس

پیمانہ 300 200 100 0 100 کلومیٹر

B.S.Kaushal

افریقہ — سطح



بحر اوقیانوس شمالی
بحیرہ روم
(بحیرہ متوسط)
الجزائر
تیونس
مالٹا
طرابلس
خلیج قابس
خلیج سدرا
آبنائے جبرالٹر
کاسا بلانکا
جزائر کینیری
4070
بنغازی
اسکندریہ
پورٹ سعید
قاہرہ
نہر سویز
سیوہ
صحرائے عربی
نخلستان صحبہ
فیضان
صحرائے اعظم
خط سرطان
اسوان
صحرائے نوبیا
پورٹ سوڈان
راس بلانک
ٹمبکٹو
راس ورد
1515
خرطوم
سوڈان
جھیل چاڈ
3088
بحر الغزال
1400
کوہ کیمرون
عدیس ابابا
سطح مرتفع ابی سینیا
4620
4308
عدن
خلیج عدن
جبوتی
موگدیشو
راس پالماس
عکرہ
خلیج گنی
فرنانڈو پو
خلیج بیافرہ
لیبرویل
سائوں تومے
خط استوا
کانگو
کوہ کینیا
5194
جھیل وکٹوریہ
جھیل البرٹ
جھیل ایڈورڈ
نیروبی
کوہ کلیمانجارو
5895
جھیل ٹانگانیکا
ممباسہ
زنجبار
دارالسلام
جزائر الڈبرا
راس دلگاڈو
جزائر کومورو
کالاہاری
براز اویل
بوما
لوانڈہ
بنگیلا
2610
جزیرہ اسنشن
بحر اوقیانوس جنوبی
جزیرہ سینٹ ہیلینا
زیمبیزی
نیاسا
موزمبیق
بیرا
مڈغاسکر
2276
خلیج والفس
2278
خط جدی
لمپوپو
صحرائے کالاہاری
ڈربن
3276
کیپ ٹاؤن
پورٹ الزبتھ
راس سینٹ ماری
راس امبر
میٹر
4000
1000
200
0
سطح سمندر سے نیچی زمین
پیمانہ 1 سینٹی میٹر = 400 کلو میٹر
کلو میٹر
400 0 400 800

افریقہ۔ سطح۔ ملکی تقسیم۔ آب و ہوا۔ پیداوار

رقبہ:۔ ۳۰۰۰۰۰۰۰ مربع کلومیٹر   آبادی۔ ۳۰ کروڑ

محل وقوع:۔ براعظم افریقہ یوریشیا کے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس کے شمال میں بحیرۂ روم، مغرب اور جنوب مغرب میں بحر اوقیانوس۔ جنوب مشرق میں بحر ہند، مشرق میں بحیرہ عرب اور شمال مشرق کی جانب بحیرہ قلزم ہے۔ بحیرہ قلزم اور بحیرہ روم کے درمیان خاکنائے سویز ہے جو افریقہ کو ایشیا سے ملحق کرتی ہے۔ بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کے درمیان کی آبنائے جبرالٹر افریقہ کو یورپ سے الگ کرتی ہے۔

نہر سویز:۔ یہ نہر ۱۸۶۹ء میں ایک فرانسیسی انجینئر فردی ناں دیسیپ (FERDINAND DE LESSEPS) نے خاکنائے سویز کو کاٹ کر بنائی۔ یہ بحیرہ روم و بحیرہ قلزم کو ملاتی ہے۔ اس کی لمبائی ۱۶۲ کلومیٹر، چوڑائی لگ بھگ ۹۰ میٹر اور گہرائی ۱۰ میٹر سے قدرے زیادہ ہے۔ اس نہر کے بننے سے انگلینڈ سے بھارت آنے کیلئے ۷۰۰۰ کلومیٹر کی بچت ہو گئی ہے اور اسی طرح دیگر مشرقی ممالک اور یوروپین ممالک کے درمیانی فاصلے بہت کم ہو گئے ہیں۔ پہاڑ:۔ وسط مشرقی افریقہ میں کلیماں جارو (۵۸۹۵ میٹر) کینیا اور رُوئنزوری شمال میں کوہ اطلس اور جنوب میں کوہ ڈریکنس برگ ہیں۔ جنوبی افریقہ ایک وسیع سطح مرتفع ہے۔ دریا:۔ نیل۔ کانگو۔ زیمبیزی اور رنج۔ نائیجریا۔ دریائے زیمبیزی آبشار وکٹوریہ بناتا ہے۔ جھیلیں:۔ وکٹوریہ۔ ٹانگانیکا۔ نیاسا۔ چاڈ اور رُڈلف۔

براعظم افریقہ کے ملک۔ ان کے دارالحکومت۔ بندرگاہیں اور دیگر مشہور شہر

ملک	دارالحکومت	بندرگاہیں	دیگر شہر
مصر	قاہرہ	سکندریہ، پورٹ سعید	آسوان، اسیوط، المنشر
سوڈان	خرطوم	پورٹ سوڈان	
لیبیا	ٹریسولی۔ بن غازی		مرزوق
ٹیونس	ٹیونس	ٹیونس	
الجیریا	الجیرز (الجزائر)	الجیرز	
مراکو	رباط	کاسابلانکا	فیض۔ مراقش
ماؤریٹینیا	نواک شط	نواک شط	
سینیگال	ڈاکر	ڈاکر	
مالی	بماکو		ٹمبکٹو
گنی	کوناکری	کوناکری	کانکان
غنا (گھانا)	عکرا	عکرا	
آئیوری کوسٹ	ابیجان	ابیجان	بنجرویل
ٹوگو	لومے	لومے	
داہومی	پورٹو نووو	پورٹو نووو	

ملک	دارالحکومت	بندرگاہیں	دیگر شہر
اپر وولٹا	واگادوگو		
نائیجر	نیامی		
چاڈ	فورٹ لیمی		
جمہوریہ وسط افریقہ	بانگی		
نائیجیریا	لیگوس	لیگوس	سوکوٹو
کیمرون	یاؤنڈے	دوآلہ	
گابون	لیبرویل	لیبرویل	
کانگو	برازاویل	پوانت نوار	
کانگو (زیر)	کنشاسا (لیوپولڈویل)	بوما	سٹینلی ویل
ایتھوپیا	عدیس ابابا	مساوا	اسمارہ
سومالیہ	مقدیشو	بربرا، کسمایو	ہرگیسہ
مڈغاسکر	تاناناریو	تماتاو	
کینیا	نیروبی	ممباسہ	
یوگنڈا	کمپالہ		انٹبی
سپینش صحرا	ولیا سسنروس	ولیا سسنروس	اِفنی
سپینش گنی	ریو مونی	ریو مونی	

ملک	دارالحکومت	بندرگاہیں	دیگر شہر
ٹانزانیہ	دارالسلام	دارالسلام، زنجبار	اوجی جی
روڈیشیا	سلسبری		
انگولا	لوانڈا	لوانڈا	نووالسبوآ
موزمبیق	لورنسو مارکس	بیرہ	موزمبیق
جنوبی افریقہ	پریٹوریا	کیپ ٹاؤن، ڈربن	جوہنسبرگ، کمبرلے
ملاوی	زومبا		بلنٹائر
زیمبیا	لوساکا		لونگسٹون
لائبیریا	مونروویا	مونروویا	
سیرالیون	فری ٹاؤن	فری ٹاؤن	
روانڈا	کگالی		
برونڈی	بوجمبورا		
گیمبیا	باتھرسٹ	باتھرسٹ	
فرنچ سومالی لینڈ	جبوتی	جبوتی	
ماریشس	پورٹ لوئی	پورٹ لوئی	
لیسوتھو	مسیرو		
بوٹسوانا	گیبرونس		

قدرتی خطے:۔ ۱۔ استوائی خطہ۔ اس میں وسطی افریقہ شامل ہے۔ اس خطہ کی آب و ہوا نہایت مرطوب ہے۔ ربڑ۔ تاڑ۔ آبنوس۔ مہاگنی کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ناریل۔ کیلا اور کوکو کے درخت بھی ہوتے ہیں۔ ان جنگلات میں شیر، ہاتھی، بن مانس اور بندر ہوتے ہیں۔ دریاؤں میں مگرمچھ اور گھڑیال پائے جاتے ہیں۔ یہاں دریائے کانگو اور اس کے معاون دریا بہتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کا قد چھوٹا اور رنگ سانولا ہوتا ہے۔ سخت گرمی کی وجہ سے کپڑا بہت کم پہنتے ہیں۔

۲۔ گرم گھاس کے میدان:۔ استوائی خطہ کے شمال اور جنوب کی طرف سوڈان اور دریائے زیمبیزی میں نیز مشرقی افریقہ کی سطح مرتفع پر طاس کانگو کی نسبت کم گرمی ہوتی ہے اور بارش صرف موسم گرما میں ہوتی ہے۔ برسات میں یہاں لمبی لمبی گھاس اُگ آتی ہے۔ اس خطہ میں گائے۔ بیل۔ ہاتھی۔ زیبرا۔ زرافہ۔ شیر اور گینڈا پائے جاتے ہیں۔ درخت محض ندی نالوں کے کنارے ملتے ہیں۔ سطح مرتفع پر قہوہ اور چائے میدان میں مکی۔ کپاس کی کاشت کی جاتی ہے۔ لوگ رنگ کے سانولے ہیں۔

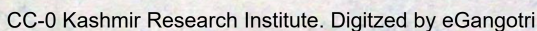
۳۔ صحرائی خطہ:۔ شمال میں خط سرطان کے قریب صحرائے اعظم واقع ہے جو دنیا میں سب سے بڑا ریگستان ہے۔ جنوب میں خط جدی کے نزدیک صحرائے کالاہاری ہے۔ ان علاقوں کی آب و ہوا گرمیوں میں نہایت گرم و خشک اور سردیوں میں سرد و خشک ہے۔ موٹی جڑوں والے پودے کانٹے دار جھاڑیاں اور کیکر ہوتے ہیں۔ جہاں کہیں پانی کا چشمہ مل جاتا ہے وہاں کھجور کے درخت اُگ آتے ہیں۔ ایسے مقامات کو نخلستان کہتے ہیں۔ مکی کی کاشت کی جاتی ہے۔ مصر میں دریائے نیل کی سالانہ طغیانی سے اچھی آبپاشی ہو جاتی ہے اور زرخیز دریائی مٹی بھی پھیل جاتی ہے وہاں کپاس۔ گیہوں۔ تمباکو اور چاول کی کاشت کی جاتی ہے۔ اونٹ ریگستان کا مفید ترین جانور ہے۔ صحرائے کالاہاری میں شتر مرغ ہوتے ہیں۔ صحرا میں کئی جگہ مٹی کا تیل ملتا ہے۔

۴۔ بحیرہ روم کا خطہ:۔ کوہ اطلس کے قریب ساحل پر اور کیپ ٹاؤن کے گرد صوبہ راس امید میں موسم گرما خشک رہتا ہے اور موسم سرما میں بارش ہوتی ہے۔ انگور، زیتون اور لیموں پیدا ہوتے ہیں۔ گیہوں۔ مکی اور جو کی کاشت کی جاتی ہے۔ پہاڑوں پر گھاس پیدا ہوتی ہے جس پر بھیڑ۔ بکریاں پالی جاتی ہیں۔

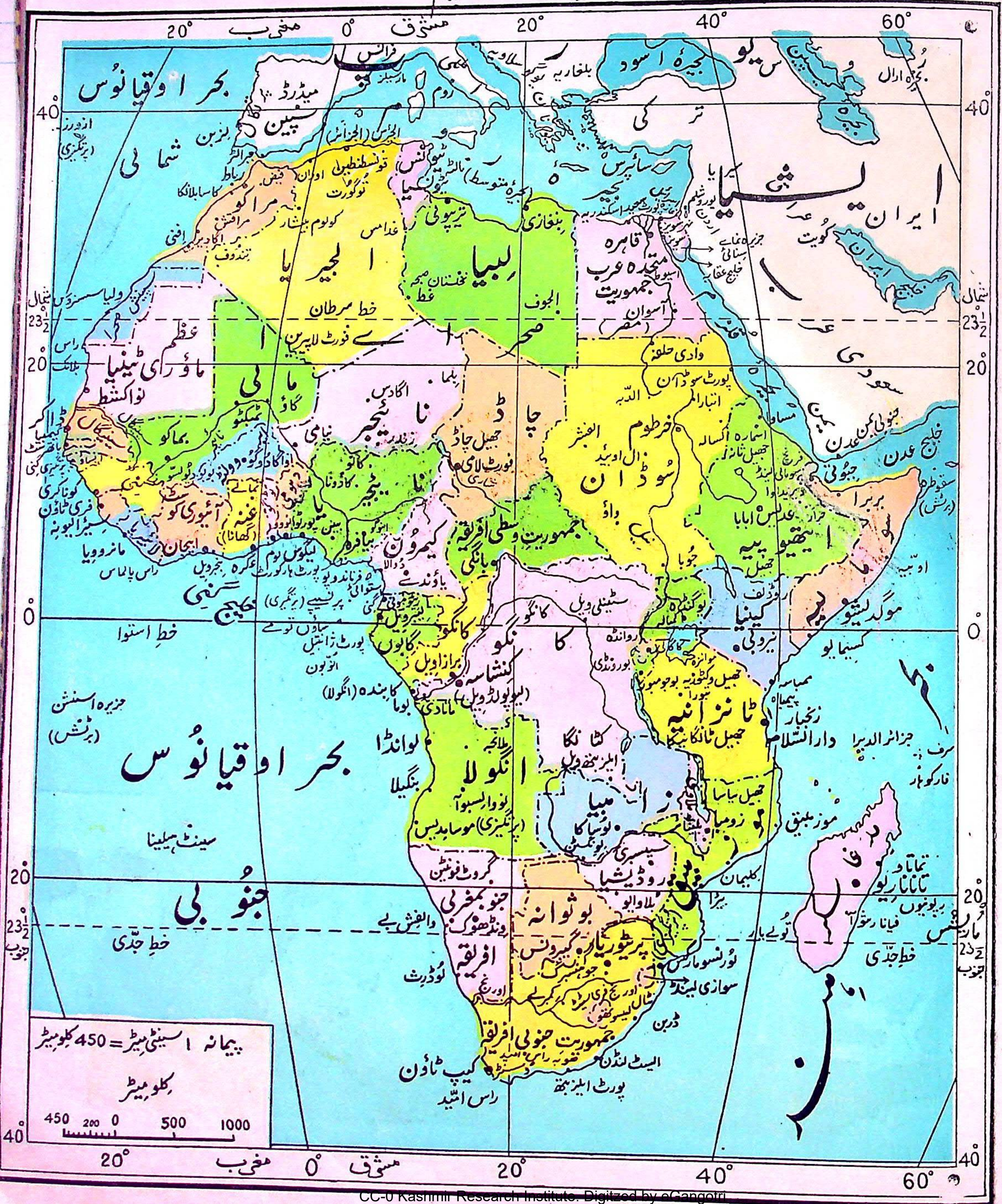
معدنیات:۔ ۱۔ سونا:۔ جوہنسبرگ (ٹرانسوال)۔ روڈیشیا۔ غنا (گھانا)۔ ۲۔ ہیرے:۔ کمبرلے۔ روڈیشیا۔ کانگو۔ ۳۔ تانبہ:۔ صوبہ راس امید (دریائے اورنج کے قریب) کوہ اطلس۔ کانگو۔ ۴۔ کوئلہ:۔ ٹرانسوال۔ صوبہ راس امید۔ کانگو۔ ۵۔ نمک:۔ صحرائے اعظم کے مغربی علاقہ میں۔ ۶۔ مٹی کا تیل:۔ صحرائے اعظم۔ ۷۔ یورینیم:۔ کانگو (زیر)۔ جنوبی افریقہ

یورپ
بحر اوقیانوس شمالی
بحر روم
الجزائر
تیونس
تریپولی
رباط
پورٹ سعید
اسکندریہ
قاہرہ
سیوہ
کفرہ
توات
ایشیا
23½ شمال
خط سرطان
صحرائے اعظم
الجوف
صحرائے نوبیا
بحیرہ احمر
خرطوم
ٹمبکٹو
ڈاکار
فری ٹاؤن
سوڈان
کانو
واگادوگو
عدیس ابابا
ایتھوپیا
خلیج عدن
گنی
ساحل
لیگوس
اکرا
کانگو کا طاس
کنشاسا
کینیا
نیروبی
0
خط استوا
ممباسہ
زنجبار
دار السلام
تانگانیکا جھیل
بوما
لوانڈا
بنگیلا
بحر اوقیانوس جنوبی
الیزبتھ ویل
زامبیا
زیمبیزی کا طاس
نیاسا جھیل
سیلسبری
صحرائے کالاہاری
پریٹوریا
جوہانسبرگ
ڈربن
کیپ ٹاؤن
صوبہ راس امید
خط جدی
بحر ہند

نخلستان اور وادئ نیل
استوائی گرم مرطوب جنگلات
گرم گھاس کے میدان
سٹیپ اور نیم صحرا
گرم خشک ریگستان
بحیرہ روم کا سدابہار خطہ
معتدل جنگلات



افریقہ — مُلکی تقسیم



آسٹریلیا — سطح

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ

رقبہ		آبادی	
آسٹریلیشیا:-	۸۵،۰۰،۰۰۰ مربع کلومیٹر	آسٹریلیشیا:-	۱،۸۰،۰۰،۰۰۰
آسٹریلیا:-	۷۶،۸۶،۸۱۰ " "	آسٹریلیا:-	۱،۱۵،۴۵،۰۰۰
نیوزیلینڈ:-	۲،۶۸،۶۷۶ " "	نیوزیلینڈ:-	۲۶،۷۷،۰۰۰

قدرتی خطے — ۱۔ **استوائی خطہ**:- اس خط میں آسٹریلیا کا شمال مشرقی حصہ ہے جو ساحل کے ساتھ واقع ہے۔ اس کی آب وہوا اور نباتات کسی قدر مون سون ہواؤں کے خطے سے بھی ملتی جلتی ہے۔ یہاں گرمی بہت پڑتی ہے اور بارش بھی بہت ہوتی ہے۔ یوکلپٹس کے گھنے جنگل پائے جاتے ہیں۔ گنا۔ مکی۔ کیلا۔ چاول روئی اور قہوہ کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہاں کے باشندوں کا اہم پیشہ کاشت کاری اور مویشی پالنا ہے۔

۲۔ **گرم گھاس کے میدان**:- (سواناح) شمالی آسٹریلیا میں یہ موسم گرما کی بارش کا خطہ ہے۔ جہاں لمبی لمبی گھاس ہوتی ہے۔ جس پر گائیں اور بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ مشرقی حصہ میں یوکلپٹس کے درخت ہوتے ہیں۔ گیہوں کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ لوگوں کا اہم پیشہ ڈیری فارمنگ، دودھ۔ مکھن۔ پنیر تیار کرنا ہے اور بھیڑیں پال کر اون اور گوشت حاصل کرنا ہے۔

۳۔ **گرم ریگستان**:- وسطی اور مغربی آسٹریلیا میں بارش نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ خط جدی پر واقع ہونے کے باعث ہوائیں اوپر سے نیچے کو اترتی رہتی ہیں۔ لہٰذا بارش نہیں کر سکتیں۔ گرمی بہت پڑتی ہے اس لئے یہ علاقہ ریگستانی ہے جس میں صرف کانٹے دار جھاڑیاں ملتی ہیں۔ وسط اور قریب ساحل کے کچھ علاقہ جات میں آرٹیزین کنوئیں کھودے گئے ہیں۔ جن سے آبپاشی کر کے گھاس پیدا کی جاتی ہے۔ اس پر بھیڑیں پالی جاتی ہیں۔ اس خطہ میں سونے اور چاندی کی کانیں ہیں۔ سونا کال گُرلی اور کول گارڈی میں ملتا ہے اور چاندی سلورٹن اور بروکن ہل میں۔

۴۔ **بحیرہ روم کا خطہ**:- آسٹریلیا کے جنوب مشرق اور جنوب مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ بحیرہ روم کے علاقہ سے ملتی جلتی آب وہوا پائی جاتی ہے۔ سردیوں میں سمندری مغربی ہواؤں سے بارش ہوتی ہے۔ اور سردی کم پڑتی ہے اور گرمیوں میں خشکی کی تجارتی ہواؤں کے باعث بارش نہیں ہوتی اور گرمی بہت پڑتی ہے۔ گیہوں۔ انجیر۔ انگور سنگترے۔ لیموں۔ زیتون اور شہتوت کی کاشت ہوتی ہے۔ شہتوت کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پالے جاتے ہیں۔ پہاڑیوں پر گھاس ہوتی ہے۔ اس سے بھیڑیں پال کر اون اور گوشت حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ **معتدل گھاس کے میدان**:- آسٹریلیا کے جنوب مغربی حصہ میں دریائے ڈارلنگ کے میدان (Darling Downs) کی آب وہوا اور نباتات اسٹیپ کے میدانوں کی سی ہے۔ مشرقی حصہ میں بارش زیادہ ہوتی ہے مغربی حصہ میں کم بارش ہوتی ہے۔ یہاں دریاؤں۔ نہروں یا آرٹیزین کنوؤں سے آبپاشی کر کے کاشت کی جاتی ہے۔ گیہوں اور گھاس یہاں کی اہم پیداوار ہے۔ روئی اور انگور کی کاشت بھی کی جاتی ہے۔ مویشی پالے جاتے ہیں۔ اور ان سے دودھ۔ مکھن۔ پنیر اور گوشت حاصل کیا جاتا ہے۔

۶۔ **معتدل جنگلات کا خطہ**:- جنوب مشرقی ساحل اور پہاڑی علاقہ اور تسمانیہ و نیوزی لینڈ کے جزائر معتدل آب وہوا اور بارش کے علاقے ہیں جہاں جنگلات پائے جاتے ہیں۔

ملکی تقسیم:- آسٹریلیا برطانوی کامن ویلتھ میں شامل ہے۔ یہ بذاتِ خود کچھ ریاستوں کی کامن ویلتھ (دولتِ مشترکہ) ہے جس کا دارالحکومت کان برا ہے۔ کان برا مرکزی حکمرانی کا علاقہ ہے جسے "آسٹریلین کیپٹیل ٹیریٹری" کہتے ہیں۔

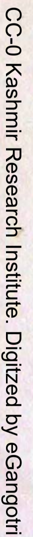
ریاست	راجدھانی	راجدھانی کا حال
۱۔ نیو ساؤتھ ویلز	سڈنی	بہت بڑا شہر اور خوبصورت بندرگاہ ہے۔ تجارت اور صنعت وحرفت کا مرکز ہے۔
۲۔ وکٹوریہ	ملبورن	خوبصورت بندرگاہ ہے۔ یہاں سے اون۔ مکھن۔ گیہوں۔ سونا اور شراب باہر جاتی ہے۔
۳۔ کوئینز لینڈ	برزبین	بندرگاہ ہے۔ یہاں سے اون۔ گوشت۔ چمڑا اور سونا باہر جاتا ہے۔
۴۔ جنوبی آسٹریلیا	ایڈی لیڈ	بڑی بندرگاہ ہے۔ یہاں سے گیہوں۔ اون۔ چاندی اور شراب باہر جاتی ہے۔
۵۔ مغربی آسٹریلیا	پرتھ	بڑا شہر ہے۔ فری منیٹل کی بندرگاہ سے ۲۰ کلومیٹر دور واقع ہے۔ یہاں سے اون۔ سونا۔ گوشت اور گیہوں باہر بھیجے جاتے ہیں
۶۔ تسمانیہ	ہوبارٹ	بندرگاہ ہے یہاں پھلوں کی کاشت ہوتی ہے۔ اور ان کے مربے تیار کئے جاتے ہیں۔
۷۔ شمالی علاقہ (فیڈرل)	پورٹ ڈارون	بندرگاہ ہے۔ یہاں موتی ملتے ہیں۔ یہاں سے گوشت اناج لکڑی باہر جاتے ہیں۔

ان کے علاوہ نیوگنی کا مشرقی حصہ اور مجمع الجزائر بسمارک بھی آسٹریلیا کی حکومت میں ہیں۔ مغربی نیوگنی جسے مغربی ایریان بھی کہتے ہیں۔ انڈونیشیا میں شامل ہے

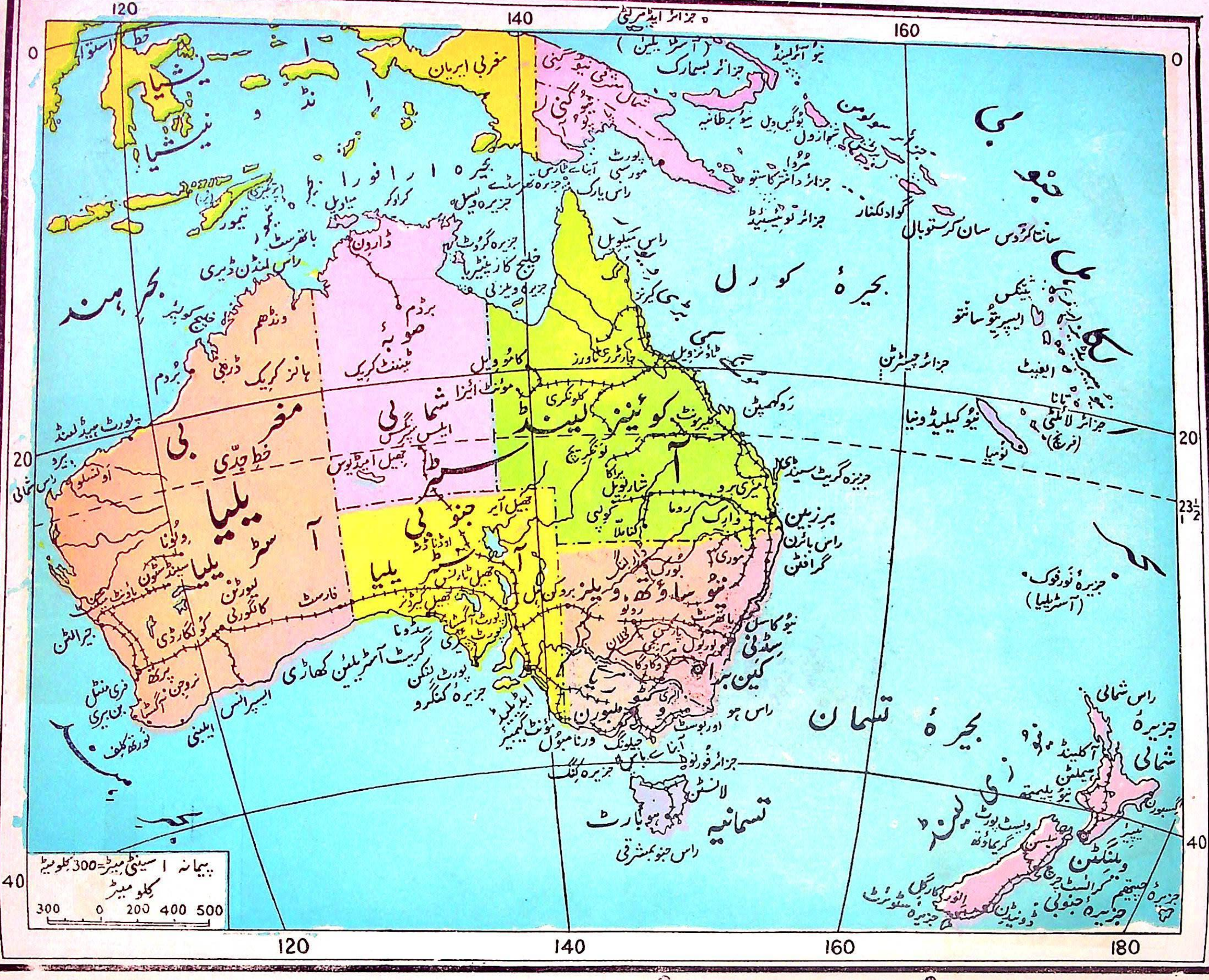
نیوزی لینڈ — یہ بھی برطانوی ڈومینین ہے۔ اس کی راجدھانی ولنگٹن ہے۔ جو بڑی اہم بندرگاہ ہے۔ آک لینڈ بھی اہم بندرگاہ ہے۔ اس ملک میں۔ گیہوں۔ ولائتی باجرہ اور پھل پیدا ہوتے ہیں۔ گائے۔ بیل اور بھیڑ بکریاں پالی جاتی ہیں۔ جن سے اون۔ گوشت۔ دودھ۔ مکھن اور پنیر حاصل کیا جاتا ہے۔ یہاں کوئلے اور سونے کی کانیں ہیں۔

گرم و مرطوب جنگلات
نیم گرم اور معتدل جنگلات
گرم گھاس کے میدان
نیم صحرا
گرم خشک ریگستان
بحیرۂ روم سے مشابہ سدا بہار خطہ
معتدل گھاس کے میدان
معتدل مرطوب جنگلات

نیو گنی
جزائر بسمارک
جزائر سولومن
بحیرۂ ارافورا
بحیرۂ تیمور
ڈاروِن
خلیج کارپنٹیریا
بحیرۂ کورل
ٹاؤنز ویل
راک ہیمپٹن
نیو کیلی ڈونیا
خطِ جدی
بحر الکاہل
برزبین
سڈنی
کینبرا
میلبورن
ایڈیلیڈ
گریٹ آسٹریلین بائٹ
بحیرۂ تسمان
نیوزی لینڈ
ویلنگٹن
تسمانیہ
ہوبارٹ
بحر ہند
بحر منجمد جنوبی
پرتھ
فری مینٹل
کالگورلی
صحرائے وکٹوریہ
صحرائے گبسن
آسٹریلیا
انڈونیشیا
$23\frac{1}{2}$
$23\frac{1}{2}$



آسٹریلیا - مُلکی تقسیم



شمالی امریکہ —— سطح

خلیج ہڈسن
گرین لینڈ
دائرہ قطب شمالی
خلیج الاسکا
جزیرہ وینکوور
سان فرانسسکو
لوس اینجلیز
جھیل گریٹ سالٹ
سالٹ لیک سٹی
خلیج میکسیکو
میکسیکو
واشنگٹن
نیویارک
چارلسٹن
خلیج کیمپیچے
جزائر ریویلاجیدو
جھیل نکاراگوا
وسطی امریکہ
جنوبی امریکہ
بحیرہ کیریبین
جمیکا
پاناما
خط سرطان
راس فیئرویل
راس ہٹراس
جزیرہ نما لیبریڈار
کینساس
اوکلاہوما سٹی
ایل پاسو
جھیل گریٹ بیئر
جھیل گریٹ سلیو
جھیل ونی پیگ
ایڈمنٹن
سسکیچوان
منیاپولس
گیلوسٹن
نیو اورلینز
ہوانا

180 160 140 120 100 80 60 40 20

میٹر
4000
1000
200
سطح سمندر

پیمانہ ۱ سینٹی میٹر = 390 کلومیٹر
کلو میٹر
390 200 0 200 400 600 800 1000

120 100 80

رقبہ۔ ......۲۴۰ مربع کلومیٹر

شمالی امریکہ

آبادی:۔ ۲۹ کروڑ

نہر پاناما:۔ یہ نہر خاکنائے پاناما کے آر پار بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کے درمیان جہازی راستہ ہے۔ نہر سویز دالا فرانسیسی انجینئر اسے بنانے میں ناکام رہا۔ پھر یو۔ ایس۔ اے کی سرکار نے ۱۹۱۶ء میں اسے مکمل کیا۔ یہ ایک نرالے ڈھنگ کی نہر ہے۔ یہ نہر ساری ہموار نہیں ہے بلکہ قفلوں (Locks) کی امداد سے سیڑھیوں کی طرح چڑھتی اور اترتی ہے۔ اس کی لمبائی ۶۵ کلومیٹر چوڑائی۔ ۹ سے ۳۰ میٹر تک اور کم سے کم گہرائی ۲۷ میٹر ہے۔ اس نہر کے بنائے جانے سے یورپ اور شمالی امریکہ کی مشرقی بندرگاہوں سے امریکی مغربی ساحل۔ آسٹریلیا اور چین جاپان وغیرہ ملکوں کو جانے کا راستہ بہت چھوٹا اور آسان ہو گیا ہے۔ امریکہ کی حکومت کو مغربی اور مشرقی سواحل کی حفاظت کیلئے دو بیڑے رکھنے کی ضرورت نہیں رہا۔

نہر پاناما
نہر پاناما
قفل
کلومیٹر
0 5 10 15 20 25
نہری حلقہ کی حدود

محل وقوع:۔ یہ براعظم شمالی نصف کرہ میں واقع ہے۔ اس کے مشرق میں بحر اوقیانوس ہے۔ مغرب میں بحر الکاہل۔ شمال میں بحر منجمد شمالی اور جنوب کی طرف جنوبی امریکہ جو اس سے وسطی امریکہ کے تنگ قطعۂ زمین کے ذریعے ملحق ہے۔

سطح:۔ شمالی امریکہ کو سطح کے لحاظ سے چار حصوں میں بانٹ سکتے ہیں۔

۱۔ **مغربی پہاڑ:۔** تمام مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ شمال میں آبنائے بیرنگ سے لیکر جنوب میں پاناما تک پھیلے ہوئے ہیں۔ سب سے بڑا سلسلہ کوہ رَوکی ہے۔ کوہ رَوکی اور مغربی ساحل کے درمیان کوہ کاسکیڈ۔ کوہ سیرا نیواڈہ اور کوسٹ رینج (ساحلی سلسلہ کوہ) واقع ہے۔ جنوب میں میکسیکو کے پہاڑ سیرا مادرے ہیں۔ ان سلسلہ ہائے کوہ کے بیچ سطح مرتفع ہے۔

۲۔ **مشرقی پہاڑ:۔** کم اونچے پہاڑ ہیں۔ انھیں دریائے سینٹ لارنس دو حصوں میں منقسم کرتا ہے۔ شمال میں لیبرے ڈور یا لورینشین سطح مرتفع ہے۔ اور جنوب میں کوہ ایپے لیچین۔

۳۔ **وسطی میدان اعظم:۔** مشرقی اور مغربی پہاڑوں کے درمیان وسیع میدان ہے۔ اسکے شمالی حصہ میں بہت سی جھیلیں ہیں۔ شمالی حصہ کی ڈھلان شمال کو بحر منجمد شمالی کی طرف ہے۔ اور جنوبی حصہ کی جنوب کو خلیج میکسیکو کی جانب۔ شمال میں میکینزی اور سسکیچوان۔ نیلسن بڑے دریا ہیں۔ وسط میں پانچ بڑی جھیلیں سپیریر۔ مشی گن۔ ہیورن ایری اور اونٹیریو ہیں۔ جن میں سے ہو کر دریائے سینٹ لارنس بہتا ہے۔ یہ دریا جھیل ایری سے جھیل اونٹیریو میں گرتے وقت نیاگرہ کے دلکش آبشار بناتا ہے۔ جو دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ جنوبی زرخیز میدان میں دریائے مسوری اور دریائے مسسیپی بہتے ہیں۔

۴۔ **مشرقی ساحلی میدان:۔** خلیج سینٹ لارنس سے خلیج میکسیکو تک بحر اوقیانوس اور کوہ ایپے لیچین کے درمیان واقع ہے۔ اسے متعدد چھوٹے چھوٹے دریا عبور کرتے ہیں۔ جن کے دہانوں پر بڑے بڑے شہر اور بندرگاہیں واقع ہیں۔

آب و ہوا اور نباتات کے قدرتی خطے۔ ۱۔ **شمالی قطبی علاقہ:۔** یعنی نہایت سرد برفانی ٹنڈرا کا میدان۔ اس میں صرف کائی لچن گھاس پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ (الف) **سرد معتدل جنگلات:۔** کینیڈا میں صنوبر کی قسم کے سدا بہار کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

(ب) **مغربی معتدل جنگلات:۔** مغربی ساحل کے شمالی نصف کے ساتھ ساتھ اور کوہ رَوکی پر چیڑ کے جنگلات ملتے ہیں۔

۳۔ **معتدل گھاس کے میدان:۔** اس براعظم کے وسط میں کوہ روکی کے پاس بہت کم بارش والا خطہ ہے جہاں بھیڑ بکریاں اور گائے بیل پائے جاتے ہیں۔ مشرقی حصہ (پریریز) بہت زرخیز ہے۔ یہاں گیہوں۔ مکی۔ کپاس۔ تمباکو اور اناناس پیدا ہوتے ہیں۔ ۴۔ **بحیرہ روم کا خطہ:۔** اپر کیلی فورنیا کے ساحلی علاقہ میں انجیر۔ انگور۔ زیتون۔ لیموں۔ نارنگی وغیرہ پھل میوے۔ گیہوں اور گھاس ہوتی ہے۔ بھیڑیں پالی جاتی ہیں جن سے اون حاصل ہوتی ہے۔ ۵۔ **گرم خشک ریگستان:۔** لوئر کیلیفورنیا اور میکسیکو کی سطح مرتفع گرم خشک صحرا ہے۔ جہاں کانٹے دار جھاڑیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ۶۔ **مشرقی معتدل میدان:۔** کوہ ایپے لیچین اور اس کے قریب کے علاقہ میں اوک (بلوط)۔ چیڑ۔ بیچ اور برچ کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ۷۔ **گرم مرطوب خطہ:۔** میکسیکو کے ساحلی علاقہ فلوریڈا اور جزائر غرب الہند میں گرمی اور بارش زیادہ ہونے کے باعث نباتات گنجان ہوتی ہے۔ یہاں مہاگنی چوب ٹیننگ رکتھ۔ گنا۔ کپاس۔ کوکو اور قہوہ پیدا ہوتے ہیں۔

مشہور ممالک:۔ (۱) **کینیڈا:۔** کامن ویلتھ کا ممبر ہے۔ دارالخلافہ اوٹاوہ۔ بڑا شہر مونٹریال۔ بندرگاہیں۔ کوئی بیک۔ وکٹوریا۔ وینکوور۔ ۲۔ **ریاستہائے متحدہ (یو ایس اے)** دارالخلافہ واشنگٹن۔ بڑا شہر نیویارک۔ الاسکا بھی اسی حکومت میں ہے ۳۔ **میکسیکو:۔** براعظم کا جنوبی حصہ۔ دارالخلافہ میکسیکو۔ بندرگاہ ویرا کروز۔ **وسطی امریکہ:۔** اس میں گواٹیمالہ۔ سالویڈور۔ ہونڈوراس۔ نکاراگوا۔ کوسٹاریکا اور پاناما کے چھوٹے چھوٹے ممالک ہیں۔ برٹش ہانڈوراز ایک انگریزی ملک ہے۔ جزائر غرب الہند میں کیوبا۔ ہیٹی ڈومینکن ری پبلک۔ جمیکا وغیرہ ممالک ہیں۔ **گرین لینڈ:۔** دنیا میں ایک بڑا جزیرہ ہے جو ڈنمارک کی حکومت میں ہے۔ دارالخلافہ گوتھاب۔


بحر منجمد شمالی
ایشیا
گرین لینڈ
خلیج ہڈسن
کینیڈا
ونی پیگ
اوٹاوہ
نیویارک
واشنگٹن
شکاگو
نیو اورلیانز
خلیج میکسیکو
جزائر غرب الہند
بحیرۂ کیریبین
پاناما
جنوبی امریکہ
وسطی امریکہ
خط سرطان
لوئر کیلی فورنیا
لوس اینجلز
سان فرانسسکو
کیلی فورنیا
پورٹ لینڈ
وینکوور
وکٹوریہ
نووا اسکوشیا
ہیلی فیکس
بحر اوقیانوس شمالی
$66\frac{1}{2}$
$23\frac{1}{2}$ شمال
ٹنڈرا
برفانی کوہستان
صنوبر کی قسم کے جنگلات
چوڑے پتوں والے جنگلات
گھاس کے میدان (پریریز)
بحیرۂ روم سے مشابہ سدابہار خطہ
نیم صحرائی علاقہ (چھوٹی گھاس)
گرم خشک ریگستان
گرم خطہ کے کانٹے دار جنگلات
گرم مرطوب بارانی جنگلات
کلومیٹر
0 400 800


180
160
140
120
100
80
60
40
20
بحر منجمد شمالی
بحیرۂ بوفوٹ
خلیج بیفن
گرین لینڈ
(ڈنمارک)
دائرہ قطب شمالی
جھیل گریٹ بیر
جھیل گریٹ سلیو
یلو نائف
خلیج ہڈسن
چرچل
پورٹ نیلسن
فورٹ جارج
کینیڈا
ایڈمنٹن
کیلگری
ونی پیگ
کوی بیگ
مونٹریال
اوٹاوا
بوسٹن
نیویارک
فلاڈلفیا
واشنگٹن
یو۔ ایس۔ اے
ریاستہائے متحدہ امریکہ
بسمارک
شکاگو
ڈیٹرائٹ
کنساز سٹی
سینٹ لوئی
ڈینور
سان فرانسسکو
لاس اینجلس
فینکس
ٹکسن
ایلپاسو
ڈلاس
سان انٹونیو
اٹلانٹا
میمفس
چارلسٹن
جیکسن ویل
نیو اورلینز
خلیج میکسیکو
ہوانا
خط سرطان
گوادالاجارا
میکسیکو سٹی
اکاپولکو
گواٹیمالا
ہونڈوراس
سان سلواڈور
نکاراگوا
ماناگوا
کوسٹاریکا
سان جوسے
پاناما
کولون
جمیکا
کنگسٹن
بحیرۂ کیریبین
جنوبی امریکہ
60
40
23½
20
پیمانہ
0 500 1000
کلومیٹر
120
BSK
100
80

جنوبی امریکہ — سطح

بحر اوقیانوس شمالی

بحر اوقیانوس جنوبی

بحیرہ کیریبین

خط استوا

خط جدی

80
60
40
0
20
$23\frac{1}{2}$
40
100
80
60
40
20

باربادوس
خورد
جزائر ونڈورڈ
گواڈلوپ
مارٹینیک
ٹوبیگو
ٹرینیڈاڈ
کوراکاؤ
کاراکاس
راس گلیناس
کرسٹوبال کولون
خلیج ڈیرین
پاناما
خلیج پاناما
کوکوس
بوگوٹا
جارج ٹاؤن
پارامار یبو
کے ین
جزیرہ مراجو
ماناؤس
ایمیزون
گالاپاگوس
خلیج گوایاکیل
پورٹو
راس ساؤں روکے
ریسیفے (پرنمبوکو)
ماسیو
سالواڈور (باہیا)
جھیل ٹی ٹی کاکا
لیما
کاؤ
اٹاکاما
انٹوفاگسٹا
سان فیلکس
سان آمبروسیو
جزائر جوآن فرنانڈیز
ایکونکاگوا
والپرائسو
سانتیاگو
بوینوس آئرس
مونٹے وڈیو
ریو دلا پلاٹا
جھیل لوس پاٹوس
جھیل مرم
راس فریو
ریو دیژانیرو
پارانا
گران چاکو
کامپوس
برازیلیا
والڈیویا
پورٹو مونٹ
خلیج سان ماتیاس
جزیرہ تماسے والڈیس
چلوئے
جونوس
خلیج سینٹ جارج
راس ترِس پنٹاس
خلیج پیناس
جزیرہ ولنگٹن
جزائر فاکلینڈ
سانتا کروس
پورٹ سٹینلی
آبنائے میگلن
ٹیرا دال فوئیگو
جزیرہ سٹیٹن
راس ہارن
ساؤتھ جارجیا

میٹر
4000
1000
200
0 سطح سمندر

پیمانہ
1 سینٹی میٹر = 375 کلومیٹر
375 0 400
کلومیٹر

جنوبی امریکہ

رقبہ - ۱,۷۰,۰۰,۰۰۰ مربع کلومیٹر

آبادی - ۱۷,۰۰,۰۰,۰۰۰

محل وقوع:- جنوبی امریکہ شمالی امریکہ کے جنوب کی طرف واقع ہے اس کے مشرق کی جانب بحر اوقیانوس۔ جنوب کی طرف بحر منجمد جنوبی۔ مغرب میں بحرالکاہل اور شمال کی طرف بحیرۂ کیریبین ہے شمال مغرب میں خاکنائے پاناما اسے شمالی اور وسطی امریکہ سے ملاتا ہے۔ اب اس خاکنائے کو کاٹ کر نہر پاناما بنائی گئی۔

اہم پہاڑ:- کوہ اینڈیز تمام مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ ہے یہ دنیا بھر میں سب سے لمبا پہاڑ ہے۔ مشرقی ساحل کے قریب برازیل کے پہاڑ ہیں شمال میں گی آنا کے پہاڑ ہیں۔

جھیل:- ٹی ٹی کاکا سطح مرتفع بولیویا میں ایک بڑی جھیل ہے۔

قدرتی خطے:- ۱۔ لیانوس۔ خط استوا کے شمال میں دریائے اوری نوکو کے طاس میں وینیزویلا میں گرمیوں میں بہت گرمی اور کافی بارش ہوتی ہے اور سردیوں میں کسی قدر جاڑا ہوتا ہے اور بارش نہیں ہوتی۔ موسم برسات میں لمبی لمبی گھاس پیدا ہو جاتی ہے جس پر مویشی پالے جاتے ہیں۔ جن حصوں میں بارش زیادہ ہوتی ہے وہاں اور ساحل کے نزدیک گنا۔ کوکو۔ قہوہ اور مکی کی کاشت کی جاتی ہے۔

۲۔ سیلواز:- دریائے ایمیزون کے طاس کا استوائی علاقہ تمام سال نہایت گرم و مرطوب رہتا ہے۔ بارش بہت ہوتی رہتی ہے۔ یہاں گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ بندر۔ جاگوار رباگم چھپکلیاں۔ سانپ۔ مگرمچھ۔ اور گھڑیال پائے جاتے ہیں۔ آب و ہوا مضر صحت ہونے کے باعث یہاں بہت کم لوگ رہتے ہیں۔ یہ لوگ جنگلوں میں سے ربڑ مہاگنی۔ چوب تینگ (کنفم) اور کیلے اکٹھا کرتے ہیں۔ جہاں جنگل کاٹ دیئے گئے ہیں وہاں گنے۔ تمباکو اور قہوے کی کاشت کی جاتی ہے۔ بیلیم (پارا) بڑی بندرگاہ ہے۔ مناؤس دریائے ایمیزون کے کنارے ربڑ اکٹھا کرنے کا مرکز ہے۔

۳۔ کامپوس یا برازیل کا پہاڑی علاقہ:- اس کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ یہاں گنے۔ قہوے اور تمباکو کی کاشت کی جاتی ہے۔ یہ خطہ لیانوس کے گرم گھاس کے میدان کی مانند ہے۔ ریوڈے ژانیرو (پرانا دارالخلافہ برازیل) اور سانٹوس اس خطہ کی بڑی بندرگاہیں ہیں۔ برازیلیا برازیل کا نیا دارالخلافہ ہے۔

۴۔ پامپاس:- جنوب میں کوہ اینڈیز کے مشرق کی جانب ارجنٹینا اور اُرُوگوائے کے ممالک میں معتدل آب و ہوا پائی جاتی ہے اور بارش بہت کم ہوتی ہے۔ یہاں گھاس افراط سے پیدا ہوتی ہے۔ جس پر لاکھوں بھیڑیں۔ گائے بیل۔ اور گھوڑے پالے جاتے ہیں۔ یہاں سے اون۔ منجمد گوشت اور دودھ۔ مکھن۔ پنیر باہر جاتے ہیں۔ شمال میں جہاں بارش قدرے زیادہ ہوتی ہے گیہوں۔ مکی۔ گنے۔ تمباکو اور کپاس کی کاشت کی جاتی ہے۔ جنوب میں پیٹاگونیا کا بنجر علاقہ واقع ہے جہاں صرف تھوڑی سی گھاس پیدا ہوتی ہے اور بھیڑ بکریاں پلتی ہیں ان سے اون حاصل کی جاتی ہے۔ پامپاس کے خطہ کی اہم بندرگاہیں ہیں بیونس آئرس اور مونٹے ویڈیو جو علی الترتیب ارجنٹینا اور اُرُوگوائے کے دارالحکومت ہیں۔

۵۔ شمالی اینڈیز کی سطح مرتفع:- اس میں کولمبیا۔ پیرو۔ ایکواڈور اور بولیویا کے ممالک شامل ہیں۔ یہ تمام ہیں تو منطقہ حارہ میں۔ لیکن زیادہ اونچائی پر ہونے کے باعث یہاں گرمی کم پڑتی ہے۔ وادیوں میں گھاس اور قہوہ پیدا ہوتے ہیں اور اونچے حصوں میں سنکونا کے درخت ہوتے ہیں۔ سنکونا کی چھال سے کونین بنتی ہے۔ کیٹو مشہور شہر ہے۔ یہ ایکواڈور کا دارالخلافہ ہے۔ گوایاکیل اس ملک کی بندرگاہ ہے۔

۶۔ صحرائے اٹاکاما۔ شمالی چلی اور پیرو کا ساحل خط جدی کے قریب واقع ہے۔ بارش کرنے والی ہواؤں کو کوہ اینڈیز یہاں پہنچنے سے روکتا ہے۔ موسم گرما گرم خشک ہوتا ہے اور موسم سرما سرد خشک۔ یہاں شورہ پایا جاتا ہے۔ ایکیقیے اور انٹو فاگسٹہ چلی کی اہم بندرگاہیں ہیں اور کالیاؤ پیرو کی۔ لیما پیرو کا دارالحکومت ہے۔ ان سطوح مرتفع اور ریگستانی علاقوں میں ایک بھیڑ کی شکل کا جانور "الپاکا" اور ایک اونٹ نما جانور "لیاما" ہوتا ہے یہ باربرداری کا کام دیتے ہیں ان سے اون بھی دستیاب ہوتی ہے۔

۷۔ بحیرۂ روم کا خطہ:- مغربی ساحل کے درمیانی حصہ یعنی وسطی چلی میں موسم گرما گرم خشک اور موسم سرما سرد و مرطوب ہوتا ہے۔ یہاں کی اہم پیداوار گیہوں پھل۔ شراب اور بھیڑ بکریوں کی اون ہے۔ والپرالسو بندرگاہ ہے اور سانٹیاگو چلی کا دارالخلافہ ہے۔

۸۔ معتدل جنگلات کا خطہ:- ملک چلی کے جنوبی حصہ میں مغربی ہوائیں سارا سال بارش کرتی ہیں۔ یہاں سرد معتدل آب و ہوا کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

معدنیات:- **سونا۔** اینڈیز۔ برازیل اور وینیزویلا میں ملتا ہے۔ **چاندی۔** بولیویا۔ چلی اور پیرو میں۔ **ہیرے۔** برازیل میں۔ **شورہ** قلمی اور تانبا چلی میں۔ **مٹی کا تیل** وینیزویلا اور کولمبیا میں۔

ملکی تقسیم

ملک	وینیزویلا	گائنا	سورینام	فرنچ گی آنا	برازیل	کولمبیا	ایکواڈور	پیرو	چلی	ارجنٹینا
دارالحکومت	کاراکاس	جارج ٹاؤن	پیراماری بو	کے ین	برازیلیا	بوگوٹا	کیٹو	لیما	سانٹیاگو	بیونس آئرس
بندرگاہ	لاگوائرا	,,	,,	,,	ریوڈیژانیرو۔ بیلیم	کارٹاجینا	گوایاکیل	کالیاؤ	والپرالسو	,,

دیگر ممالک:- اُرُوگوائے (دارالحکومت مونٹے ویڈیو) پیراگوائے (اسنسیون) بولیویا (لاپاز) ٹرینیڈاڈ و ٹوبیگو (پورٹ آف سپین) جزائر فاکلینڈ (پورٹ سٹینلی)

بحر اوقیانوس

شمالی

بحیرہ کیریبین

کاراکاس

ٹرینیڈاڈ

وینزویلا

جارج ٹاؤن

پیراماریبو

کے ین

گائنا

کولمبیا

خط استوا

0

کیٹو

ماناؤس

ایمیزون

سیلوا

برازیل

ریسیفے

سالویڈور

برازیلیا

لیما

لاپاز

ایکیقے

انٹوفاگسٹا

خط جدی

$23\frac{1}{2}$ جنوب

ریو ڈی جانیرو

سانٹوس

یوراگوائے

والپرائزو

سانٹیاگو

مونٹے ویڈیو

بیونس آئرس

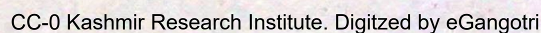
جزائر فاکلینڈ

ٹیرا ڈل فوگو

کلومیٹر

0 400 800

استوائی گرم مرطوب جنگلات	
گرم گھاس کے میدان	
گرم کانٹے دار جنگلات	
نیم صحرا	
گرم خشک ریگستان	
بحیرہ روم کی طرح کا سدا بہار خطّہ	
معتدل گھاس کے میدان	
معتدل جنگلات	
اونچے کوہستان	




بحرِ اوقیانوس شمالی
بحرِ اوقیانوس جنوبی
بحرِ الکاہل جنوبی
بحیرہ کیریبین
کاراکاس
وینزویلا
جارج ٹاؤن
پیراماریبو
کے ئین
کولمبیا
بوگوٹا
ایکواڈور
کوایاکیل
خطِ استوا
ماناؤس
دریائے ایمیزون
برازیل
بیلیم
(پارا)
مارانیاؤ
ساؤ فرانسسکو
سالواڈور
(باہیا)
برازیلیا
گویانیا
پیرو
لیما
کالیاؤ
بولیویا
لاپاز
جھیل ٹی ٹی کاکا
پوٹوسی
آریکا
انٹوفاگسٹا
پیراگوئے
اسنشیون
ساؤپاؤلو
ریو ڈیجنیرو
سانتوس
بیلوہورائزنٹے
وکٹوریا
خطِ جدی
چلی
والپرائسو
سانتیاگو
ارجنٹائن
بیونس آئرس
مونٹے ویڈیو
یوروگوائے
لاپلاٹا
پورٹو آلیگرے
ریو گرانڈے
مار دیل پلاٹا
باہیا بلانکا
روزاریو
کورڈوبا
مندوزا
توکومان
والدیویا
راؤسن
جزیرہ چلوئے
جزائر فاکلینڈ
(برٹش)
تیرا دیل فویگو
راس ہارن
جنوبی جارجیا
(برٹش)
پیمانہ
0 400 800
کلومیٹر
80
60
40
20
100
0
20
23½
40

دنیا کے بڑے بڑے ممالک اور شہروں کی آبادی

دنیا کی کل آبادی
زائد از ۳ ارب

ایشیا ۱۹۰ کروڑ

بھارت ۱۹۶۱ء ۴۴ کروڑ

یکم فروری ۱۹۷۰ء کا تخمینہ ۵۴۴۸۷۶۹۰۴

بمبئی	۵۹۶۸۵۴۶
کلکتہ	۳۱۴۱۱۸۰
دِلی	۳۲۷۹۹۵۵
مدراس	۱۷۲۹۱۴۱
حیدر آباد	۱۲۵۱۱۱۹
بنگلور	۱۲۰۶۹۶۱
احمد آباد	۱۲۰۶۰۰۱
کانپور	۹۷۱۰۶۲
پونا	۷۳۷۴۲۶
ناگپور	۶۹۰۳۰۲
لکھنؤ	۶۵۵۶۷۳
ہاوڑہ	۵۱۲۵۹۸
آگرہ	۵۰۸۶۸۰
وارانسی	۴۸۹۸۶۴
الہ آباد	۴۳۰۷۳۰
مدورائی	۴۲۴۸۱۰
جے پور	۴۰۳۴۴۴
امرتسر	۳۹۸۰۴۷
اندور	۳۹۴۹۴۱
جبلپور	۳۶۷۰۱۴
پٹنہ	۳۶۴۵۹۴
شولاپور	۳۳۷۵۸۳
جمشید پور	۳۲۸۰۴۴
کوچین ـ ارناکولم ـ الوائے	۳۱۳۰۳۰
ترویونت پورم	۳۰۲۲۱۴
گوالیار	۳۰۰۵۸۷
بڑودہ	۲۹۸۳۹۸
سرینگر	۲۹۵۰۸۴
سورت	۲۸۸۰۲۶
کوئمبتور	۲۸۶۳۰۵
میرٹھ	۲۸۳۹۹۷
بریلی	۲۷۲۸۲۸
جالندھر	۲۶۵۰۳۰
ترچیراپلی	۲۴۹۸۶۲
سلیم	۲۴۹۱۴۵
کوزی کوڈ (کالی کٹ)	۲۴۸۵۴۸
لدھیانہ	۲۴۴۰۳۲
اجمیر	۲۳۱۲۴۰
وجے واڑہ	۲۳۰۳۹۷
جودھپور	۲۲۴۷۶۰
بھوپال	۲۲۲۹۴۸
ناسک	۲۱۵۵۷۶
دھنباد ـ جھریا ـ سندری	۲۰۰۶۱۸
کلیان ـ الہاس نگر	۱۹۴۳۳۴
راجکوٹ	۱۹۴۱۴۵
کولہاپور	۱۹۳۱۸۶
مرادآباد	۱۹۱۸۲۸
گنٹور	۱۸۷۱۲۲
سہارنپور	۱۸۵۲۱۳
علی گڑھ	۱۸۵۰۲۰
وشاکھاپٹنم	۱۸۲۰۰۴
انبالہ	۱۸۱۷۴۷
گورکھپور	۱۸۰۲۵۵
بھاؤنگر	۱۷۶۴۷۳
منگلور	۱۷۰۲۵۳
جھانسی	۱۶۹۷۱۲

پاکستان (۱۳ کروڑ)

کراچی	۱۹۱۳۵۹۸
لاہور	۱۲۹۶۴۷۷
ڈھاکہ	۵۵۶۷۱۲
حیدرآباد سندھ	۴۳۴۵۳۷
لائلپور	۴۲۵۲۴۸
چٹاگانگ	۳۶۴۲۰۵
ملتان	۳۵۸۲۰۱
راولپنڈی	۳۴۰۱۷۵

چین (۷۹ کروڑ)

شنگھائی	۶۹ لاکھ
پیکن	۴۰ رر
تنتسن	۳۲ رر
شین یانگ (مکڈن)	۲۴ رر
ووہان	۲۱ رر
چنکنگ	۲۱ رر
کینٹن (کوانگ چاؤ)	۱۸ رر
پنکیانگ (ہاربن) ۱۶ لاکھ ـ نانکنگ	۱۴ رر
ہانگ کانگ (برٹش)	۲۴½ رر

جاپان (۱۰ کروڑ)

ٹوکیو ۹۰ لاکھ ـ اوساکا	۳۱ رر
کوریا (۴ کروڑ) کیونگسونگ (سیئول)	۳۷ رر
برما (۲½ کروڑ) رنگون	۱۵ رر
لنکا (ایک کروڑ) کولمبو	۵ رر
افغانستان (۱½ کروڑ) کابل	۴½ رر
ایران (۲½ کروڑ) طہران	۲۳ رر
عرب ۶۶ لاکھ ـ ریاض ـ مکہ	۲-۲ رر
تھائی لینڈ ۳ کروڑ ـ بنکاک	[illegible]
ملائیشیا (ایک کروڑ) کوالالمپور	۳ رر
سنگاپور (۱۹ لاکھ) سنگاپور	۸ لاکھ
جزائر فلپائن ۳½ کروڑ ـ منیلا	۱۱ رر
سیریا ۵۴ لاکھ ـ دمشق	۵½ رر
ترکی ۳½ کروڑ ـ انقرہ	۶½ رر
عراق ۸۳ لاکھ ـ بغداد	۱۰ رر

یورپ (۶۵ کروڑ)

برطانیہ (۶ کروڑ)

لندن (کلاں)	۳۲ (۷۸) رر
برمنگھم	۱۱ (۲۴) رر
مانچسٹر (کلاں)	۷ (۲۵) رر
گلاسگو	۱۰½ رر
لیورپول	۷½ رر
آئیرے ۲۸ لاکھ ـ ڈبلن	۶ رر
فرانس ۵ کروڑ ـ پیرس (کلاں)	۲۶ (۸۲) رر
مشرقی جرمنی ۱½ کروڑ ـ مشرقی برلن	۱۰½ رر
مغربی جرمنی ۵½ کروڑ ـ بون	۱½ رر
مغربی برلن	۲۲ رر
بلجیم ـ ایک کروڑ ـ برسیلز	۱۰½ رر
نیدرلینڈ ۱½ کروڑ ـ ایمسٹرڈم	۹ رر
ڈنمارک ۴۷ لاکھ ـ کوپن ہیگن	۱۳½ رر
ناروے ۳۷ لاکھ ـ اوسلو	۵ رر
سویڈن ۷۸ لاکھ ـ سٹاکہوم	۸½ (۱۱) رر
فن لینڈ ۴۶ لاکھ ـ ہیلسنکی	۵ رر
سوویٹ یونین (یوریشیا)	۲۴½ کروڑ
ماسکو	۷۰ لاکھ
لینن گراڈ	۳۵ رر
پولینڈ ۳۲ لاکھ ـ وارسا	۱۲ رر
چیکوسلواکیہ ۱½ کروڑ ـ پراگ	۱۰ رر
ہنگری ایک کروڑ ـ بڈاپسٹ	۱۹ رر
آسٹریا ۷۲ لاکھ ـ وی اینا	۱۶ رر
یوگوسلاویہ ۲ کروڑ ـ بلگریڈ	۶ رر
رومانیہ ۲ کروڑ ـ بخارسٹ	۱۳½ رر
یونان ۸۵ لاکھ ـ ایتھنز	۱۹ رر
اٹلی ۵ کروڑ ـ روم	۲۳ رر
سپین ۳ کروڑ ـ میڈرڈ	۲۴½ رر
پرتگال ۹۱ لاکھ ـ لزبن	۸ رر

افریقہ (۳۰ کروڑ)

مصر ۳ کروڑ ـ قاہرہ	۴۲ لاکھ
جنوبی افریقہ ۱½ کروڑ ـ جوہنسبرگ	۱۲ رر
کیپ ٹاؤن	۸ رر
مراکو ۱½ کروڑ ـ کاسابلانکا	۱۰ رر
تیونیشیا ۴۷ لاکھ ـ تیونس	۴ رر

آسٹریلیا ایک کروڑ ۱۶ لاکھ

سڈنی	۲۲ لاکھ
ملبورن	۲۰ رر
برزبین	۶½ رر
ایڈیلیڈ	۶ رر
پرتھ	۴½ رر
نیوزی لینڈ ۲۷ لاکھ ـ آک لینڈ	۴ ۲/۳ رر
ولنگٹن	۱½ رر

شمالی امریکہ ۲۹ کروڑ

کینڈا	۲ کروڑ
مونٹریال	۲۲ لاکھ
ٹورنٹو	۱۹ رر
وینکوور	۸ رر
ونی پیگ	۵ رر
اوٹاوہ	۴½ رر

یو ـ ایس ـ اے ۲۰ کروڑ

نیو یارک (کلاں)	۸½ ۱۱۵ لاکھ
لاس اینجلز (کلاں)	۲۴ (۶۸) رر
شکاگو (کلاں)	۳۵ (۶۸) رر
فلاڈلفیا (کلاں)	۲۰ (۴۷) رر
ڈیٹرائٹ (کلاں)	۱۷ (۳۵) رر
واشنگٹن (کلاں)	۸½ (۲۲) رر
میکسیکو ۴½ کروڑ) میکسیکو	۳۵ رر
کیوبا (۷۸ لاکھ) ہوانا کلاں	۱۰ (۱۵) رر

جنوبی امریکہ ۱۷ کروڑ

ارجنٹینا	۲½ کروڑ
بیونس آئرس (کلاں)	۳۵ (۹۰) لاکھ
برازیل	۸½ کروڑ
ریو ڈی جنیرو	۴۲ لاکھ
ساؤں پاؤلو	۳۱ ۲/۳ رر
چلی ۸۵ لاکھ سانتیاگو	۲۳ رر
پیرو ایک کروڑ ۲۰ لاکھ	
لیما	۱۴½ رر
ایکویڈور ۵۱ لاکھ ـ کیٹو	۴ رر
کولمبیا ۱½ کروڑ ـ بوگوٹا	۱۷ رر
بولیویا ۳۸ لاکھ ـ لاپاش	۳½ رر
وینزویلا ۹۰ لاکھ ـ کاراکاس	۱۶ رر
اوروگوائے	۲۸½ رر
مونٹے ویڈیو	۱۲ رر

تاریخ ہندوستان

جغرافیہ کا تاریخ پر اثر: سطح آب وہوا۔ پیداوار وغیرہ جغرافیائی امور کا ملک کی تاریخ پر بہت اثر پڑتا ہے۔ آؤ ذرا ہندوستان کے جغرافیہ کا یہاں کی تاریخ پر اثر دیکھیں۔

کوہ ہمالیہ: ہندوستان کے شمال کی جانب کوہ ہمالیہ کی ڈھائی ہزار کلو میٹر لمبی نہایت بلند برفوں سے مستور دشوار گذار فصیل ہے جسے عبور کرکے ہندوستان پر حملہ آور ہونا نہایت مشکل ہے۔ اس نے ہندوستان کو بہت حد تک محفوظ رکھا ہے۔ لیکن شمال مغربی شاخیں (کوہ سلیمان وغیرہ) کم بلند ہیں۔ اور وہاں خیبر۔ کرم۔ گومل۔ بولان وغیرہ متعدد درے ہیں۔ جن کی راہ سے سکندر۔ شاکا۔ ہون۔ غزنوی۔ غوری۔ مغل۔ نادر شاہ اور ابدالی نے ہند پر بے شمار حملے کیے۔

گنگا اور سندھ کا میدان: شمالی ہند کا یہ نہایت زرخیز میدان ہمیشہ غیر ملکی حملہ آوروں کی آماجگاہ بنا رہا ہے۔ یہاں متعدد بڑی بڑی حکومتیں قائم ہوئیں۔

سطح مرتفع دکن: بحیرہ عرب۔ خلیج بنگال اور کوہ وندھیاچل سے گھرا ہوا ہونے کے باعث یہ علاقہ غیر ملکی حملہ آوروں سے شمالی ہند کی نسبت زیادہ محفوظ رہا ہے۔ اسی وجہ سے یہاں کے لوگوں نے تمدنی ترقی کافی زیادہ کی اور یہاں ایلورا۔ اجنٹا۔ رامیشور وغیرہ میں کاریگری کے بے مثال نمونے پائے جاتے ہیں۔

آب وہوا: گرم آب وہوا کے باعث اہل ہند شمال مغربی سرد پہاڑی علاقوں سے آنے والے حملہ آوروں سے کم طاقتور ثابت ہوتے رہے ہیں۔

پیداوار: گنگا و سندھ کے نہایت زرخیز میدان میں لوگ خوشحال ہونے کے باعث حملہ آوروں سے ہمیشہ دب جاتے رہے ہیں۔ دکن۔ راجستھان اور شمالی مغربی سرحد کے کم زرخیز علاقوں کے لوگ زیادہ طاقتور رہے ہیں۔

آریہ قوم: ہندوستان کے موجودہ عوام کا بیشتر حصہ آریہ نسل سے ہے۔ وسط ایشیا۔ ایران اور یورپ کے ممالک کے باشندے بھی اسی نسل سے ہیں۔ ان تمام کی زبانوں میں بھی کافی مطابقت پائی جاتی ہے۔ قدیم ہندی آریہ سنسکرت بولتے تھے۔ ان کی متبرک کتابوں میں چار وید (رگ وید۔ سام وید۔ یجر وید اتھرو وید)۔ براہمن گرنتھ۔ اُپنشد۔ ارنیک اور دیگر شرتیاں۔ رامائن۔ مہابھارت۔ منو سمرتی اور کھٹ درشن (پوُرب میمانسا۔ اتر میمانسا۔ یوگ۔ ویشیشک۔ سانکھیہ اور نیائے) ہیں۔ وہ پرماتما یا خدائے واحد کی متعدد قدرتی اشکال اور قوا، سورج۔ ورن۔ میگھ وغیرہ) کو دیوتا مان کر اس کی پوجا کرتے ہیں — قدیم آریہ کاتنا بُننا۔ کپڑے بنانا۔ زراعت۔ ہتھیار و اوزار بنانا بخوبی جانتے تھے۔ ان کی بستیاں عموماً دریاؤں کے کنارے ہوتی تھیں۔ ہر کنبے کے افراد اپنے سردار کا حکم بجا لاتے تھے۔ راجہ رعایا کی حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ مذہبی رسوم کی ادائیگی میں عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ شریک ہوتی تھیں۔ سوئمبر کا رواج تھا۔ قوم چار ورنوں میں منقسم تھی۔ برہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر جو علے الترتیب علماء۔ سپاہی۔ تاجر اور خدمت گذار طبقے تھے۔ انسان کی سو سالہ زندگی کو چار آشرموں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ یعنی برہمچریہ۔ گرہستھ۔ وان پرستھ اور سنیاس۔ جس سے مراد ہے زمانہ طالب علمی۔ دنیا داری۔ ریاضت اور ترکِ دنیا۔

زمانہ شجاعت

رامائن: رشی بالمیک کی اس قدیم تصنیف میں ایودھیا کے مہاراجہ رامچندر جی کی لنکا کے راجہ راون پر فتح کا ذکر ہے۔ جو رامچندر جی کی بیوی سیتا جی کو جبراً لے گیا تھا۔

مہابھارت: منی وید ویاس کی اس تصنیف میں کوروؤں اور پانڈوؤں کے مابین کوروکشیتر میں ہوئی جنگ عظیم کا حال ہے۔ یہ بھگوت گیتا کے مصنف شری کرشن جی والئے دوارکا کے زمانے کی بات ہے۔

زمانہ شجاعت کی بڑی بڑی حکومتیں: کوشل (ایودھیا)۔ ودیہہ (متھلا)۔ کورو (ہستنا پور)۔ اندر پرستھ۔ پنچال (کوسامبی۔ متھرا۔ قنوج) مگدھ (پاٹلی پتر)۔ کلنگ۔ کامروپ (آسام)۔ دوارکا۔ شورسینی۔ متسیہ۔ وراٹ۔

بُدھ مت اور جَین مت

بھگوان بُدھ:۔ (۵۶۳ ق م)* کپل وستو (نیپال) کے راجہ شدھودن کے شہزادہ سدھارتھ نے بڑے ناز و نعم میں پرورش پائی۔ لیکن اوائل عمر میں ہی دنیا کے دکھوں کو دیکھ کر ان کا دل اچاٹ رہنے لگا۔ اور ایک روز بیوی بچے اور راج محل کو چھوڑ کر دنیا کو تکلیفات سے نجات دلانے کی راہ کی کھوج میں نکل پڑے۔ کئی سال گھومنے پھرنے اور ریاضت کرنے کے بعد انہیں گیا کے نزدیک نور حقیقی کا دیدار ہوا۔ اور وہ بُدھ (جاننے والا۔ عارف) کہلانے لگے۔ مہاتما بدھ نے جا بجا گھوم پھر کر لوگوں کو نیک زندگی گذارنے کی راہ دکھلائی۔ اہنسا (کسی کو دُکھ نہ دینا) ان کا اصول اولین تھا۔ مہاراجہ اشوک اور کنشک نے بدھ مت کو تمام مشرقی اور جنوب مشرقی ایشیا میں پھیلایا۔ ۲۴ مئی ۱۹۵۶ء کو سارناتھ میں بھگوان بدھ کا ۲۵۰۰ واں یوم ولادت خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس موقعہ پر چین۔ جاپان۔ برما۔ تبت۔ بھارت لنکا۔ ہند چینی، سیام نیپال وغیرہ متعدد ممالک کے بودھ شامل ہوئے۔

جین گورو شری وردھمان مہاویر:۔ ویشالی کے سورج بنسی حکمران خاندان کے ایک علمبردار تھے۔ جو مہاتما بُدھ کے ہمعصر تھے۔ انھوں نے بھی اپنے چیلوں کو اہنسا۔ نیکی اور پاکیزگی کا جیون گذارنے کی تلقین کی۔ ان کے مت کو جین مت کہتے ہیں۔ جینی ہندوستان سے باہر نہیں پھیلے۔

سکندر اعظم کا حملہ (۳۲۶ ق م)*

سکندر اعظم یونان کا بادشاہ تھا۔ وہ ایشیائے کوچک۔ مصر۔ فارس وغیرہ ملکوں کو تاخت و تاراج کرتا ہوا پنجاب پر آ چڑھا۔ جہلم کے قریب اس کی راجہ پورس کے ساتھ گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ پورس بڑی شجاعت سے لڑا۔ لیکن فتح سکندر کی ہوئی۔ پورس کی بہادری کو دیکھ کر سکندر نے اسے اپنا دوست بنا لیا۔ اور اس کی سلطنت اسے واپس کر دی۔ دریائے بیاس کے قریب پہنچ کر سکندر واپس ہو گیا۔ بابل (عراق) میں اس نے وفات پائی۔

حملہ کا اثر:۔ ہندوستان میں چھوٹی چھوٹی حکومتوں کی جگہ بڑی بڑی حکومتیں قائم ہو گئیں۔ یورپ اور ہندوستان کے درمیان تجارتی راستہ جاری ہو گیا۔ اور یونانیوں نے اہل ہند سے علم نجوم۔ ریاضی اور طب کی واقفیت حاصل کی۔ اور یہاں سنگ تراشی اور سکے بنانے کے اپنے ڈھنگ چھوڑ گئے۔

سلطنت موریہ

چندر گپت موریہ:۔ (۳۲۲ تا ۲۹۹ ق م) سکندر اعظم کے چلے جانے پر مگدھ کے جلاوطن شہزادہ چندر گپت موریہ نے اپنے وزیر چانکیہ کی امداد سے اپنی بڑی بھاری سلطنت قائم کر لی۔ اس نے مگدھ بھی فتح کر لیا۔ باختریا کے یونانی حکمران سیلیوکس نے چڑھائی کر دی۔ لیکن چندر گپت نے اسے ہرا دیا اور اس سے افغانستان و بلوچستان کا علاقہ حاصل ہوا۔ سیلیوکس کا ایک ایلچی میگستھنیز موریہ دربار میں رہنے لگا۔ اس نے مہاراجہ کی بہادری۔ رعایا پروری اور موریہ سلطنت کی عظمت کے حالات قلمبند کئے۔

بندوسار (۲۹۹ تا ۲۷۳ ق م) چندر گپت کا بیٹا تھا۔ اس نے دکن فتح کیا۔

اشوک اعظم:۔ (۲۶۹ تا ۲۳۲ ق م) اس نے خونریز لڑائی کے بعد کلنگ فتح کیا۔ لیکن جنگ کے خوفناک اثرات نے اس کا دل دہلا دیا اور اس نے بدھ مت اختیار کر لیا۔ اس نے تبت۔ چین۔ جاپان۔ وغیرہ ممالک میں بدھ مت پھیلایا۔ لاٹھیں اور کتبے لگوا کر اہنسا کے اصول پر مبنی پاکیزہ زندگی گذارنے کی تعلیم پھیلائی۔ مہاراجہ اشوک کی سلطنت تقریباً تمام بھارت۔ پاکستان۔ افغانستان اور بلوچستان میں پھیلی ہوئی تھی۔

موریہ طرز حکومت:۔ چانکیہ کی تیار کردہ طرز حکومت پر ہی تمام موریہ مہاراجگان عمل پیرا رہے۔ پاٹلی پُتر راجدھانی تھی۔ ٹیکسیلا۔ کلنگ۔ اجین اور دکن چار وائسرائلٹیاں تھیں۔ جن میں گورنروں کے ماتحت کئی صوبے تھے۔ مہاراجہ خود فیاض۔ رعایا پرور اور محنتی تھے۔ صوبوں میں چھ چھ محکمے تھے۔ زراعت۔ محصولات۔ صنعت۔ تعمیرات۔ پیمائش زمین اور اتلاف در ندگان — پیداوار کا ۱/۴ حصہ بطور مالیہ وصول کیا جاتا تھا۔ نہروں۔ سڑکوں اور ڈاک کا انتظام خاطر خواہ تھا۔ جرائم کے لئے سخت سزائیں تھیں۔ پولیس اور فوج کا نظام نہایت عمدہ تھا۔ مہاراجہ کے پاس پیادہ۔ گھوڑ سوار۔ ہاتھی۔ رتھ اور بحری فوجیں تھیں۔ زنانہ پولیس بھی تھی۔

* "ق م" سے مراد ہے "قبل مسیح" یعنی سن عیسوی کے آغاز سے پہلے۔

کنشک

مہاراجہ کنشک خاندان کشان کا مشہور حکمراں تھا۔ اس کی حکومت ۱۲۰ء سے شروع ہوئی۔ چالیس سال تک اس نے مغربی ہندوستان اور وسط ایشیا میں حکومت کی۔ اس نے کاشغر۔ یارقند اور ختن کو فتح کیا۔ پرش پور (پشاور) اس کی راجدھانی تھی۔ کنشک نے بدھ مذہب کی اشاعت کی۔ اس کا مذہب جس میں برہمنی ہندو دھرم کی بھی کئی باتیں مل گئی تھیں۔ مہایان بدھ دھرم کہلانے لگا اور اشوک کے زمانے کے بدھ مت کو ہینیان مت کا نام دیا جانے لگا۔ کنشک کے عہد حکومت میں گاندھارا میں فن سنگ تراشی و بت سازی بہت ترقی پر تھا۔ "چرک سنگھتا" کا مصنف چرک کنشک کے زمانے میں ہوا۔

خاندان گپتہ ۳۲۰ء تا ۴۶۷ء

سنہری زمانہ۔ گپتوں کے عہد حکومت میں ہندوستان۔ ہندو دھرم و تہذیب اور سنسکرت زبان نے خوب عروج حاصل کیا۔ اس لئے ان کے عہد حکومت کو ہندوؤں کی تاریخ کا سنہری زمانہ کہتے ہیں۔

چندر گپت اوّل (۳۲۰ء تا ۳۳۵ء) اس کی سلطنت مشرقی ہندوستان میں تھی۔ دار السلطنت پاٹلی پتر تھا۔

سمدر گپت (۳۳۵ء تا ۳۷۵ء) فاتح اعظم تھا۔ اسے نیپولین ہند کا خطاب دیا جاتا ہے۔ اس نے وسط ہند کو ملحق کر لیا اور دکن کے راجاؤں کو مطیع کیا۔

چندر گپت دوم وکرمادتیہ (۳۸۰ء تا ۴۱۳ء) اس نے شاکا کھشتریوں سے مالوہ۔ گجرات وغیرہ چھینے۔ بودھ سیاح فاہیان وکرمادتیہ کے عہد حکومت میں بھارت میں آیا۔ مہاکوی (ملک الشعرا) کالیداس اور ویدھ دھنونتری وکرمادتیہ کے نورتنوں میں سے تھے۔

ہُون

ہُون۔ منگولیا سے آنے والی ایک ظالم قوم تھی جس نے ۴۲۰ء سے ۵۲۸ء تک شمالی اور وسط ہندوستان پر متعدد حملے کئے اور بڑی بھاری تباہی مچائی۔ کچھ عرصہ حکومت بھی کی۔ تورمان اور مہرگل مشہور ہون سردار ہوئے ہیں۔ ہونوں کے حملوں نے عظیم گپتا سلطنت کا شیرازہ بکھیر دیا۔

مہاراجہ ہرش وردھن ۶۰۶ء تا ۶۴۸ء

مہاراجہ ہرش شلادتیہ نے بیاس سے نربدا اور خلیج بنگال تک کے علاقہ پر اپنی حکومت قائم کرلی۔ اس نے اپنی راجدھانی تھانیسر سے بدل کر قنوج میں بنائی۔

ہیون سانگ:۔ ایک بودھ چینی سیاح تھا جو مہاراجہ ہرش کے عہد حکومت میں ہندوستان آیا۔ اس کے سفرنامہ سے مہاراجہ ہرش کی بہادری اور فیاضی اور رعایا کی خوشحالی کا پتہ ملتا ہے۔ اس نے دکن کے راجہ پولکیشن کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس نے مہاراجہ ہرش کو شکست دی۔ مہاراجہ ہرش خود شاعر تھا اس کا وزیر وان بھٹ سنسکرت کا پنڈت اور شاعر تھا۔ اس نے "ہرش چرتر" نام کی کتاب لکھی تھی۔

راجپوت

راجپوت کھشتری۔ جاٹ۔ گوجر۔ سِتھین اور دیگر اقوام کے حکمرانوں اور سرداروں کی اولاد تھے۔ بڑے بہادر جنگجو اور آن پر جان قربان کرنے والے تھے ان کی عورتیں باعصمت حیادار اور بہادر تھیں جو دشمن کے ہاتھ لگنے کی نسبت چتا پر چڑھ کر راکھ ہو جانا بدرجہا بہتر سمجھتی تھیں۔ جوہر اور ستی کا رواج عام تھا۔ ۶۰۰ء سے ۱۲۰۰ء تک ہندوستان میں راجپوتوں کی کئی سلطنتیں قائم ہوئیں۔

شمالی بھارت:۔ ۱۔ دِلّی ــــ (تومار خاندان اور پرتھوی راج چوہان) ۲۔ قنوج (راٹھور جے چند) ۳۔ اجمیر (چوہان پرتھوی راج) ۴۔ لاہور (پال خاندان) ۵۔ کشمیر (کرکوٹ اور لوہار راجپوت) ۶۔ مالوہ۔ (پرامر خاندان) ۷ بنگال بہار (پال اور سین خاندان) ان میں سے بہت سے راجاؤں کو مسلمان حملہ آوروں نے شکست دی۔

دکن۔ ۱۔ آندھرو ۲۔ پلّو ۳۔ چالوکیہ ۴۔ یادو ۵۔ چولا ۶۔ پانڈیا ۷۔ چیرا۔

مسلمانوں کی ہندوستان میں آمد

حضرت محمدؐ صاحب بانیٔ اسلام :۔ پیغمبر اسلام حضرت محمدؐ کی پیدائش عرب کے مشہور شہر مکہ میں ۵۷۰ء میں ہوئی۔ آپ نے عرب کے لوگوں کو متحد کرکے ایک عظیم طاقتور قوم بنادیا ۶۳۲ء میں آپ نے رحلت فرمائی۔ آپ کا مدفن مدینہ میں ہے۔

محمد بن قاسم :۔ ۷۱۲ء میں عرب سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ و ملتان پر حملہ کیا اور راجہ داہر کو شکست دی۔

غزنوی اور غوری کے حملے

محمود غزنوی :۔ غزنی کے حکمراں سلطان محمود غزنوی نے لاہور۔ ملتان۔ پشاور۔ راولپنڈی۔ نگرکوٹ کانگڑہ۔ قنوج۔ متھرا اور سومناتھ مندر پر ۱۰۰۰ء سے ۱۰۲۶ء تک متعدد حملے کئے۔ اس نے یہاں سے بے شمار دھن دولت لوٹ کر غزنی کو مالا مال کردیا۔ پنجاب مسلمانوں کی حکومت میں آگیا۔

محمد غوری :۔ یہ بھی غزنی کا حکمراں تھا اس نے پہلے ۱۱۹۲ء میں پرتھوی راج کے ہاتھوں تراوڑی کے میدان میں شکست کھائی۔ لیکن باہمی حسد کے باعث جے چند راٹھور نے غوری کو مدعو کیا اور ۱۱۹۳ء میں اس نے تراوڑی کی دوسری لڑائی میں پرتھوی راج کو ہرادیا۔ بہادر پرتھوی راج مارا گیا۔ لیکن اگلے ہی سال محمد غوری نے جے چند کو بھی ہرا کر دہلی۔ اجمیر اور قنوج میں اسلامی پرچم لہرادیا۔

خاندان غلاماں ۱۲۰۶ء تا ۱۲۹۰ء

قطب الدین ایبک :۔ (۱۲۰۶ء تا ۱۲۱۰ء) محمد غوری کا قابل غلام تھا۔ اس نے دہلی میں مسجد قوت الاسلام اور قطب مینار کی تعمیر کروائی۔

شمس الدین التمش :۔ (۱۲۱۱ء تا ۱۲۳۶ء) اس نے پنجاب و غزنی۔ سندھ و ملتان۔ بنگال اور بہار کے صوبیداروں کو مطیع کیا۔ رنتھمبور گوالیار اور اجین کو فتح کیا۔

رضیہ بیگم :۔ (۱۲۳۶ء تا ۱۲۴۰ء) بڑی بہادر اور فیاض سلطانہ تھی۔ اس کے درباریوں نے اس کو مروا ڈالا۔

ناصر الدین محمود :۔ (۱۲۴۶ء تا ۱۲۶۶ء) یہ درویش سلطان تھا قرآن شریف لکھ کر اپنا گزارہ کرتا تھا اس کی ایک ہی بیوی تھی جو گھر کے کام خود ہی کرتی تھی۔

غیاث الدین بلبن :۔ (۱۲۶۶ء تا ۱۲۸۶ء) بڑا زبردست اور مجیب سلطان تھا۔ اس کے بعد اس کا پوتا کیقباد ۱۲۹۰ء تک حکمراں رہا۔ لیکن وہ عیاش تھا۔ اسے خلجی سردار جلال الدین نے تخت سے اتار دیا۔

علاؤالدین خلجی ۱۲۹۶ء تا ۱۳۱۵ء

علاؤالدین خلجی نے اپنے چچا اور سسر جلال الدین کے عہد حکومت میں دیوگری کو فتح کیا۔ پھر اسے مار کر خود تخت پر بیٹھ گیا۔ اس نے گجرات۔ رنتھمبور۔ چتوڑ۔ جیسلمیر اور دکن کو فتح کیا۔ چتوڑ کی رانی پدمنی اس کے ہاتھوں سے بچنے کے لئے ستی ہوگئی۔

علاؤالدین کا انتظام حکومت :۔ اس نے رعایا کو خوشحال اور فوج کو طاقتور بنانے کیلئے کئی اصلاحات کیں۔ امیروں کی طاقت کم کی تاکہ وہ بادشاہ کے خلاف نہ اٹھ سکیں۔ نشہ آور اشیا کا استعمال قانوناً منع کیا۔ فوجی گھوڑوں کو داغنے کا رواج جاری کیا۔ تنخواہیں اور قیمتیں کم کرکے مقرر کردیں۔ محصول بڑھادیئے۔

خاندان تغلق اور امیر تیمور

غیاث الدین تغلق :۔ (۱۳۲۰ء تا ۱۳۲۵ء) علاؤالدین خلجی کے تین نااہل جانشینوں کے بعد اس نے تغلق خاندان کی حکومت قائم کی۔

محمد تغلق :۔ (۱۳۲۵ء تا ۱۳۵۱ء) بڑا عالم تھا لیکن دوراندیش نہ ہونے کے باعث رعایا کو اس سے سکھ کی نسبت تکلیفیں زیادہ جھیلنا پڑیں۔

فیروز تغلق :۔ (۱۳۵۱ء تا ۱۳۸۸ء) اس نے رفاہ عام کے بہت سے کام کئے۔

امیر تیمور کا حملہ :۔ (۱۳۹۸ء) آخری تغلق حکمراں بہت کمزور ثابت ہوئے۔ تیمور لنگ سمرقند سے ایک لاکھ کا لشکر جرار لیکر قتل و غارت مچاتا ہوا دلی آپہنچا۔ چند ہی روز میں بہت تباہی ہوئی۔ تیمور لوٹ مار مچاتا بگولے کی طرح چلاگیا اور ملک کو افراتفری کے عالم میں چھوڑ گیا۔

خاندان سادات :۔ (۱۴۱۴ء تا ۱۴۵۰ء) امیر تیمور کے نائب سید خضر خاں نے آخری تغلق حکمراں کو ہٹا کر اپنی حکومت قائم کی۔ اس کے خاندان سے سید مبارک۔ محمد اور علاؤالدین شاہ حکمراں ہوئے۔

خاندان لودھی ۱۴۵۰ء تا ۱۵۲۶ء

بہلول خاندان لودھی نے جونپور اور کئی دیگر حکومتوں کو طابع فرمان کیا۔ سکندر لودھی (۱۴۸۸ء تا ۱۵۱۲ء) اپنے باپ سے بھی اچھا ثابت ہوا۔
ابراہیم لودھی (۱۵۱۲ء تا ۱۵۲۶ء) بڑا شکی مزاج تھا۔ اس کے صوبیدار دولت خاں لودھی نے کابل کے مغل بادشاہ بابر کو مدعو کیا۔
پانی پت کی پہلی لڑائی (۱۵۲۶ء) بابر نے پانی پت کے میدان میں ابراہیم لودھی کو شکست دی۔ وہ مارا گیا۔ بابر نے ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کی بنیاد رکھی۔

سلطنت مغلیہ کا قیام

بابر (۱۵۲۶ء تا ۱۵۳۰ء) اس نے ۱۵۲۴ء میں لاہور اور ۱۵۲۶ء میں دلی و آگرہ کو فتح کیا۔ اور ہندوستان میں مغلیہ سلطنت قائم کی۔ پھر اودھ اور جونپور فتح کئے۔ رانا سانگا (چتوڑ کے مہارانا سنگرام سنگھ) کو کھنواہ کی لڑائی میں شکست دی۔ چندیری اور بہار بھی فتح کئے۔ ۱۵۳۰ء میں اپنے بیمار بیٹے ہمایوں پر سے اپنی جان قربان کر کے اس کی جان بچائی۔

ہمایوں:- ۱۵۳۰ء تا ۱۵۵۶ء یہ نہایت مہربان طبع تھا۔ اس کے اپنے ماتحت عہدیداروں اور سگے بھائیوں نے اس کی نرم دلی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے دھوکا دیا۔ ہمایوں نے کالنجر۔ مالوہ۔ اور گجرات کاٹھیاواڑ کو فتح کیا۔ بنگال کے افغان سردار شیر خان نے اسے دو بار ہرایا اور ۱۵۴۰ء میں اسے بھاگ نکلنے پر مجبور کیا۔ ہمایوں ۱۵ برس تک بھٹکتا رہا۔ آخر شاہ فارس کی امداد سے قندھار فتح کر کے فارس کو دیا۔ اپنے بھائیوں سے کابل جیتا۔ اور ۱۵۵۵ء میں دلی اور آگرہ پھر سے حاصل کئے۔ لیکن چھ ماہ بعد وہ راہیِ ملکِ عدم ہوا۔

خاندان سوری ۱۵۴۰ء تا ۱۵۵۵ء

شیر شاہ سوری (۱۵۴۰ء تا ۱۵۴۵ء) اس نے ۱۵۴۰ء میں ہمایوں کو ہرا کر ہندوستان کی حکومت سنبھال لی۔ اس نے پنجاب میں گکھڑوں کی بغاوت فرو کی۔ بنگال کے صوبیدار کو مطیع کیا۔ میواڑ کے راجہ مالدیو کو ہرایا۔ کالنجر گڑھ کی لڑائی بارود پھٹنے سے اس کی موت واقع ہوگئی۔

شیر شاہ کا نظام حکومت اور اصلاحات:- اس نے اپنی سلطنت کو صوبوں اور سرکاروں میں منقسم کیا۔ گاؤں پنچایتیں بنائیں۔ خبر رسانی اور پولیس کا انتظام بھی خاطر خواہ کیا۔ پشاور سے بنگال تک جرنیلی سڑک تعمیر کروائی۔ سڑک کے دونوں طرف درخت۔ کنوئیں۔ سرائیں۔ عبادت گاہیں۔ مدرسے اور شفاخانے بنو... مشہور حساب داں ٹوڈرمل نے اس کا بندوبست اراضی نہایت خوش اسلوبی سے کیا۔ شیر شاہ کے بعد سلیم شاہ اور عادل شاہ سوری نے حکومت کی۔

اکبر اعظم ۱۵۵۶ء تا ۱۶۰۵ء

ہمایوں کی وفات کے وقت اس کا بیٹا اکبر ۱۴ برس کا تھا عادل شاہ سوری کے بیٹے وزیر ہیمو ڈھوسر نے دلی اور آگرہ پر قبضہ کر کے پنجاب کی طرف چڑھائی کی۔ ادھر سے اکبر اپنے اتالیق بیرم خاں کے ساتھ اپنے باپ کی سلطنت پر قبضہ جمانے کو بڑھا۔ پانی پت کی دوسری لڑائی (۱۵۵۶ء) میں اکبر نے ہیموں کو ہرا کر از سر نو دلی و آگرہ فتح... پھر اجمیر۔ گوالیار۔ جونپور۔ مالوہ (۱۵۶۴ء) چتوڑ (۱۵۶۷ء) رنتھمبور (۱۵۶۸ء) کالنجر (۱۵۶۹ء) گجرات کاٹھیاواڑ (۱۵۷۱ء) بنگال (۱۵۷۶ء) کابل اور غزنی (۱۵۸۰ء) کشمیر (۱۵۸۶ء) سندھ (۱۵۹۱ء) قندھار (۱۵۹۵ء)... اور خاندیش، برار (۱۶۰۱ء) کو فتح کیا۔ چاندبی بی نے احمد نگر میں اسکے بیٹوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا لیکن ۱۶۰۰ء میں چاندبی بی کی وفات کے بعد اکبر نے احمد نگر کو فتح کر لیا۔

اکبر نے راجپوتوں سے رشتے ناطے کر کے میل جول بڑھایا۔ لیکن چتوڑ کے بہادر رانا پرتاپ نے جو رانا سانگا کا پوتا تھا، اس کے سامنے جھکنے سے انکا...

اکبر کے دربار میں مشہور موسیقی داں تان سین اور نورتن نے یعنی ابوالفضل۔ فیضی۔ ٹوڈرمل۔ مان سنگھ۔ بیربل۔ ملا دوپیازہ۔ عزیز مرزا کوکلتاس خان۔ عبدالرحیم خان... اور حکیم ابوالفتح گیلانی۔ راجہ ٹوڈرمل نے بندوبست اراضی کیا۔ بیربل اور ملا دوپیازہ کے لطیفے زبان زدِ خلائق ہیں۔

جہانگیر ۱۶۰۵ء تا ۱۶۲۷ء

جہانگیر نے بنگال۔ قنوج اور خاندیش کی بغاوتیں فرو کیں۔ ۱۶۱۴ء میں میواڑ کو مطیع کیا۔ ۱۶۲۰ء میں کانگڑہ فتح کیا۔ ۱۶۲۲ء میں فارس نے قندھار چھین لیا۔ جہانگیر عمل پسند تھا۔ اس نے عنان حکومت ملکہ نورجہاں کے سپرد کر رکھی تھی۔ جہانگیر کا مقبرہ لاہور کے قریب ہے۔

شاہجہاں ۱۶۲۷ء تا ۱۶۵۸ء

شاہجہاں نے ۱۶۳۳ء میں احمد نگر فتح کیا اور بیجاپور و گولکنڈہ کے شیعہ حکمرانوں کو شکست دی۔ ۱۶۳۷ء میں قندھار فتح کیا۔ لیکن ۱۶۴۹ء میں یہ پھر چھن گیا۔ شاہجہاں کو انجینیر بادشاہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اس نے خوبصورت عمارات اور باغات تعمیر کرائے۔ جیسے موتی مسجد۔ لال قلعہ۔ تخت طاؤس۔ لاہور کا شالامار باغ اور مشہور عالم روضہ تاج محل آگرہ جو شاہجہاں کی ملکہ ممتاز محل کا مدفن ہے۔ شاہجہاں کو بھی اس کی خواہش کے مطابق اسی روضہ کے اندر دفنایا گیا۔

اورنگ زیب ۱۶۵۸ء تا ۱۷۰۷ء

اورنگ زیب اپنے والد شاہجہاں کے جیتے جی ہی اپنے بھائیوں کو ہرا اور مروا کر اور باپ کو قید کر کے خود بادشاہ بن گیا۔ مہاراشٹر کے شیواجی مراٹھے کے ساتھ اسکی بہت دیر تک کشمکش رہی اور آخر ۱۶۷۴ء میں اسے شیواجی کو اس علاقہ کا خود مختار مہاراجہ تسلیم کرنا پڑا۔ ۱۶۶۸ء میں اورنگ زیب نے بیجاپور کی شیعہ حکومت کو فتح کیا۔ اور ۱۶۸۷ء میں گولکنڈہ فتح کیا۔ اس کی سلطنت کشمیر سے لیکر کاویری تک اور بنگال سے کابل و بلوچستان تک پھیلی ہوئی تھی۔

سلطنت مغلیہ کا زوال

(الف) سکھ مذہب کے بانی شری گورو نانک صاحب بابر کے زمانہ میں ہوئے۔ دسویں گورو گوبند سنگھ جی شہنشاہ اورنگ زیب کے ہمعصر تھے۔ اس وقت سکھ ایک طاقتور اور بہادر قوم بن چکے تھے۔ سکھوں نے پنجاب بھر میں اپنا قبضہ جما لیا تھا۔ شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ تمام پنجاب۔ کشمیر اور پشاور تک کا حکمراں ہوا۔

(ب) مراٹھے۔ مہاراشٹر میں شیواجی مراٹھے نے اورنگ زیب کے عہد حکومت میں اپنی خود مختار حکومت قائم کر لی اس نے ۱۶۷۴ء سے ۱۶۸۰ء تک چھترپتی مہاراجہ بن کر حکومت کی۔ اورنگ زیب نے اپنی زندگی کے آخری ۲۰ سال مراٹھوں کو مغلوب کرنے کی کوشش میں رائیگاں کئے۔ مراٹھے گوریلا جنگ کرتے تھے۔ شیواجی کے بعد پیشواؤں کی سرکردگی میں مراٹھوں نے اتنی ترقی کی کہ ۱۷۶۰ء تک انھوں نے ہندوستان کے بہت سے حصے کو یہاں تک کہ دِلّی کو بھی زیرنگیں کر لیا۔

(ج) نادرشاہ ابدالی کے حملے:۔ شمال مغربی سرحد غیر محفوظ ہوگئی۔ ۱۷۳۹ء میں افغانستان سے نادرشاہ نے دِلّی پر حملہ کر کے لوٹ مار مچائی۔ پھر احمد شاہ ابدالی نے متعدد حملے کئے۔ ۱۷۶۱ء میں پانی پت کی تیسری لڑائی میں اس نے مرہٹوں کو شکست دی اور زوال پذیر سلطنت مغلیہ کو ایک بھاری دھکا لگایا۔

(د) پندرھویں صدی عیسوی سے یوروپینوں نے ہندوستان آنے کے راستوں کی تلاش کی۔ ۱۴۹۸ء میں پرتگیزی ملاح واسکو ڈاگاما افریقہ کے جنوبی سرے سے ہوتا ہوا جنوبی ہند پہنچا۔ پھر بیس ہی برس میں پرتگیزوں نے مغربی ساحل پر گوآ اور کچھ دیگر علاقے حاصل کر لئے۔ تب سپین۔ ہالینڈ۔ انگلینڈ اور فرانس بھی میدان میں آگئے۔ یہ سبھی لوگ یہاں تجارتی تعلقات قائم کرنے کے خیال سے آئے اور ہندوستان کے ساحل کے ساتھ ساتھ انھوں نے فیکٹریاں کھولیں۔ لیکن آہستہ آہستہ انھوں نے فوجیں رکھنا اور طاقت بڑھانا شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ انھوں نے اپنی حکومتیں بنا لیں۔

انگریزوں نے تو گرتی ہوئی مغلیہ سلطنت کی جگہ ہندوستان بھر میں اپنی سلطنت قائم کر لی۔

برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی کا دورِ حکومت

انگریز اور فرانسیسی

برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی ۱۶۰۰ء میں وجود میں آئی۔ اس نے ہندوستان میں تجارتی کوٹھیاں کھولیں اور آہستہ آہستہ یہاں حکومت قائم کر لی۔ یہ ۱۷۷۴ء تک براہ راست حکومت کرتی رہی اور تب سرکار انگلشیہ نے ایک بورڈ آف کنٹرول بنا کر ہندوستان کے انتظام حکومت میں حصہ لینا شروع کر دیا۔ ۱۸۵۷ء میں ہندوستانیوں نے آزادی کے لئے انگریزوں سے جنگ کی۔ برٹش سرکار نے ۱۸۵۷ء میں اس کمپنی کو توڑ دیا اور ہندوستان کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔

کرناٹک میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کی جد و جہد۔ فرانسیسیوں نے بھی ایک ایسٹ انڈیا کمپنی بنائی۔ جس کے گورنر ڈوپلے نے ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کرنے کی کوشش کی۔ نتیجہ کے طور پر کرناٹک کے میدان میں انگریزوں اور فرانسیسیوں میں ۱۷۵۵ء سے ۱۷۶۳ء تک تین لڑائیاں ہوئیں۔ جن میں انگریز افسر کلائیو نے فرانسیسیوں کو شکست دی۔

لارڈ کلائیو

کلائیو ۱۷۴۳ء میں کمپنی میں ایک معمولی محرر بھرتی ہو کر انگلستان سے آیا۔ کرناٹک کے دار الخلافہ ارکاٹ کے محاصرہ میں فتح حاصل کر کے "شیر ارکاٹ" کا خطاب پایا۔ ۱۷۵۷ء میں بنگال میں پلاسی کی لڑائی میں نواب سراج الدولہ کو شکست دی اور ۱۷۵۷ء سے ۱۷۶۰ء تک بنگال کا گورنر رہا۔ ۱۷۶۵ء میں دوبارہ گورنر بنگال مقرر ہوا۔ اس سال اس نے اودھ کے نواب شجاع الدولہ سے الہ آباد اور کڑا کے اضلاع اور مغل بادشاہ شاہ عالم سے بنگال، بہار، اڑیسہ کے دیوانی حقوق حاصل کئے۔ کلائیو ۱۷۶۵ء میں انگلستان واپس چلا گیا۔

حیدر علی اور ٹیپو سلطان

میسور کی لڑائیاں۔ حیدر علی نے ۱۷۶۱ء میں ہندو راجہ کو ہٹا کر میسور کی حکومت خود سنبھال لی۔ اس نے ۱۷۸۲ء تک حکومت کی۔ اس کی وفات پر اس کا بیٹا ٹیپو سلطان ۱۷۹۵ء تک حکمران رہا۔ حیدر علی اور ٹیپو نے انگریزوں کے ساتھ چار لڑائیاں لڑیں۔ آخر کار ٹیپو سلطان مارا گیا۔ ریاست میسور کے کچھ حصے انگریزوں۔ مراٹھوں اور نظام حیدر آباد میں بانٹے گئے اور باقی حصہ ہندو راجہ کو واپس کر دیا گیا۔

مرہٹے اور انگریز

مراٹھوں اور انگریزوں میں چار لڑائیاں لڑی گئیں اس طرح ۱۷۸۲ء میں سالسٹ اور بسین کے جزیرے ۱۸۰۳ء میں اڑیسہ۔ برار اور دلی۔ آگرہ نیز ۱۸۱۸ء میں احاطہ بمبئی اور نربدا اور جبلپور کے علاقے انگریزوں کو مل گئے۔ شواجی کے خاندان سے ایک سردار کو ستارا کا راجہ بنا دیا گیا۔ گائیکواڑ۔ سندھیا۔ بھونسلے اور ہولکر انگریزوں کے ماتحت ہو گئے۔ پیشوا کو پنشن دیدی گئی۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ سکھ اور انگریز

مہاراجہ رنجیت سنگھ شیر پنجاب نے ۱۷۹۲ء سے ۱۸۳۹ء تک لاہور۔ ملتان۔ جموں۔ کشمیر اور پشاور و ہزارہ کے علاقوں پر حکومت کی۔ وہ عمر بھر انگریزوں کا دوست رہا۔ ان کے ساتھ ایک عہد نامہ کی رو سے دریائے ستلج باہمی حد مقرر کی گئی۔ مہاراجہ کی وفات کے بعد پنجاب میں بدامنی پھیل گئی۔ خالصہ فوج اور انگریزوں کے درمیان ۱۸۴۵ء سے ۱۸۴۹ء تک دو جنگیں ہوئیں جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ پنجاب بھی انگریزوں کی سلطنت میں شامل ہو گیا۔

لارڈ ہیسٹنگز ۱۷۷۲ء تا ۱۷۸۵ء

۱۷۷۲ء سے ۱۷۷۴ء تک بنگال کا گورنر اور ۱۷۸۵ء تک گورنر جنرل رہا۔ اس کے عہد حکومت میں ریگولیٹنگ ایکٹ پاس ہوا اور انتظامیہ کونسل بنائی گئی۔ پھر پٹ صاحب کا انڈیا بل پاس ہوا۔

ہندوستان ۱۷۸۶ء سے ۱۸۵۷ء تک

لارڈ کارنوالس (۱۷۸۶ء تا ۱۷۹۳ء) اس نے بنگال۔ بہار اور اڑیسہ میں مالیہ زمین کا دوامی بندوبست کیا۔

سرجان شور (۱۷۹۳ء تا ۱۷۹۸ء) اس نے کارنوالس کی طرح دیسی حکمرانوں کے کام میں عدم مداخلت کی حکمت عملی استعمال کی۔

لارڈ ویلزلی (۱۷۹۸ء تا ۱۸۰۵ء) اس کے عہد میں طریق معاونت (Subsidiary System) کی حکمت عملی سے ہندوستانی حکمرانوں کو انگریزی حکومت کے ماتحت لایا گیا اور سلطنت انگلشیہ کی بہت توسیع ہوئی۔ ٹیپو سلطان کو شکست دیکر ریاست میسور میں ہندو راجہ متعین کیا گیا۔

لارڈ کارنوالس ۱۸۰۵ء میں دوبارہ گورنر جنرل بنا۔ لیکن جلد ہی فوت ہو گیا۔ اس کے بعد سرجان بارلو ۱۸۰۷ء تک گورنر جنرل رہا۔

لارڈ منٹو (۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء) اس نے بحر ہند میں جنوبی افریقہ ماریشس اور کئی دیگر ولندیزی جزائر جو اس وقت فرانس کے حکمران نیپولین کے ہاتھ آ گئے تھے فتح کر لئے۔ اس نے فارس۔ کابل۔ پنجاب اور سندھ کے درباروں میں ایلچی بھیجے۔ سرہند کی سکھ ریاستیں انگریزی حفاظت میں آ گئیں۔

مارکوئیس آف ہیسٹنگز (۱۸۱۳ء سے ۱۸۲۳ء) اس نے نیپال کے گورکھوں کو ہرا کر کماؤں۔ گڑھوال اور شملہ انگریزی حکومت میں ملا لئے۔ پھر پنڈاریوں کو مغلوب کیا جنہوں نے ملک میں اندھیر گردی مچا رکھی تھی۔ پیشوا اور بھونسلے کے انگریزی ریذیڈنسیوں پر حملہ کرنے پر ہیسٹنگز نے انہیں مرہٹوں کی چوتھی لڑائی میں شکست دے کر احاطہ بمبئی اور جبلپور کے علاقے لے لئے۔

لارڈ ایمہرسٹ (۱۸۲۳ء تا ۱۸۲۸ء) تک اس نے برہما کی پہلی لڑائی میں آسام۔ ارکان اور تناسرم کے علاقے حاصل کئے۔

لارڈ ولیم بینٹنک (۱۸۲۸ء تا ۱۸۳۵ء) اس نے میسور کو راجہ کی بدانتظامی کے باعث انگریزی حکومت میں شامل کر لیا۔ کورگ کو انگریزی سلطنت میں ملحق کر لیا۔ انگریزی تعلیم رائج کی۔ ستی اور دختر کشی کی رسوم بند کیں اور ٹھگوں کو مار مٹایا۔

سرچارلس مٹکاف (۱۸۳۵ء تا ۱۸۳۶ء) اس کے عہد حکومت میں پریس کو آزادی حاصل ہوئی۔

لارڈ آکلینڈ (۱۸۳۶ء تا ۱۸۴۲ء) اس کے دور حکومت میں افغانستان نے روس سے مل کر انگریزوں کے دوست مہاراجہ رنجیت سنگھ سے پشاور فتح کرنا چاہا۔ افغانوں نے انگریزوں پر مظالم ڈھائے تو انگریزی افواج نے اچھی طرح انتقام لیا۔ پھر امیر کابل دوست محمد خان انگریزوں کا دوست بن گیا۔

لارڈ ایلن برا (۱۸۴۲ء تا ۱۸۴۴ء) اس کے عہد میں میانی کی لڑائی میں سندھ کے بلوچی امیروں کو ہرا کر سندھ انگریزی حکومت میں ملا لیا گیا۔

لارڈ ہارڈنگ اول (۱۸۴۴ء تا ۱۸۴۸ء) اس نے سندھیا والے گوالیار کو شکست دی۔ اور سکھوں کی پہلی لڑائی میں دوآبہ لبست جالندھر کو انگریزی حکومت میں شامل کر لیا۔

لارڈ ڈلہوزی ۱۸۴۸ء تا ۱۸۵۶ء اس نے سکھوں کی دوسری لڑائی میں تمام پنجاب بمعہ پشاور۔ انگریزی سلطنت میں شامل کر لیا۔ علاوہ ازیں مسئلہ الحاق (Doctrine of Lapse) کی حکمت عملی سے دیسی حکمرانوں کے لاولد مرنے پر ستارا۔ جھانسی۔ ناگپور۔ سمبلپور اور کئی دیگر ریاستوں کو انگریزی سلطنت کے ساتھ ملحق کر لیا۔ اس کو "جدید ہندوستان کا بانی" کہتے ہیں۔ اس کے عہد حکومت میں ہندوستان میں ریل۔ تار۔ ڈاک۔ سڑکیں۔ نہریں۔ پل اور سکول و کالج کھولے گئے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی

لارڈ ڈلہوزی کے مسئلہ الحاق سے دیسی حکمرانوں کو خدشہ ہونے لگا۔ جو جو علاقے ملحق کئے گئے وہاں بدامنی پھیل گئی۔ ریل۔ تار۔ ڈاک۔ انگریزی تعلیم ستی اور دختر کشی کی ممانعت اور مذہب کی تبدیلی پر بھی پدری جائیداد کے حقدار ہونے کے قانون اور اسی قسم کی دیگر باتوں نے لوگوں میں بے شمار وہم پھیلا دیئے۔ ہندوستانی سپاہ کو سمندر پار لڑنے بھیجا جانے لگا۔ انہیں چربی والے کارتوس کو منہ سے کھولنا پڑتا تھا۔ وہ ان باتوں کو دھرم اور ایمان کے خلاف سمجھتے تھے۔ اس طرح بے چینی کی سلگتی ہوئی آگ ۱۰ رمئی ۱۸۵۷ء کو میرٹھ میں بھڑک اٹھی۔ پھر دلی۔ کانپور۔ جھانسی۔ لکھنؤ۔ بریلی اور دیگر کئی مقامات پر بھی خوب مچی۔ اس بھیانک جنگ آزادی میں جھانسی کی رانی لکشمی بائی مرہٹے۔ پیشوا کے متبنیٰ نانا صاحب اس کے سپہ سالار تانتیا توپی۔ اور تخت مغلیہ کے دعویدار بہادر شاہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ لیکن ۱۸۵۸ء میں انگریز ہندوستانیوں کو مغلوب کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ مغل دعویدار بہادر شاہ کو قید کر کے رنگون بھیجدیا گیا۔ انگریزی سرکار نے کمپنی کی حکومت کو ختم کر کے ہندوستان کو براہ راست اپنی حکومت میں لے لیا۔ ملکہ وکٹوریہ نے قیصرہ ہند کا لقب اختیار کیا۔ ہندوستان کے گورنر جنرل کو وائسرائے یعنی تاجدار برطانیہ کا قائم مقام بنا دیا گیا۔

ہندوستان کے وائسرائے ہندوستان تاج برطانیہ کی حکومت میں

لارڈ کیننگ (۱۸۵۶ء تا ۱۸۶۲ء) پہلی جنگ آزادی۔ وکٹوریہ کا اعلان قیصری۔ اصلاحات۔ لیجسلیٹو کونسلیں۔

۲۔ لارڈ ایلگن۔ (۱۸۶۲ء تا ۱۸۶۴ء) وہابی مہم

۳۔ لارڈ لارنس۔ (۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۹ء) افغانستان سے مدبرانہ خاموشی کی حکمت عملی۔ اڑیسہ میں قحط۔

۴۔ لارڈ میئو۔ (۱۸۶۹ء تا ۱۸۷۲ء) صوبوں کے اخراجات کے لئے مالی امداد۔

۵۔ لارڈ نارتھ بروک (۱۸۷۲ء تا ۱۸۷۶ء) مہاراجہ بڑودہ کی برطرفی۔ پرنس آف ویلز (ایڈورڈ ہفتم) کی ہندوستان میں آمد۔

۶۔ لارڈ لٹن۔ (۱۸۷۶ء تا ۱۸۸۰ء) پہلا دلی دربار۔ افغانستان کی دوسری لڑائی۔ کوئٹہ کا الحاق۔

۷۔ لارڈ رپن۔ (۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۴ء) لوکل سیلف گورنمنٹ۔ تعلیم۔ پنجاب یونیورسٹی۔ البرٹ بل۔ میسور کی راجہ کو واپسی۔

۸۔ لارڈ ڈفرن (۱۸۸۴ء تا ۱۸۸۹ء) برہما کی تیسری لڑائی۔ اپر برہما کا الحاق۔ انڈین نیشنل کانگرس کا آغاز۔ ملکہ وکٹوریہ کی گولڈن جوبلی۔

۹۔ لارڈ لینسڈاؤن (۱۸۸۹ء تا ۱۸۹۴ء) شمال مغربی سرحد۔ (ڈیورنڈ لائن) کا تقرر۔ انڈین کونسلز ایکٹ۔

۱۰۔ لارڈ ایلگن ثانی۔ (۱۸۹۴ء تا ۱۸۹۹ء) چترال اور تیراہ کی کی لڑائیاں۔ پلیگ اور قحط۔

۱۱۔ لارڈ کرزن (۱۸۹۹ء تا ۱۹۰۵ء) شمال مغربی سرحدی صوبہ کا وجود۔ ملکہ وکٹوریہ کی وفات۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاج پوشی۔ دلی دربار۔ قانون انتقال اراضی۔ کوآپریٹو سوسائٹیاں۔ یونیورسٹی۔ آبپاشی اور پولیس کے محکموں میں اصلاحات۔ تبت کی مہم۔ خلیج فارس کی حکمت عملی۔ بنگال کی تقسیم۔

۱۲۔ لارڈ منٹو ثانی۔ (۱۹۰۵ء تا ۱۹۱۰ء) منٹو مورلے اصلاحات۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کی وفات۔

۱۳۔ لارڈ ہارڈنگ ثانی (۱۹۱۰ء تا ۱۹۱۶ء) تیسرا دلی دربار۔ یورپ کی جنگ عالمگیر (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء)

۱۴۔ لارڈ چیمسفورڈ (۱۹۱۶ء تا ۱۹۲۱ء) مونٹیگو چیمسفورڈ اصلاحات۔ تحریک عدم تعاون۔ بدامنی۔ مارشل لا۔ افغانستان کی تیسری لڑائی۔

۱۵۔ لارڈ ریڈنگ۔ (۱۹۲۱ء تا ۱۹۲۶ء) اکالی لہر۔ گوردوارہ ایکٹ

۱۶۔ لارڈ ارون۔ (۱۹۲۶ء تا ۱۹۳۱ء) زراعتی کمیشن۔ سائمن کمیشن۔ شاردا ایکٹ۔ تحریک سول نافرمانی۔ پہلی گول میز کانفرنس۔ گاندھی ارون پیکٹ۔ انقلاب افغانستان۔

۱۷۔ لارڈ ولنگڈن۔ (۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۶ء) دوسری گول میز کانفرنس۔ کمیونل ایوارڈ۔ (فرقہ وارانہ نیابت) پونہ پیکٹ۔ تیسری گول میز کانفرنس۔ وہائٹ پیپر۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کوئٹہ اور بہار کے بھونچال۔ جارج پنجم کی سلور جوبلی اور وفات۔

۱۸۔ لارڈ لنلتھگو۔ (۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۳ء) فیڈرل سکیم پر عملدرآمد کا آغاز۔ برہما کی ہندوستان سے علیحدگی۔ سندھ اور بہار علیحدہ صوبے۔ شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی شادی کے معاملہ پر تخت سے دست برداری۔ شہنشاہ جارج ششم اور ملکہ الزبتھ کی تخت نشینی۔ صوبائی خود مختاری۔ حصار میں قحط۔ دوسری جنگ عظیم۔ قحط بنگال۔ پولیٹیکل ڈیڈ لاک (سیاسی گتھی) کانگرسی لیڈروں کی گرفتاری۔

۱۹۔ لارڈ ویول۔ (۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء) ہندوستان کی مشرقی سرحد سے جاپانیوں کی پسپائی۔ مہاتما گاندھی کی رہائی۔ محوری طاقتوں کی شکستیں۔ لارڈ ویول کی انگلینڈ کو روانگی۔ یورپ کی جنگ کا خاتمہ۔ برما کی ازسرنو تسخیر۔ لارڈ ویول کی واپسی۔ کانگرسی لیڈروں کی رہائی۔ شملہ کانفرنس۔ اتحادیوں کی مکمل فتح۔ پارلیمنٹری وفد۔ مقدمات آزاد ہند فوج۔ مرکزی و صوبائی انتخابات۔ وزارتی وفد۔ کیبنٹ مشن کی سکیم۔ عبوری ہند سرکار کا قیام۔ مسلم لیگ کا ڈائرکٹ ایکشن اور سول نافرمانی۔ خوفناک فرقہ وارانہ فسادات۔ خضر حیات خاں وزیراعظم پنجاب کا استعفےٰ۔ پنجاب میں خوفناک فسادات۔ لارڈ ویول کی واپسی۔

ہند اور پاکستان کی تقسیم

لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن۔ (مارچ تا اگست ۱۹۴۷ء) پنجاب میں فسادات۔ ماؤنٹ بیٹن سکیم۔ حد بندی کمیشن۔ ملک کا بٹوارہ ۱۴ اور ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان اور ہند یونین کی آزاد و خود مختار ڈومینیوں کا قیام۔

آزاد بھارت یونین ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تا حال

لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن (۱۵ اگست ۱۹۴۷ء تا ۲۱ جون ۱۹۴۸ء) آزاد ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل۔ پنجاب و بنگال میں ہلچل۔ وسیع پیمانہ پر نکاس۔ شرنارتھیوں کا مسئلہ۔ سردار پٹیل نے سینکڑوں ریاستوں کو متحد کر کے ریاستی یونین بنائے۔ کشمیر پر پاکستانی چھاپے اور حملے۔ گاندھی جی کا آخری برت اور شہادت۔ حیدر آباد میں بدامنی۔

شری راجگوپال آچاریہ (۱۹۴۸ء تا ۱۹۵۰ء) پہلے ہندوستانی گورنر جنرل۔ مسٹر جناح کی وفات۔ حیدر آباد پولیس ایکشن۔ ہند پاکستان کانفرنسیں۔ ایشیائی کانفرنس گاندھی جی کے قاتل کو سزائے حیات۔ پنڈت نہرو کا دورہ امریکہ۔ پاکستان سے روپے کی قیمت گھٹانے پر ڈیڈ لاک۔ کولمبو کانفرنس۔ آزاد بھارت کا نیا دستور (ودھان) بھارت کو گن راجیہ (جمہوریت) بنانے کا فیصلہ۔

۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو شری راجگوپال آچاریہ نے عنانِ حکومت نئے ودھان کے مطابق چنے گئے بھارت گن راجیہ کے پہلے راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرساد کے ہاتھ دے دی۔

بھارت گن راجیہ کا قیام ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء

گن راجیہ کا قیام۔ ۲۶ جنوری ۱۹۵۰ء کو بھارت میں گن راجیہ (جمہوریت) قائم کیا گیا۔ ڈاکٹر راجندر پرساد بھارت کے پہلے راشٹرپتی چنے گئے۔

ڈاکٹر راجندر پرساد (۱۹۵۰ء تا ۱۹۵۲ء) نہرو لیاقت پیکٹ۔ سردار پٹیل کی وفات۔ کشمیر کی مجلس دستور ساز کا انتخاب۔ ملک میں عام انتخابات۔ ڈاکٹر راجندر پرساد دوبارہ راشٹرپتی منتخب ہوئے۔

ڈاکٹر راجندر پرساد (۱۹۵۲-۵۷ء اور ۱۹۵۷-۶۲ء) جموں میں بے چینی۔ ڈاکٹر مکرجی کی وفات۔ شیخ عبداللہ کی گرفتاری اور بخشی غلام محمد کو کشمیر کا وزیر اعظم مقرر کیا گیا۔ آندھرا راجیہ کا قیام۔ لسانی صوبوں کے قیام کے لئے کمیٹی۔ آچاریہ ونوبا بھاوے کا بھودان یگیہ۔ پنڈت نہرو کا چین۔ روس وغیرہ ممالک کو جانا اور دنیا کے چھوٹے بڑے ممالک کے اعلیٰ عہدیداروں کی بھارت میں آمد۔ پنچ شیل امن عالم کا سنگ بنیاد۔ روس کے وزیر اعظم بلگانن کا بھارت آنا۔ گوآ میں پرتگیزوں کے مظالم۔ صوبوں کی ازسرِ نو تشکیل کے بارے میں بمبئی اور پنجاب میں تحریکیں۔ نیکو دال اور چھڈ بیٹ وغیرہ کے پاکستانی سرحدی حملے۔ مشرقی پاکستان کے ہندوؤں کا روز افزوں نکاس (مئی ۱۹۵۶ء) پنڈت نہرو کا اعلان کہ اب کشمیر میں استصواب رائے نہیں ہوگا۔ حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ نیپال کے مہاراج مہندر وِیر وکرم شاہ دیو کی تخت نشینی پر اُپ راشٹرپتی (نائب صدر) ڈاکٹر رادھا کرشنن کا کھٹمنڈو جانا۔ بھگوان بدھ کا ۲۵۰۰ واں جنم دن۔

راجیوں کی ازسرِ نو تشکیل یکم نومبر ۱۹۵۶ء اس کے مطابق تمام ملک کو ۱۴ راجیوں اور چند مرکزی حکمرانی کے علاقوں میں بانٹا گیا۔ مزید تعاون کے پیشِ نظر بھارت میں صرف پانچ خطّائی کونسلیں قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔ شمالی جنوبی۔ مشرقی۔ مغربی اور وسطی۔

دلائی لامہ اور پنچن لامہ۔ تبت کے مذہبی اور سیاسی پیشوا دلائی لامہ اور پنچن لامہ نومبر ۱۹۵۶ء میں ہند میں آئے اور تمام ملک کا دورہ کرنے کے بعد جنوری ۱۹۵۷ء میں واپس گئے۔ شروع ۱۹۵۹ء میں دلائی لامہ بھاگ کر ہندوستان آ گئے۔ تبت پر چین کا قبضہ ہو گیا۔

پنڈت نہرو کا دورہ امریکہ۔ یو۔ ایس۔ اے کے صدر آئزن ہاور کی دعوت پر پنڈت نہرو دسمبر ۱۹۵۶ء میں امریکہ گئے۔ آپ کینیڈا اور برطانیہ میں بھی امن عالم کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے ٹھہرے۔ آپ نے خاص طور پر نہر سویز کے سانحہ سے پیدا شدہ حالات پر بات چیت کی۔

چین۔ چین کے پردھان منتری شری چو این لائی دسمبر ۱۹۵۶ء اور ۱۹۵۷ء میں ہندستان آئے۔ ۱۹۵۹ء کے شروع میں چین کی فوجوں نے تبت پر حملہ کر کے وہاں پر قبضہ کر لیا اور دلائی لامہ کو بھارت بھاگ کر آنا پڑا۔ اس کے بعد چین نے ہندوستان کی سرحدوں کے ہزاروں مربع کلومیٹر کے رقبہ پر ناجائز قبضہ کر لیا۔

اعشاریہ سکّے اور ناپ تول

حساب کتاب اور لین دین میں سہولت پیدا کرنے کے لئے ۱۹۵۷-۵۸ء میں بھارت میں اعشاریہ سکے اور ناپ تول کی اکائیاں رائج کی گئیں۔ روپے کو ۱۰۰ پیسوں میں بانٹ دیا گیا۔ تول کے اوزان گراموں میں رکھے گئے۔ ایک گرام میں ۱۰۰۰ ملی گرام ۱۰۰۰ گرام کا ایک کلوگرام ۱۰۰ کلوگرام کا ایک کوئنٹل اور ۱۰۰۰ کلوگرام کا ایک میٹرک ٹن۔ اسی طرح جسامت ماپنے کیلئے لیٹروں کا اور لمبائی ناپنے کے لئے میٹروں کا استعمال رائج کیا گیا۔

بھارت ۱۹۶۰ء تا ۱۹۶۴ء

۱۹۶۰ء روس کے صدر بوروشیلوف کی آمد (جنوری) بمبئی کی مہاراشٹر اور گجرات میں تقسیم (مئی) پاکستان کے ساتھ دریائے سندھ کے پانی کا معاہدہ (ستمبر) پنجابی صوبہ تحریک

۱۹۶۱ء **ناگا لینڈ۔** آسام کی سرحد پر جنگجو ناگا قبائلیوں نے آزاد خود مختار ناگا لینڈ بنانا چاہا اور کشت و خون پر آمادہ ہوئے۔ بھارت سرکار نے تدبر سے کام لیکر امن قائم کیا اور بھارت یونین میں ناگا لینڈ نام کی ایک الگ یونٹ بنا دی گئی۔ اس کو وزارت خارجہ کے ماتحت رکھدیا گیا اس کا قیام فروری ۱۹۶۱ء میں عمل میں آیا۔

ملکہ الزبتھ دوم۔ جنوری و فروری ۱۹۶۱ء میں اپنے شوہر پرنس فلپ کے ہمراہ ہمارے ملک میں تشریف لائیں۔

بھارت کی کانگو اور لاؤس کے واقعات میں دلچسپی۔ بھارت نے خانہ جنگی میں مبتلا کانگو اور لاؤس میں امن و امان بحال کرنے کیلئے انجمن اقوام متحدہ (U.N.O.) کی کوششوں میں نمایاں حصہ لیا اور وہاں قابل تعریف کام کیا۔

پنڈت پنت کا انتقال۔ بھارت کی جنگ آزادی کے بہادر سپاہی اور متحدہ آزاد ہند کے معمار پنڈت گوبند بلبھ پنت ۷ مارچ ۱۹۶۱ء کو انتقال فرما گئے۔

پنڈت نہرو کی صدر امریکہ مسٹر کینڈی سے ملاقات۔ امریکی دعوت نامہ پر پنڈت نہرو نومبر ۱۹۶۱ء میں امریکہ گئے اور امن عالم کے مسئلہ پر مسٹر کینڈی سے تبادلہ خیالات کیا۔

پرتگیزی بھارتی بستیوں کی نجات۔ گوا۔ دمن۔ دیو اور انجدیو جو سینکڑوں سالوں سے پرتگیزی غلامی میں جکڑے ہوئے تھے دسمبر ۱۹۶۱ء میں آزاد کرا لئے گئے۔

عام انتخابات۔ فروری ۱۹۶۲ء میں پنج سالہ مرکزی اور صوبائی عام انتخابات ہوئے۔ کانگریس نے بھاری اکثریت سے فتح حاصل کی۔

راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن۔ ۱۲ مئی ۱۹۶۲ء کو بھارت کے پہلے راشٹرپتی ڈاکٹر راجندر پرساد ۱۲ سال متواتر اس اعلیٰ عہدے پر رونق افروز رہنے کے بعد ریٹائر ہو گئے اور ڈاکٹر رادھا کرشنن جو ان کے عہد میں اُپ راشٹرپتی تھے بھارت کے راشٹرپتی بنے۔

فرانسیسی بستیوں کا انتقال۔ ۶ اگست ۱۹۶۲ء کو پانڈیچری اور دیگر فرانسیسی بستیوں پر ۲۸۸ سال پرانی فرانسیسی نوآبادی حکومت ختم ہو گئی۔ یہ بستیاں یکم نومبر ۱۹۵۴ء کو ہی بھارت سرکار کے حوالے کر دی گئی تھیں۔

چین کا بھارت پر حملہ۔ بھارت کے نہایت پرخلوص دوستانہ سلوک کے باوجود چین نے بھارت کے سرحدی علاقوں میں ہزاروں مربع کلومیٹر زمین پر ناجائز قبضہ جما لیا اور بھارتی علاقہ پر جھوٹے دعوے جتلا کر ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو بھارت پر بھرپور حملہ کر دیا۔ لداخ اور نیفا میں ہزاروں بھارتیہ نوجوانوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ تمام اہل بھارت نے اپنے ہر طرح کے نجی تفرقات بالائے طاق رکھ کر اپنے ہر دلعزیز وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے ہاتھ مضبوط کئے۔ اور تن من دھن سے ملک کی حفاظت پر کمربستہ ہو گئے۔ دسمبر ۱۹۶۲ء میں چین نے لڑائی بند کر دی اور پھر پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ کولمبو میں ایشیائی و افریقی کانفرنس ہوئی جس کا اعلان کرنے بھارت چین تنازعہ کو پر امن طریقہ سے نپٹانے کے ذرائع پر غور کیا اور انکے نمائندے چین اور بھارت جا کر سمجھوتے کیلئے کوشاں رہے۔

ڈاکٹر راجندر پرساد کا انتقال۔ بھارت کے راشٹرپتی بابو راجندر اور پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد جو مئی ۱۹۶۲ء میں بھارت کے راشٹرپتی کے عہدہ جلیلہ پر متواتر ۱۲ سال تک فائز رہنے کے بعد ریٹائر ہو گئے تھے ۲۸ فروری ۱۹۶۳ء کو پٹنہ میں انتقال فرما گئے۔

پاکستان اور چین کے مابین سرحدی تصفیہ:۔ ۲ مارچ ۱۹۶۳ء کو چین اور پاکستان نے جموں و کشمیر کے اس حصے کی شمالی سرحد کے متعلق جس پر پاکستان کا ناجائز قبضہ ہے ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے۔ اس کی رو سے تقریباً ... ۲۵ مربع کلومیٹر علاقہ چین کے حوالے کر دیا گیا۔ بھارت نے اس کے خلاف زوردار پروٹسٹ کیا۔

بھارت راکٹ کے زمانہ میں:۔ ۲۲ نومبر ۱۹۶۳ء کو کیرل میں ترونت پورم کے قریب واقع تھمبا راکٹ اسٹیشن سے بھارت کا پہلا راکٹ داغا گیا۔ اس کے بعد متعدد زیادہ ترقی یافتہ تجربات کئے جا چکے ہیں۔ جن کا مقصد کرہ ہوائی اور خلا کے حالات کا گہرا مطالعہ اور موسمیات کے متعلق معلومات بہم پہنچانا ہے۔ ڈاکٹر وکرم سارابھائی بھارت کے خلائی ریسرچ کے ڈائریکٹر ہیں۔

ناگا لینڈ راجیہ کا قیام:۔ یکم دسمبر ۱۹۶۳ء کو راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن نے کوہیما میں بھارت کے ۱۶ ویں راجیہ ناگا لینڈ کے قیام کی رسم ادا کی۔

بھاکڑہ ڈیم کی تکمیل:۔ دریائے ستلج پر ۲۲۶ میٹر اونچا بھاکڑہ بند جو دنیا میں اپنی قسم کا سب سے اونچا بند ہے۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں مکمل ہو گیا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے ہاتھوں سے اس کا افتتاح کیا۔ اس بند کو بجا طور پر آزاد بھارت کی نئی بہبودی کا علمبردار کہہ سکتے ہیں۔

گنڈک بیراج۔ ۴ مئی ۱۹۶۴ء کو نیپال اور بہار کی مشترکہ بہبودی کے منصوبہ گنڈک بیراج کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ دریائے گنڈک پر یہ بند نیپال میں بھارتی سرحد پر واقع والمیکی نگر (بھیسالوٹن) کے قریب بنایا گیا۔ سنگ بنیاد کی رسم میں پنڈت نہرو اور شاہ نیپال شامل ہوئے۔

پنڈت نہرو کا انتقال:۔ ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء کو بھارت کے حصول آزادی سے چلے آرہے پردھان منتری اور ہر دلعزیز لیڈر پنڈت جواہر لال نہرو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ دنیا کے کونے کونے سے سرکردہ ہستیاں ان کی آخری رسوم کی ادائیگی میں شمولیت کے لئے پہنچیں۔

بھارت پنڈت نہرو کے بعد

شری لال بہادر شاستری:۔ پنڈت نہرو کی وفات پر وزیر داخلہ شری گلزاری لال نندہ کو قائم مقام وزیر اعظم بنا دیا گیا۔ بعد میں اتفاق رائے سے لال بہادر شاستری کو اس عہدے کے لئے چنا گیا۔ انھوں نے پنڈت نہرو کی استھیاں گنگا کے سپرد کئے جانے کے اگلے روز ۹ جون ۱۹۶۴ء کو بھارت کی وزارتِ عظمےٰ کا بار سنبھالا۔ شاستری جی کا جنم وارانسی میں ۲ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو ہوا۔ ان کے والد معلم تھے۔ ۱۹۲۱ء میں گاندھی جی کی للکار پر شری لال بہادر شاستری ہندوستان کی تحریک آزادی میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنی تمام تر زندگی وطن کی خدمت میں گذاری۔ کئی بار جیل یاترا بھی کی۔ پنڈت نہرو کے عہد وزارتِ عظمےٰ میں شری شاستری انکی مجلس وزراء میں شامل رہے۔ ۱۹۶۳ء میں کامراج منصوبہ کے تحت شاستری جی بھی اپنے عہدے سے مستعفی ہوگئے۔ لیکن پنڈت جی نے اپنے آخری ایام میں شاستری جی کو بلا محکمہ وزیر مقرر کر دیا تاکہ وہ ان کے بھاری کام میں ہاتھ بٹا سکیں۔ شری نہرو کے قابل و معتمد شریک کار ہونے کے باعث ہی وہ ان کی وفات کے بعد ملک کی کشتی کے ناخدا چن لئے گئے۔

راجستھان فیڈر:۔ یکم جولائی ۱۹۶۴ء کو مغربی راجستھان کے صحرا کو سیراب کرنے کی غرض سے بنائی جانے والی نہر راجستھان کے پہلے حصے راجستھان فیڈر کی تکمیل پر دریائے ستلج و بیاس کا منتر کہ پانی ہری کے بند سے جاری کیا گیا۔ بھارتیہ مہم ایورسٹ کی فتح۔ ۱۹۶۵ء میں لفٹننٹ کمانڈر کوہلی کی سرکردگی میں کوہ ایورسٹ پر چڑھائی کی گئی۔ اس گروہ کے ۹ بہادروں نے ہم ٹولیوں میں ایورسٹ چوٹی پر پہنچ کر دنیا بھر میں بھارت کا سر فخر سے بلند کر دیا۔

پاکستان و بھارت میں جنگ:۔ اپریل ۱۹۶۵ء میں پاکستانی افواج نے کچھ پر حملہ کیا۔ لیکن جلد ہی انہیں واپس دھکیل دیا گیا اور وزیر اعظم برطانیہ کی ایما پر سمجھوتہ ہو گیا۔ اگست و ستمبر ۱۹۶۵ء میں پاکستان کی باقاعدہ و بے قاعدہ افواج نے جموں و کشمیر میں جنگ بندی لائن اور بین الاقوامی حدود کو بڑی بھاری تعداد میں عبور کر کے بھارت پر حملہ کیا۔ بھارت کو مجبوراً دفاعی کارروائی کے طور پر پاکستان سے جنگ میں الجھنا پڑا۔ بہادر بھارتی افواج نے سیالکوٹ۔ لاہور، قصور، سندھ وغیرہ میں پاکستانی علاقوں میں پیش قدمی کر کے پاکستانی افواج کی طاقت کو ذک پہنچائی۔ جنگ کو روکنے کے لئے اقوام متحدہ (U.N.O) نے بہت کوشش کی اور سیکیورٹی کونسل کے سیکرٹری جنرل او تھانٹ خود پاکستان اور بھارت آئے۔ ان کی کوششوں سے ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنگ بند کروا دی گئی۔

تاشقند سمجھوتہ اور شاستری جی کی شہادت:۔ جنگ بندی کے باوجود بھارت اور پاکستان کے تعلقات سدھرتے دکھائی نہیں دیتے تھے۔ تناؤ برابر بڑھتا جا رہا تھا۔ روس کے وزیر اعظم شری کوسی گن نے حالات کو بہتر بنانے کے خیال سے صدر پاکستان اور بھارت کے پردھان منتری کو ایشیائی روس کے اہم شہر تاشقند میں دوستانہ گفتگو کیلئے مدعو کیا۔ یہ تاریخی ملاقات جنوری ۱۹۶۶ء میں ہوئی۔ اس میں امن کے پجاری شری لال بہادر شاستری نے اپنی تمام تر طاقت ہند و پاکستان میں دوستانہ تعلقات بحال کرنے کی کوشش میں صرف کر دی۔ ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو تاشقند سمجھوتہ پر دستخط ہوگئے۔ جسکی رو سے بھارت اور پاکستان نے تمام باہمی جھگڑے گفتگو کے ذریعہ نپٹانے کا عہد کیا اور ایک دوسرے کے مفتوحہ علاقے۔ جنگی قیدی۔ اور مال غنیمت واپس کر دینے نیز جلد [illegible] رفت۔ رسل و رسائل۔ تجارت وغیرہ کے تعلقات بحال کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن ابھی اس معاہدہ پر دستخط ہوئے چند گھنٹے ہی ہوئے تھے کہ سخت جانفشانی کے نتیجہ کے طور پر حر[illegible] جانے سے شری لال بہادر شاستری کی روح اپنے ناتواں قالب عنصری کو الوداع کہہ گئی۔ اگلے روز ان کے جسم کو بذریعہ ہوائی جہاز تاشقند سے دہلی لایا گیا اور ۱۲ جنو[illegible]ں چشم پر نم بھارتیوں کے ہجوم نے نہایت عقیدت سے اسے سپرد آتش کیا۔ دنیا بھر کے ممالک کے سرکردہ حکام اس موقع پر نئی دلی آئے۔

شریمتی اندرا گاندھی:۔ شاستری جی کی وفات پر وزیر داخلہ شری گلزاری لال نندہ دوسری بار عارضی طور پر پردھان منتری بنائے گئے۔ بعد ازاں ۱۹ جنوری ۱۹۶۶ء کو نئے وزیر اعظم کیلئے انتخاب ہوا۔ سورگیہ شری جواہر لال نہرو کی بیٹی شریمتی اندرا گاندھی بھاری اکثریت سے پردھان منتری چنی گئیں۔۔۔۔۔

اندرا جی کا جنم ۹ نومبر ۱۹۱۷ء کو ہوا۔ اس وقت ہندوستان کی تحریک آزادی ایک فیصلہ کن مرحلہ سے گذر رہی تھی۔ اور مہاتما گاندھی ملک کے نئے قومی لیڈر کے طور پر آگے آرہے تھے نہرو خاندان کی جائے رہائش آنند بھون (الہ آباد) ان دنوں کانگریس کی سرگرمیوں کا ایک اہم مرکز تھا۔ بچپن میں اندرا جی نے کئی بار اپنے دادا شری موتی لال نہرو اور والد شری جواہر لال نہرو کو طویل عرصوں کیلئے جیل جاتے دیکھا پھر ان کی ماتا شریمتی کملا نہرو بیمار ہوگئیں اور یورپ میں علاج کے لئے لے جائی گئیں۔ اندرا جی بھی ساتھ گئیں۔ وہ سوٹزرلینڈ میں پڑھتی رہیں۔ کملا جی انتقال پا گئیں تو اندرا جی واپس آکر شانتی نکیتن میں تعلیم پاتی رہیں۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کیلئے انہیں انگلینڈ میں آکسفورڈ بھیجا گیا۔ اسی دوران میں ان میں ہندوستان کی تحریک آزادی کی طرف رجحان نشو و نما پاتا گیا۔

۱۹۲۹ء میں گاندھی جی کی تحریک عدم تعاون کے دنوں میں انہوں نے کانگریس کے چھوٹے موٹے کاموں میں ہاتھ بٹانے کیلئے ایک بچوں کی فوج کی تنظیم کی۔ ۱۹۴۲ء میں ان کی شری فیروز گاندھی سے شادی ہوئی۔ انہی دنوں "بھارت چھوڑو" تحریک میں وہ جیل بھیج دی گئیں۔ جہاں وہ ۱۲ ماہ رہیں۔ حصول آزادی کے بعد شری جواہر لال نہرو جی کے پردھان منتری بن جانے پر وہ ان کے گھر بار کو سنبھالتی رہیں۔ اور ان کے غیر ملکی دوروں میں اکثر ان کے ساتھ جاتی رہیں۔ اس طرح انہیں دنیا کی سرکردہ شخصیتوں سے جان پہچان کا موقع بھی ملتا رہا ۱۹۵۹ء میں آپ کانگریس کی پردھان منتخب کی گئیں۔ شری شاستری کی مجلس وزراء میں آپ وزیر معلومات و نشریات رہیں۔ آپ کو مجلسی اور تمدنی امور سے خاص دلچسپی رہی۔ بھارت کے عوام کو اور دنیا بھر کے ممالک کے لوگوں کو شری جواہر لال نہرو کی نام لیوا ہونے کے ناطے آپ سے بہت لگاؤ ہے۔ اور آپ سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔

تاشقند سمجھوتے پر عمل درآمد:۔ بھارت اور پاکستان نے سمجھوتے کے مطابق ۲۵ فروری ۱۹۶۶ء تک ایک دوسرے کا مفتوحہ علاقہ واپس کر [illegible]

روپے کی قیمت میں کمی :- جون ۱۹۶۶ء میں پونڈ اور ڈالر کے مقابلہ میں روپے کی قیمت ۶ء۳۶ فیصدی کم کر دی گئی ہے۔

پنجاب کی تقسیم :- پنجاب کے کچھ حصہ کی زبان پنجابی اور باقی حصہ کی ہندی تھی۔ ان حصوں میں علی الترتیب پنجابی صوبہ اور ہریانہ پرانت بنانے کی تحریک چل رہی تھی۔ نومبر ۱۹۶۶ء میں پنجاب کے پہاڑی علاقہ کو ہماچل پردیش میں مدغم کر دیا گیا۔ اور باقی ماندہ پنجاب کا پنجابی زبان والا حصہ بنا "پنجاب" راجیہ بنا۔ نیز ہندی زبان والا حصہ "ہریانہ" راجیہ بن گیا۔ چنڈی گڑھ کو مرکزی حکمرانی کا علاقہ بنا دیا گیا۔ اور پنجاب و ہریانہ دونوں کی راجدھانی یہاں رکھی گئی۔

گوآ۔ دمن اور دیو کا مرکزی حکمرانی کا علاقہ بنا رہنے کا فیصلہ :- جنوری ۱۹۶۷ء میں ان علاقوں میں اس بات پر استصواب رائے کیا گیا کہ یہ اپنے قریبی راجیوں میں مل جانا چاہتے ہیں۔ یا مرکزی حکمرانی کے علاقہ کے طور پر اپنی انفرادی حیثیت برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ رائے شماری کا نتیجہ واضح طور پر ان کے مرکزی حکمرانی کا علاقہ بنا رہنے کے حق میں رہا۔

عام انتخابات ۱۹۶۷ء :- فروری ۱۹۶۷ء میں تمام ملک میں پنجسالہ انتخابات ہوئے۔ سب سے زیادہ سیٹیں کانگریس کو حاصل ہوئیں۔ لیکن دیگر پارٹیوں کی طاقت میں کافی اضافہ ہوا۔ اور کچھ راجیوں میں غیر کانگریسی سرکاریں بھی بن گئیں۔ شریمتی اندرا گاندھی پھر بھارت کی پردھان منتری منتخب ہوئیں۔

راشٹرپتی ڈاکٹر ذاکر حسین :- ۱۹۶۷ء میں ڈاکٹر ذاکر حسین بھارت کے راشٹرپتی منتخب ہوئے اور شری وی۔ وی گری اُپ راشٹرپتی (نائب صدر) چنے گئے۔

کچھ کا تصفیہ :- پاکستان اور بھارت کے درمیان کچھ کی سرحد کے بارے میں جھگڑے کا فیصلہ بین الاقوامی منصفوں کے سپرد کیا گیا۔ فروری ۱۹۶۸ء میں انھوں نے بھارت کے نظریے کو درست تسلیم کرتے ہوئے پاکستان کا رن کچھ میں تقریباً ۹۰۰۰ مربع کلو میٹر علاقے پر دعویٰ رد کر دیا۔ لیکن بھارت کی بتلائی گئی سرحد میں تھوڑی سی تبدیلی کی جس سے تقریباً ۸۰۰ مربع کلو میٹر علاقہ پاکستان کی طرف گیا۔

بھارت میں راشٹرپتی حکومت اور نئے انتخابات :- ۱۹۶۸ء میں مغربی بنگال۔ اتر پردیش۔ بہار اور پنجاب میں راجیہ سرکاروں کے ناکام ہو جانے پر راشٹرپتی حکومت نافذ کی گئی۔ بعد میں ان راجیوں نیز ہریانہ اور ناگالینڈ میں نئے انتخابات ہوئے۔

بینکوں کو قومی ملکیت قرار دینا :- ۱۹۶۹ء میں شریمتی اندرا گاندھی نے بینکوں کے راشٹریہ کرن (قومی ملکیت قرار دینے) کا اعلان کیا۔ اور بڑے بڑے بینکوں کو سرکار نے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس قدم کو عوام نے بہت پسند کیا۔ فروری ۱۹۷۰ء میں سپریم کورٹ نے اس قانون کو ناجائز قرار دیا۔ لیکن سرکار نے پھر سے چودہ سرکردہ بینکوں کو قومی ملکیت قرار دیدیا۔ مارچ ۱۹۷۰ء میں یہ قانون پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پاس ہو گیا۔

وسط المیعاد انتخابات :- دسمبر ۱۹۷۰ء میں لوک سبھا توڑ دی گئی۔ حالانکہ اسکی میعاد ابھی ۴ مارچ ۱۹۷۲ء میں ختم ہونی تھی۔ مارچ ۱۹۷۱ء میں ملک بھر میں نئے انتخابات ہوئے۔ ان انتخابات میں شریمتی اندرا کی ہم خیال نئی کانگریس کو بہت بھاری اکثریت حاصل ہوئی اور شریمتی اندرا گاندھی نئے سرے سے بھارت کی پردھان منتری چنی گئیں۔

بنگلہ دیش (مشرقی بنگال) میں پاکستانی جبر اور لاکھوں شرنارتھیوں کی بھارت میں آمد :- مشرقی پاکستان (مشرقی بنگال) میں انتخابات کے دوران شیخ مجیب الرحمٰن کی پارٹی کی بھاری کامیابی سے پاکستان سرکار بوکھلا گئی اور وہاں مغربی پاکستانی فوجوں نے عوام پر بے پناہ سختیاں ڈھانا شروع کر دیا۔ شیخ مجیب الرحمٰن کو قید کر لیا گیا۔ مشرقی بنگال کے لوگوں نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا اور بنگلہ دیش کی آزاد حکومت قائم کر لی۔ عوام نے اپنے دیش کو پاکستانی افواج سے آزاد کرانے کیلئے "مکتی باہنی" نام سے اپنی فوج تیار کی۔ پاکستانی افواج اور مکتی باہنی میں زبردست مقابلہ ہوتا رہا۔ مشرقی بنگال سے ہر ماہ لاکھوں مظلوم شرنارتھی بھارت میں پناہ لینے آتے رہے انکی تعداد ایک کروڑ کے قریب ہو چکی تھی۔ اتنی بھاری تعداد میں شرنارتھیوں کے آجانے سے ہمارے ملک کو اربوں روپیوں کے اخراجات برداشت کرنے پڑ رہے تھے۔ ادھر پاکستان بھارت سے جنگ میں الجھنے کی تیاریاں کرتا رہا۔

روس اور بھارت میں باہمی امدادی معاہدہ :- اکتوبر ۱۹۷۱ء میں روس اور بھارت میں باہمی امدادی معاونت کا معاہدہ ہوا۔

شریمتی اندرا گاندھی کا امریکہ و یورپ کا دورہ :- نومبر ۱۹۷۱ء میں شریمتی اندرا گاندھی مشرقی بنگال میں پاکستانی جبر اور وہاں سے بھارت آنے والے لاکھوں شرنارتھیوں کا مسئلہ دنیا کے چیدہ ممالک پر واضح کرنے کیلئے افریقہ اور یورپ کے دورہ پر گئیں تاکہ عالمی اخلاقی دباؤ سے پاکستان کو مجبور کیا جا سکے کہ وہ اس مسئلہ کو سلجھائے اور لاکھوں شرنارتھی اپنے گھروں کو واپس جا سکیں۔

پاکستان کا بھارت پر حملہ :- مشرقی بنگال میں پاکستانی جارحیت اور مکتی باہنی کی جنگِ آزادی کے زور پکڑنے پر اصلیت پر پردہ ڈالتے ہوئے پاکستان نے ۲ دسمبر کو بھارت کے تریپورہ راجیہ کی راجدھانی اگرتلا پر گولہ باری شروع کر دی اور ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو پاکستانی ہوائی جہازوں نے مغربی بھارت کے کئی مقامات پر بمباری کی۔ ۴ دسمبر ۱۹۷۱ء کو بھارت نے جوابی کارروائی کی۔ تمام سرحد کے ساتھ ساتھ جنگ زور پکڑ گئی۔ ہماری بری بحری اور ہوائی فوجوں نے اپنے جوہر دکھلانے شروع کر دئیے۔ بھارت کے عوام بلا امتیازِ مذہب و ملت پاکستان کی بربریت کا منہ توڑ جواب دینے کو تیار ہو گئے

بنگلہ دیش کو بھارت کی تسلیم :- ۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو بھارت نے آزاد جمہوریت بنگلہ دیش کو باقاعدہ طور پر تسلیم کر لیا۔ سنسد میں پردھان منتری اندرا گاندھی کے اس اعلان کا نہایت مسرت اور جوش و خروش کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ بنگلہ دیش کے عوام کے دلوں میں بھی اس اعلان سے نئی خوشی اور نیا جوش اُمنڈ آیا۔ بنگلہ دیش کے جنم داتا بنگلہ بندھو شیخ مجیب الرحمٰن کو تو پاکستان نے مارچ ۱۹۷۱ء میں قید کر لیا تھا اور مشرقی بنگال ۹ ماہ تک پاکستانی افواج کے بے مثال جبر و بربریت کا شکار بنا رہا۔ اس عرصہ میں وہاں سے ایک کروڑ کے قریب بیکس مظلوم مرد عورتیں اور بچے بے خان و خانماں ہو کر بھارت میں پناہ گزیں ہوئے۔ عوامی لیگ نے بنگلہ دیش کی آزاد حکومت کا صدر مقام مجیب نگر نام سے بنا کر اپنے وطنِ عزیز کو پاکستانیوں سے نجات دلانے کیلئے "مکتی باہنی" نام سے ایک والنٹیر فوج تیار کی جو پاکستانی افواج سے بڑی جرأت کے ساتھ لڑتی رہی "مکتی باہنی" نے بنگلہ دیش کے کئی علاقوں کو آزاد کروا لیا۔ پاکستان کے بھارت سے جنگ چھیڑ لینے پر بھارت نے اپنی فوجیں بنگلہ دیش میں بھیج دیں اور انہوں نے مکتی باہنی کے ساتھ مل کر پاکستانی افواج کا صفایا کر دیا۔

دورِ حاضرہ کی چند مشہور ہستیاں

ڈاکٹر راجندر پرساد:- آپ کو بھارت کے سب سے پہلے راشٹرپتی ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آپ کی پیدائش ۳ دسمبر ۱۸۸۴ء کو بہار میں ہوئی۔ آپ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۲ء تک بھارت کے راشٹرپتی رہے۔ ۲۸ فروری ۱۹۶۳ء کو آپ پٹنہ میں انتقال فرما گئے۔

ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن:- آپ بھارت کے نہایت قابل قدر عالم اور اعلیٰ پایہ کے مدبر ہیں۔ مئی ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء تک جمہوریت ہند کے صدر یعنی بھارت گن راجیہ کے راشٹرپتی رہے۔ اس سے پہلے آپ قیامِ جمہوریت سے لیکر یہاں کے نائب صدر (اُپ راشٹرپتی) رہے ہیں۔ آپکی پیدائش ۵ ستمبر ۱۸۸۸ء کو ہوئی آپ کئی مایہ ناز کتب کے مصنف ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر حسین:- آپ ۱۹۶۷ء سے ۱۹۶۹ء تک بھارت کے راشٹرپتی رہے۔ آپ کی پیدائش حیدرآباد میں ۸ فروری ۱۸۹۷ء کو ہوئی۔ آپ اعلیٰ پایہ کے معلم تھے۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۶ء تک علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۲ء تک بہار کے راجیہ پال (گورنر) رہے اور ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۷ء تک بھارت کے اُپ راشٹرپتی (نائب صدر) رہے۔ ۳ مئی ۱۹۶۹ء کو انتقال فرما گئے۔

شری وی وی گری:- ۱۹۶۹ء سے بھارت کے راشٹرپتی ہیں۔ آپ کی پیدائش ۱۰ اگست ۱۸۹۴ء کو ہوئی۔ آپ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۴ء تک بھارت کے وزیر محنت رہے۔ ۱۹۵۷ء سے ۱۹۶۲ء تک اتر پردیش کے گورنر رہے ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۵ء تک کیرل کے گورنر رہے ۱۹۶۵ء سے ۱۹۶۷ء تک میسور کے گورنر رہے ۱۹۶۷ء سے ۱۹۶۹ء تک بھارت کے اُپ راشٹرپتی رہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو:- بھارت کے ہر دلعزیز رہنما اور وزیراعظم تھے۔ آپ کی پیدائش الہ آباد میں ملک کے ایک بڑے چوٹی کے لیڈر پنڈت موتی لال جی نہرو کے یہاں ۱۴ نومبر ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ آپ ۱۹۱۹ء میں سیاسیات میں شامل ہوئے۔ جبکہ ہمارا ملک مظلومیت کے دور سے گذر رہا تھا۔ پنڈت نہرو نے اپنے پیر و مرشد مہاتما گاندھی جی کی قیادت میں ہندوستان کو غلامی کی خندق سے ابھار کر دنیا کی دیگر آزاد اقوام کی صف میں لا کھڑا کیا۔ حصول آزادی سے لیکر آپ بھارت کے وزیراعظم اور اس کی عظمت کے پاسباں رہے۔ اور دنیا میں پیامبر امن کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کے قومی رواداری کے پانچ اصول (پنچ شیل) متعدد ممالک نے اپنائے۔ ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء کو آپ اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔

شری لال بہادر شاستری:- آپ ۹ جون ۱۹۶۴ء سے ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء تک بھارت کے پردھان منتری رہے۔ آپ پنڈت نہرو کے معتمد رفیق رہ چکے تھے۔ آپ کی پیدائش ۲ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو وارانسی میں ہوئی۔ مہاتما گاندھی جی کی للکار پر آپ بھارت کی تحریک آزادی میں کود پڑے۔ پنڈت نہرو کے عہد میں مجلس وزراء میں شامل رہے۔ نہرو جی کی وفات پر آپ نے ملک کی باگ ڈور نہایت خوش اسلوبی سے سنبھالی۔ ۱۹۶۵ء میں پاکستانی حملہ کے وقت نہایت مضبوطی سے ملک کی حفاظت کے لئے جنگ لڑی۔ لیکن امن پسندی کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جنوری ۱۹۶۶ء میں روس کی دعوت پر تاشقند میں شاستری جی اور صدر پاکستان ایوب خاں کی امن و دوستی کیلئے ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کا نتیجہ "تاشقند سمجھوتہ" ایک معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس موقعہ پر شاستری جی نے اپنے مشن کی کامیابی کیلئے اسقدر جانفشانی سے کام لیا کہ سمجھوتہ پر دستخط کرنے کے چند ہی گھنٹے بعد ان کی روح اپنے قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

شریمتی اندرا گاندھی:- شاستری جی کے انتقال کے بعد شری جواہر لال نہرو کی قابل بیٹی اندرا گاندھی کو بھارت کی پردھان منتری منتخب کیا گیا آپ کی پیدائش ۱۹ نومبر ۱۹۱۷ء کو ہوئی۔ آپ کی پرورش آزادی کی جدوجہد کے ماحول میں ہوئی۔ اور اوائل عمر سے ہی آپ اس جدوجہد میں شریک ہوتی رہیں۔ ۱۹۴۲ء میں آپ کی شادی شری فیروز گاندھی سے ہوئی۔ انہی دنوں آپ ۹ مہینے جیل میں رہیں۔ آپ کے والد جواہر لال جی جب پردھان منتری بنے تو آپ ان کا گھر بار سنبھالتی رہیں۔ غیر ملکی سفروں میں بھی ان کی شریک رہیں۔ شاستری جی کے عہد وزارت میں آپ وزیر اطلاعات و نشریات رہیں۔ ۱۹۷۱ء کے وسط میعادی انتخابات میں اندرا جی کی پارٹی کو بھاری اکثریت حاصل ہوئی۔ دسمبر ۱۹۷۱ء میں پاکستان نے حملہ کیا تو اندرا جی نے بڑی قابلیت سے ملک کی قیادت کی۔

آچاریہ ونوبا بھاوے:- آپ گاندھی جی کے مرید ہیں۔ بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد ہیں۔ آپ بھودان، شرمدان اور سمپتی دان کی تحریکیں چلاکر ملک میں خاموش مگر مسلسل انقلاب لا رہے ہیں۔

مہاتما گاندھی:- آپ کو اہل بھارت باپو جی کے پیارے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کی پیدائش پوربندر (گجرات) میں ۲ اکتوبر ۱۸۶۹ء کو ہوئی۔ آپ نے انگلینڈ میں قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ اپنی پریکٹس کے دوران میں آپ جنوبی افریقہ گئے۔ وہاں آپ نے یورپینوں کا وہاں کے ہندوستانیوں اور افریقیوں کے ساتھ ناروا سلوک دیکھا۔ اسی وقت سے آپ سیاست کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ نے ستیاگرہ کا عظیم ہتھیار اپنایا۔ آپ امن و اہنسا کے دیوتا تھے۔ آپ نے ہریجنوں کی حالت سدھارنے اور چھوت چھات مٹانے کی کوشش کی۔ چرخہ اور کھادی سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ آپ نے بھارت کی جنگ آزادی ستیاگرہ اور اہنسا کے ہتھیاروں ہی سے لڑی اور جیتی حصول آزادی کے کچھ عرصہ بعد ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء کو آپ نے جام شہادت نوش کیا۔

نیتاجی سبھاش چندر بوس:- آپ دوسری جنگ عالم کے دوران ہر طبقہ اور ہر خیال کے ہندوستانیوں کے ہر دلعزیز رہنما تھے۔ آپ بھیس بدل کر ملک سے باہر نکل گئے اور باہر سے آزادی لڑتے رہے۔ آپ نے آزاد ہند فوج تیار کی اور آزاد ہند گورنمنٹ بھی قائم کی۔ کہتے ہیں آپ مشرق بعید میں کسی ہوائی حادثہ کا شکار ہو گئے۔

سردار پٹیل:- آپ بھارت کے فولادی انسان تھے۔ جنہوں نے سینکڑوں رجواڑوں اور ریاستوں کو نہایت مدبرانہ طریق سے متحد کر کے بھارت یونین کو مضبوط بنایا۔ آپ ۱۹۵۰ء میں انتقال کر گئے۔

مسٹر کینیڈی:- آپ ۱۹۶۰ء میں امریکہ کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ نہایت قابل اور روشن خیال سیاست دان تھے۔ نومبر ۱۹۶۳ء میں آپ کو کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

مسٹر نکسن:- یو۔ ایس۔ اے (امریکہ) کے صدر ہیں۔ **مارشل ٹیٹو:-** یوگوسلاویہ کے صدر ہیں۔ **مسٹر ایڈورڈ ہیتھ:-** برطانیہ کے وزیراعظم ہیں۔

مسٹر این وی پودگورنی:- روس کے صدر ہیں۔ **مسٹر کوسی گن:-** روس کے وزیراعظم ہیں۔ **مسٹر برزنیف:-** روس کی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری ہیں۔

ماؤ زے تنگ:- کمیونسٹ چین کے بڑے لیڈر ہیں۔ **مسٹر چو این لائی:-** چین کے وزیراعظم ہیں۔ **جنرل نے ون:-** برما کے صدر ہیں۔

انور السادات:- آپ جمہوریہ عربیہ متحدہ (مصر) کے صدر ہیں۔ **مسٹر ذوالفقار علی بھٹو:-** آپ پاکستان کے صدر ہیں۔ **مسٹر چرچل:-** کئی مرتبہ خصوصاً جنگ کے دوران میں برطانیہ کے وزیراعظم رہے ۱۹۵۵ء میں ریٹائر ہو گئے۔ ۱۹۶۵ء میں انتقال فرما گئے۔

مسٹر کورٹ والڈ ہائیم:- انجمن اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ آپ آسٹرین ہیں۔

حاجی عبدالرزاق بن داتو:- ملائیشیا کے وزیراعظم ہیں۔ **مسز شریمتی سیری ماوو بھنڈارنائیکے:-** لنکا کی وزیراعظم ہیں۔

دنیا کے چند حالیہ واقعات

پہلی جنگ عظیم:- (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) یہ لڑائی یورپ میں انگلینڈ اور جرمنی کے درمیان ہوئی۔ بعد میں امریکہ انگلینڈ کی طرف سے شامل ہو گیا۔ جرمنی کو شکست ہوئی۔ اور اتحادی فتحیاب ہوئے۔

لیگ آف نیشنز:- امن عالم کے لئے یہ انجمن ۱۹۲۰ء میں وجود میں لائی گئی۔ اس کی اسمبلی کا صدر مقام جنیوا میں تھا۔ ہالینڈ میں ہیگ کے مقام پر بین الاقوامی عدالت قائم کی گئی۔

دوسری جنگ عظیم ۱۹۳۸ء تا ۱۹۴۵ء اس میں اتحادیوں (برطانیہ۔ امریکہ۔ فرانس اور چین) نے اٹلی کے فاسسٹ ڈکٹیٹر مسولینی اور جرمنی کے نازی ڈکٹیٹر ہٹلر کو نیز مشرق بعید میں وسعت پذیر جاپانی شہنشاہیت کو ہرا دیا۔

انجمن اقوام متحدہ: (U.N.O.) لیگ آف نیشنز (League of Nations) امن و سلامتی کے قیام میں ناکام ثابت ہوئی تھی۔ چنانچہ دوسری جنگ عالم کے اختتام پر ۱۹۴۵ء میں یہ نیا ادارہ قائم کیا گیا۔ اس وقت دنیا کے ۱۳۱ آزاد ممالک اس کے ممبر ہیں اور یہ ہر لمحہ امن و سلامتی قائم رکھنے اور بنی نوع انسان کی ہر گونہ ترقی کے لئے کوشاں رہتی ہے۔

ہندوستان اور دیگر غلام ممالک کی آزادی:- دوسری جنگ عالم کے خاتمہ پر غلام ممالک کی نجات کا دور شروع ہوا۔ ۱۹۴۴ء میں سیریا اور لبنان ۱۹۴۶ء میں یردن اور فلپائن ۱۹۴۷ء میں بھارت اور پاکستان ۱۹۴۸ء میں برما۔ لنکا۔ اسرائیل (فلسطین) کوریا ۱۹۵۰ء میں انڈونیشیا ۱۹۵۲ء میں لیبیا ۱۹۵۴ء میں لاؤس ۱۹۵۵ء کمبوڈیا اور شمالی و جنوبی ویتنام ۱۹۵۶ء میں سوڈان۔ مراقش۔ ٹیونس ۱۹۵۷ء میں گھانا (غنہ) اور ملایا ۱۹۶۰ء میں افریقہ کے بہت سے ممالک کیمرون۔ سومالیہ۔ مدغاسکر۔ کانگو۔ دہومی۔ نائیجیریا۔ اپر وولٹا۔ آئیوری کوسٹ۔ چاڈ۔ سینٹرل افریقن ری پبلک۔ گابون۔ سینیگال۔ مالی۔ گنی۔ ٹوگو۔ کانگوری پبلک۔ ماری ٹینیا اور سائپرس ۱۹۶۱ء میں سیرالیون اور ۱۹۶۲ء میں ٹانگانیکا۔ روانڈا۔ برونڈی۔ الجیریا۔ جمیکا اور ٹرینی ڈاڈ و ٹوبیگو آزاد ہو گئے۔ دسمبر ۱۹۶۱ء میں گوا بھی پرتگیزی غلامی سے نجات پا کر اپنی مادر وطن بھارت میں مل گیا ۱۹۶۳ء میں سنگاپور۔ سراوک اور شمالی بورنیو کے انگریزی علاقے ملایا کے ساتھ مل گئے۔ اور ملائیشیا فیڈریشن کا قیام عمل میں آیا۔ زنجبار اور جزائر ہوائی بھی آزاد ہوئے ۱۹۶۴ء میں کویت۔ کینیا۔ ملاوی (نیاسالینڈ) اور زامبیا (شمالی روڈیشیا) کو آزادی حاصل ہوئی۔ پھر گیمبیا بھی آزاد ہو گیا ۱۹۶۵ء میں جزائر مالدیو کو بھی انگریزی حکومت سے نجات حاصل ہوئی ۱۹۶۶ء میں گائنا آزاد ہوا۔ اسی سال بوٹوانہ۔ لیسوتھو اور بارباڈوز بھی آزاد ہوئے ۱۹۶۷ء میں جزیرہ گرینیڈا کو آزادی حاصل ہوئی۔ عدن پر ڈیکٹریٹ اور جنوبی عرب فیڈریشن بھی انگریزی حکومت سے آزاد ہو گئے۔ اور جنوبی یمن کے نام سے آزاد مملکت بن گئے ۱۹۶۸ء میں ماریشس۔ سوازی لینڈ اور استوائی گنی کو آزادی حاصل ہوئی۔ تب جزائر فجی آزاد ہوئے۔ ۱۹۷۱ء میں خلیج فارس میں بحرین اور قطار کو آزادی حاصل ہوئی۔ نیز بنگلہ دیش نے مغربی پاکستان کے جبر سے نجات پائی۔

امن عالم کے دورے:- امن و سلامتی کو برقرار رکھنے کیلئے تبادلۂ خیالات کرنے امریکہ کے صدر آئزن ہاور کی دعوت پر جواہر لال نہرو ۱۹۵۸ء میں امریکہ گئے۔ ۱۹۵۹ء میں صدر آئزن ہاور دنیا کے کئی ممالک میں پیام امن لے کر گئے۔ وہ بھارت بھی آئے۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچوف ۱۹۶۰ء میں امریکہ بھارت اور کئی دیگر ممالک میں گئے اس طرح دنیا کے کئی بڑے بڑے سیاست داں متعدد ممالک میں آتے جاتے رہے تاکہ جنگ کا خطرہ ٹالا جا سکے۔

کمیونسٹ چین تبت اور بھارت:- چین نے ۱۹۵۲ء میں تبت پر قبضہ کر لیا۔ دلائی لامہ اور کئی تبتی باشندے سیاسی خطرہ کا احساس کر کے بھارت میں آکر پناہ گزیں ہوئے۔ چین نے شمالی سرحد کے ساتھ ساتھ نیفا اور لداخ میں ہزاروں مربع کلومیٹر بھارتی علاقہ پر ناجائز قبضہ کر لیا۔ بھارت نے اس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کیا۔ اور ان علاقوں کے بھارتی ہونے کے ناقابل تردید دستاویزی ثبوت دیئے۔ چین نے ۱۹۶۲ء میں بھارت پر حملہ کر دیا۔ جس کا بھارت نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور دنیا کے بیشتر ممالک نے چین کے اس رویے کی سخت مذمت کی۔ دسمبر ۱۹۶۲ء میں چین نے اپنی فوجوں کو کچھ پیچھے ہٹا لیا۔ لیکن اب بھی بھارت کا کچھ حصہ چین کے قبضہ میں ہے۔ کولمبو میں افریقی ایشیائی ممالک کی کانفرنس ہوئی اور ان اقوام نے بھارت اور چین کے باہمی تعلقات استوار کرنے کی بہت کوشش کی۔

جنگ سے بچنے کے لئے بین الاقوامی کانفرنسیں:- مئی ۱۹۶۰ء میں جنیوا میں بڑی طاقتوں کی کانفرنس شروع ہوتے ہی گرما گرمی میں ختم ہو گئی۔ ستمبر ۱۹۶۱ء میں غیر جانبدار ممالک کی ایک کانفرنس یوگوسلاویہ کی راجدھانی بلگریڈ میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس نے روس کے وزیر اعظم خروشچیف اور امریکہ کے صدر مسٹر کنیڈی سے اپیل کی۔ جنیوا میں بین الاقوامی امن کے لئے کانفرنسیں ہوتی رہیں۔ کیوبا اور برلن کے معاملوں میں بھی روس اور امریکہ میں بہت تناتنی رہی۔ مشرق بعید میں ہند چینی کے ممالک میں بھی جدوجہد جاری رہی۔

ایٹمی تجربات پر بندش:- اگست ۱۹۶۳ء میں امریکہ۔ روس اور برطانیہ نے ایٹمی ہتھیاروں پر بندش لگانے کی غرض سے ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے۔

امریکی صدر کنیڈی کا انتقال:- ۲۲ نومبر ۱۹۶۳ء کو امریکہ کے صدر و نوعمر سیاست داں پریذیڈنٹ کنیڈی کو کسی نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

پنڈت نہرو کا انتقال:- ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء کو امن عالم کے پیامبر پنڈت جواہر لال نہرو رحلت فرما گئے۔ ان کی جگہ شری لال بہادر شاستری بھارت کے وزیر اعظم بنے۔

بھارت و پاکستان میں جنگ:- ۱۹۶۵ء میں پاکستان نے ... کشمیر پر حملہ کیا۔ بھارت نے بھی اپنے بچاؤ میں جوابی کارروائی کی۔ جنگ زور پکڑ گئی۔ آخر یو۔ این۔ او کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کی سر توڑ کوششوں سے ۲۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنگ بند کر دی گئی۔ وزیر اعظم روس کے شری کوسیگن کے ایما پر پاکستان کے صدر ایوب خاں اور

بھارت کے پردھان منتری شری لال بہادر شاستری کی تاشقند میں بات چیت ہوئی۔ اور ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔ سمجھوتہ کے چند گھنٹے بعد شاستری جی حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال پا گئے۔

اسرائیل اور متحدہ عرب جمہوریت میں مختصر جنگ:۔ ۱۹۶۷ء میں اسرائیل اور مصر میں جنگ چھڑ گئی۔ اسرائیل نے جزیرہ نمائے سنائی پر قبضہ کر لیا اور نہر سوئیز تک جا پہنچا۔ اقوام متحدہ کی کوششوں سے جنگ جلد ہی بند کرا دی گئی۔

مشرقی بنگال سے شرنارتھی۔ بھارت پاکستان جنگ:۔ ۱۹۷۱ء میں پاکستان نے مشرقی بنگال کے بھاری اکثریت سے چنے گئے لیڈر شیخ مجیب الرحمٰن کو قید کر لیا۔ اور پاکستانی افواج نے مشرقی بنگال میں جبر کا دور شروع کر دیا۔ لاکھوں مظلوم ہر ماہ بھارت میں پناہ لینے آنے لگے۔ مشرقی بنگال کے عوام نے آزاد بنگلہ دیش کا اعلان کر دیا۔ اور پاکستانی افواج سے اپنا ملک آزاد کرانے کی جد و جہد میں لگ گئے۔ پاکستان نے ۳ دسمبر ۱۹۷۱ء کو بھارت پر حملہ کر دیا۔ بھارت کی افواج نے بنگلہ دیش کو پاکستانی افواج کے چنگل سے نجات دلوائی اور پاکستان کو کاری ضرب پہنچائی۔

چین یو۔ این۔ او میں:۔ اب تک چیانگ کائی شیک کا نیشنلسٹ چین اتحادی سبھا میں چین کی نمائندگی کرتا تھا۔ حالانکہ اس کی حکومت صرف جزیرہ تائیوان (فارموسا) تک محدود تھی۔ اس طرح تمام تر چین جو دنیا میں سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے یو۔ این۔ او میں شمولیت سے محروم رہا۔ بھارت اور کئی دیگر ممالک نے چین کو نمائندگی دلوانے کی بہت کوشش کی۔ آخر ۱۹۷۱ء میں تائیوان کو ہٹا کر اصل چین کو یو۔ این۔ او میں شامل کر لیا گیا۔

مصنوعی چاند اور خلائی سفر:۔ اکتوبر ۱۹۵۷ء میں روس نے سب سے پہلے کامیابی کے ساتھ دنیا کے گرد گھومنے والا مصنوعی سیارہ چھوڑا۔ اس راکٹ کا نام "سپوتنیک" رکھا گیا۔ اس کے بعد متعدد دیگر مصنوعی چاند چھوڑے گئے۔ چند ماہ بعد امریکہ بھی اس دوڑ میں شامل ہو گیا۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۹ء کو ایک روسی راکٹ چاند تک پہنچ گیا۔ اگست ۱۹۶۰ء میں روس کے ایک مصنوعی سیارہ پر کتے اور دیگر کئی جانور اور نباتات وغیرہ بھیجے گئے۔ تاکہ ان پر خلائی سفر کا اثر دیکھا جا سکے۔ یہ سب زمین پر اتار لئے گئے۔ فروری ۱۹۶۱ء میں روس نے زہرہ (شکر) کی طرف ایک مصنوعی سیارہ بھیجا۔ اپریل ۱۹۶۱ء میں ایک روسی میجر گاگارین نے سب سے پہلے خلائی سفر کیا۔ وہ خلائی جہاز ووستوک کرۂ زمین کے گرد چکر کاٹ کر صحیح سلامت اتر آیا۔ اگست ۱۹۶۱ء میں ایک روسی میجر تیتوف نے خلائی جہاز ووستوک نمبر ۲ میں کرہ زمین کے گرد ۱۷ چکر لگائے۔ ایسا ایک چکر تقریباً ۱½ گھنٹے میں لگتا ہے۔ ۲۰ فروری ۱۹۶۲ء کو امریکی کرنل گلین نے خلائی راکٹ میں دنیا کے تین چکر کاٹے۔ اپریل ۱۹۶۲ء میں روس۔ امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے مزید راکٹ چھوڑے گئے۔ ۱۰ جولائی ۱۹۶۲ء کو امریکہ نے ایک ایسا مصنوعی سیارہ چھوڑا جو چاند کی مانند زمین کے گرد گھومتا رہے گا۔ اور یورپ اور امریکہ کے درمیان ٹیلیفون اور ٹیلی ویژن کا سلسلہ قائم رکھے گا۔ یہ کامیابی کے ساتھ کام کر رہا ہے۔

دو روسی خلائی جہازوں کی ایک ساتھ گردش:۔ اگست ۱۹۶۲ء کو نکولائیف اور پوپووچ نے دو خلائی جہازوں میں ایک دوسرے کے پیچھے متعدد بار زمین کے گرد گردش کی۔ اور عین حساب کے مطابق پہلے سے فیصلہ شدہ مقام پر ایک دوسرے سے چھ منٹ کے وقفے کے اندر اندر زمین پر اتر آئے۔

امریکی بہادر شرا کا زمین کے گرد چھ بار گھومنا:۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء میں امریکہ کا خلائی جانباز شرا خلائی جہاز میں کرۂ زمین کی پونے چھ گردشیں طے کر کے سمندر پر اتر آیا۔

روسی خاتون تیرشکووا کا خلائی سفر:۔ جون ۱۹۶۳ء میں روس نے دنیا میں پہلی بار ایک خاتون کو خلا میں بھیجا۔ اس ۲۶ سالہ روسی بہادر عورت والنتینا تیرشکووا نے دنیا کے گرد خلائی جہاز میں کئی چکر کاٹے۔

امریکہ کا خلائی راکٹ چاند پر:۔ جولائی ۱۹۶۴ء میں ایک امریکی راکٹ چاند سے ٹکرایا۔ اس میں ٹیلی ویژن کیمرے نصب تھے۔ جن کے ذریعہ راکٹ کے پاش پاش ہو جانے سے پہلے متعدد پُر از معلومات تصویریں موصول ہوئیں۔ مارچ ۱۹۶۵ء میں ایسا ہی ایک اور کامیاب تجربہ کیا گیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک امریکی راکٹ زمین کے گرد اس قسم کی گردش میں بھیجا گیا کہ وہ زمین اور چاند کے درمیان نصف دوری تک پہنچ کر چاند کی تصویریں بھیجے اس سے بھی چاند کے بارے میں بہت سی واقفیت حاصل ہوئی۔

خلا میں تیراکی اور خلائی ملاقات:۔ ۱۹۶۵ء میں پہلے روس اور پھر امریکہ نے راکٹ کی اڑان کے دوران خلا باز کے راکٹ سے باہر نکل کر خلا میں تیرنے اور طرح طرح کی حرکات اور کام کرنے کے کرتب دکھائے۔ پھر دو راکٹوں کی خلائی ملاقات کا کمال بھی ہوا۔ جس میں ایک امریکی راکٹ پہلے سے گردش کرتے ہوئے راکٹ سے ملاقات کے لئے چھوڑا گیا۔ اور اس سے صرف چند فٹ کے فاصلہ پر اڑتا رہا۔

مریخ (منگل) کی تصویریں: ۱۹۶۵ء میں ایک خلائی راکٹ نے مریخ کے بہت قریب پہنچ کر اس کی تصویریں (بذریعہ ریڈیو سگنل) زمین تک پہنچائیں۔ اس سے اس سیارہ کی سطح کی بناوٹ کا مطالعہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔

خلائی راکٹ کا چاند پر صحیح سلامت اترنا:۔ فروری ۱۹۶۶ء میں روس نے ایک راکٹ چاند پر نہایت خوش اسلوبی سے اتارا۔ وہ آہستگی سے اترا۔ ٹکرایا نہیں۔ پھر اس نے اپنے چاروں طرف گھوم کر چاند کی فوٹو بذریعہ ریڈیو سگنل بھیجیں۔ بعد ازاں امریکہ نے بھی ایسے ہی معرکے سر انجام دیئے۔

آدمی کا چاند پر اترنا:۔ امریکہ اور روس نے متعدد دیگر خلائی راکٹوں کے ذریعہ نئے نئے خلائی تجربات کئے۔ راکٹوں میں خلا باز چاند تک پہنچ کر اس کے گرد چکر لگا کر واپس صحیح سلامت زمین پر پہنچ گئے۔ اور اس کے بعد امریکہ کے اپولو خلائی جہازوں میں خلا باز چاند پر اترے۔ وہاں چلے پھرے۔ وہاں سے مٹی اور چٹانوں کے نمونے بھر کر واپس زمین پر لائے۔ تاکہ چاند کی بناوٹ کو سمجھا جا سکے۔ سب سے پہلے ۲۰ جولائی ۱۹۶۹ء کو اپولو ۱۱ کے خلا باز آرمسٹرونگ و ایلڈرن نے چاند کی سطح پر قدم رکھا۔ یہ انسان کی چاند پر فتح کا دن تھا۔

مریخ کی مزید تصویریں:۔ ۱۹۷۱ء میں امریکہ کا ایک راکٹ مریخ کے قریب پہنچا اور وہاں سے مریخ کی کئی تصاویر ٹیلی کاسٹ کیں۔ جن سے مریخ کی بناوٹ کو سمجھنے میں کافی مدد ملے گی۔ روس کا ایک راکٹ مریخ پر اترنے میں بھی کامیاب ہو گیا۔

پرچہ جغرافیہ پنجاب یونیورسٹی (میٹرک) سنہ ۱۹۶۲ء (معہ اشارات حل)

نوٹ :- کل چھ سوال کریں۔ ہر حصہ میں سے تین سوال ۔ نمبر VII لازمی ہے۔ جہاں کہیں ضروری ہو سوالوں کے جواب کی توضیح کیلئے شکلیں اور نقشے بنائیں انکے نمبر دئے جائیں گے

حصہ اوّل

I ۔(ا) واضح طور پر بتائیے کہ کیا وجہ ہے کہ

(i) ایک دن ۲۴ گھنٹوں کا ہوتا ہے ؟ ——— (کیونکہ کرۂ زمین اپنے محور کے گرد ۲۴ گھنٹوں میں ایک گردش پوری کرتا ہے)

(ii) اور ایک سال ۳۶۵ دنوں کا ؟ ——— (کیونکہ کرۂ زمین سورج کے گرد تقریباً ۳۶۵ دن میں ایک چکر لگاتا ہے۔)

(ب) ہمیں لیپ کے سال کی کیوں ضرورت پڑتی ہے ؟ ——— (کیونکہ زمین کی سالانہ گردش دراصل ¼ ۳۶۵ دن میں مکمل ہوتی ہے ہم تین سال ۳۶۵ دن والے گن لیتے ہیں اور ہر چوتھے سال کسر پوری کرنے کے لئے ۳۶۶ دن کا سال (لیپ کا سال) رکھ لیتے ہیں۔

II ۔(ا) تہ نشیں چٹانیں کیا ہوتی ہیں ؟ ——— (پانی ہوا وغیرہ کے ذریعہ بہا کر لایا گیا مادہ رفتار کم ہو جانے پر نیچے بیٹھتا جاتا ہے تو اس سے تلچھٹ کی صورت میں جو چٹان بن جاتی ہے اسے تہ نشیں چٹان کہتے ہیں)

(ب) یہ چٹانیں کس طرح بنتی ہیں ؟ ——— (پانی۔ ہوا اور یخ کے ذریعے لایا گیا مادہ تہ نشیں ہو کر تہوں کی صورت میں جمع ہوتا رہتا ہے)

(ج) تہ نشیں چٹانوں کی چار مثالیں دیجئے ——— (ریت۔ چکنی مٹی۔ نمک۔ کھڑیا مٹی)

III (ا) ریگستان میں تغیر لانے میں کارکن ہوا (Wind) کے اثر کا ذکر کرو۔ (تیز ہوا آندھی کی صورت میں چٹانوں کو توڑ پھوڑ کر اڑائے جاتی ہے اور ریت کنکر وغیرہ کو کہیں اور جا کر ڈھیر کر دیتی ہے۔

(ب) دریا کے زیریں وادی کے مرحلہ میں عمل امانت کے اثر کو واضح کرو ——— (زیریں حصہ میں نیچی اور مسطح زمین کے باعث دریا کی رفتار دھیمی پڑ گئی ہوتی ہے۔ اس کا پاٹ چوڑا ہو جاتا ہے۔ اس میں گھول کاٹ کر لائی گئی ریت مٹی نہایت باریک ہو چکی ہوتی ہے۔ وہ زرخیز مٹی سست رفتار کے باعث تہ نشیں ہو کر تلے اور کناروں کی سطح پر جمی رہتی ہے۔ بعض دفعہ دریا کے درمیان ایک جزیرہ سا نمودار ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث دریا دو دھاروں میں منقسم ہو جاتا ہے۔ اور یہ عمل اپنے تئیں ان دھاروں میں پھر دہراتا ہے۔ جس سے دریا ساحل سمندر کے قریب مثلث کی شکل میں اپنی شاخوں کا جال پھیلا دیتا ہے۔ اسے ڈیلٹا (Delta) کہتے ہیں۔ ڈیلٹے کی مٹی نہایت زرخیز ہوتی ہے۔ برسات کے دنوں میں دریا میں طغیانی آنے سے پانی دور دور تک پھیل جاتا ہے تو دونوں طرف وادی میں نئی زرخیز مٹی تہ نشیں ہو جاتی ہے۔ یہ عمل ہر سال ہوتا رہتا ہے۔ جس سے اس زرخیز مٹی کی تہ خوب گہری ہو جاتی ہے)

IV ۔ مندرجہ ذیل بحری رَوؤں کا مفصل حال بتاؤ۔

(i) خلیجی رَو (Gulf Stream) ——— (بحر اوقیانوس شمالی میں گرم پانی کی رو ہے۔ استوائی گرم پانی خلیج میکسیکو میں چکر کاٹ کر شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ بہتا ہوا مغربی ہواؤں کے زیر اثر بحر اوقیانوس کو عبور کر کے برطانیہ اور ناروے کے ساحل کے ساتھ ساتھ اس کے شمالی سرے تک جاتا ہے۔ اس رو سے شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل نیز برطانیہ اور ناروے کی آب و ہوا میں حرارت آجاتی ہے اور عمل تبخیر زیادہ ہونے کے باعث بارش بھی خوب ہوتی ہے۔ ناروے کی شمالی بندرگاہیں تک (باوجود منطقہ باردہ میں ہونے کے) جمنے نہیں پاتیں۔ نیو فاؤنڈ لینڈ کے قریب لیبریڈار کی سرد رو اس رو سے ٹکراتی ہے اس سے دھند بن جاتی ہے جو جہاز رانی کیلئے خطرناک ہے۔ لیکن اس کے ساتھ سرد علاقہ سے بہت سی مچھلیاں خلیجی رو کے قریب گرم پانی میں انڈے دینے آجاتی ہیں جس سے یہ علاقہ ماہی گیری کا مرکز بن گیا ہے۔ برطانیہ اور ناروے کے نزدیک کے سمندروں میں بھی ماہی گیری خوب ہوتی ہے۔)

(ii) جاپان کی رَو (Kuro Shio Current) ——— (بحر الکاہل شمالی میں استوائی گرم پانی جاپان کے ساحل کے قریب سے شمال کی جانب بہتا ہے۔ جس سے جاپان کی آب و ہوا کم سرد ہو جاتی ہے اور بارش اچھی ہوتی ہے۔ شمالی حصے کے قریب بحر منجمد شمالی کے سرد پانی کی اویاشیو رو اس سے ٹکراتی ہے جس سے وہاں دھند بنی رہتی ہے۔ لیکن سرد سمندروں سے بہت بڑی تعداد میں یہاں گرم پانی میں انڈے دینے آتی ہیں لہذا ماہی گیری خوب ہوتی ہے)

V ۔(ا) مدوجزر کسے کہتے ہیں ؟ ——— (سمندر کا پانی ہر روز تقریباً ۲۵ گھنٹوں میں ۲ بار چڑھتا اور ۲ بار اترتا ہے۔ یہ چاند کی کشش کے باعث ہوتا ہے اس اتار چڑھاؤ کو مدوجزر (Tides) کہتے ہیں)

(ب) مدوجزر اکبر (Spring Tides) اور مدوجزر اصغر (Neap Tides) میں کیا فرق ہے ؟ ——— (نئے چاند اور چودھویں کے چاند کے وقت سورج۔ چاند اور زمین ایک سیدھ میں ہوتے ہیں۔ لہٰذا سورج اور چاند کی کششیں ایک لائن میں کام کرتی ہیں اور پانی کا اتار چڑھاؤ بہت زیادہ ہوتا ہے اس کو مدوجزر اکبر کہتے ہیں۔ اس کے برعکس آٹھویں اور اکیسویں رات کے آدھے چاند کے وقت سورج اور چاند کی زمین پر کششیں ایک دوسری سے زاویہ قائمہ پر ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کا عمل ایک دوسری کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے اتار چڑھاؤ بہت کم ہوتا ہے۔ اس کو مدوجزر اصغر کہتے ہیں۔)

(ج) انسان کو مدوجزر سے کیا فوائد ہیں ؟ ——— (چڑھاؤ سے سمندر کی کئی قسم کی دولت ساحل سمندر پر ڈھیر ہو جاتی ہے۔ جہاز کافی اندر تک آسکتے ہیں۔ اتار کے وقت ساحل بندر کی غلاظت بہہ کر سمندر میں چلی جاتی ہے۔ پانی اتر جانے سے اندر تک آچکے جہازوں کی مرمت کا موقع مل سکتا ہے اور سمندر کی لہروں سے لائی دولت اکٹھی کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔)

VI۔ (الف) دنیا کے ایک قدرتی خطے کا نام بتائیے جس میں:۔

(i) بارش تمام سال ہوتی ہے ________ (استوائی خطہ Equatorial Region)

(ii) بارش صرف موسم سرما میں ہوتی ہے ________ (بحیرۂ روم کا خطہ Mediterranean Region)

(iii) بارش صرف موسم گرما میں ہوتی ہے ________ (گرم گھاس کے میدان Hot Grass Lands (Savannahs))

(ب) اس قدرتی خطہ کی آب و ہوا کا ذکر کریں جس میں بارش صرف گرمیوں میں ہوتی ہے۔ ________ (یہ منطقہ حارہ میں استوائی خطہ کے دونوں طرف واقع ہے اس لئے یہاں تقریباً تمام سال کافی گرمی ہوتی ہے۔ شمالی نصف کرہ میں دسمبر جنوری کے قریب اور جنوبی نصف کرہ میں جولائی کے قریب جب سورج کی شعاعیں کچھ ترچھی پڑ رہی ہوتی ہیں، مختصر سا سردیوں کا موسم ہو جاتا ہے۔ یہاں عموماً خشک علاقہ پر سے ہو کر آنے والی تجارتی ہواؤں کے باعث بارش کم ہوتی ہے۔ لیکن گرمیوں میں گرمی کی زیادتی کی وجہ سے عمل تبخیر کے کافی مقدار میں ہونے سے کچھ بارش ہوتی رہتی ہے سردیوں میں نہیں ہوتی)

حصہ دوم

VII۔ بھارت کے دیئے گئے خاکہ میں مندرجہ ذیل دکھائیے (الف) دریا:۔ ستلج۔ بیاس۔ راوی۔ تاپتی۔ (ب) فیروزپور۔ جوگندر نگر۔ گورداسپور۔ سورت (نام کے ساتھ × یہ نشان لگا دیں)

(ج) دو اہم علاقے جہاں (i) گنے کی پیداوار ہوتی ہے۔ (اتر پردیش۔ پنجاب) (ii) گیہوں کی پیداوار ہوتی ہے (پنجاب۔ اتر پردیش)۔ گنے کیلئے S اور گیہوں کیلئے W کا نشان استعمال کریں۔

(د) کانگڑہ سے دہلی تک ریلوے لائن اور راستے کا ایک اہم سٹیشن ________ (دہلی سے انبالہ۔ جالندھر۔ پٹھانکوٹ ہوتے ہوئے کانگڑہ)

(ر) بھارت کے مغربی ساحل کی چار بندرگاہیں ________ (کانڈلا۔ اوکھا۔ بمبئی۔ کوچین)

VIII (الف) بھارت کے کن کن حصوں میں آبپاشی کی زیادہ ضرورت ہے اور کیوں؟ ________ (شمالی ہند کا میدان خصوصاً پنجاب۔ دکن کی سطح مرتفع۔ راجستھان۔ (بارش ناکافی ہوتی ہے۔ مٹی زرخیز ہے۔ آبپاشی سے پیداوار بڑھ سکتی ہے۔)

(ب) کوئی سی دو سکیموں (Projects) کے نام لکھو جن سے ان علاقوں کی آبپاشی ہوتی ہے۔ ________ (بھاکڑہ ننگل پراجیکٹ۔ ہیراکڈ پراجیکٹ۔ چند مزید سکیمیں:۔ تنگ بھدرا۔ دامودر کی وادی۔ چمبل پراجیکٹ راجستھان نہر)

IX۔ مندرجہ ذیل کی جغرافیائی وجوہ لکھئے:۔

(الف) شملہ دہلی سے ٹھنڈا ہے ________ (۱۔ شملہ اونچے پہاڑی علاقہ میں ہے۔ اونچائی پر گرمی کم ہوتی ہے۔ دہلی نیچے میدان میں ہے۔ ۲۔ شملہ دہلی کی نسبت خط استوا سے زیادہ دور ہے)

(ب) دھرمسالہ میں پنجاب کے تمام شہروں سے زیادہ بارش ہوتی ہے ________ (دھرمسالہ کوہ ہمالیہ کی جنوبی ڈھلان پر واقع ہے۔ اور مون سون ہوائیں کوہ ہمالیہ سے ٹکرا کر یہاں خوب بارش کرتی ہیں۔ باقی پنجاب ان کے راستہ سے دوری پر ہے۔) (اب دھرمسالہ ہماچل پردیش میں ہے)

(ج) جگادھری ایک صنعتی شہر ہے ________ (اس کے قریب وسیع کوہستانی جنگلاتی علاقہ ہے۔ جہاں سے لکڑی۔ کاغذ بنانے کی گھاس وغیرہ نہایت ارزاں اور کثرت سے مل سکتی ہے۔ اس کے قریب ہی دریائے جمنا جنگلاتی پہاڑوں سے داخل ہوتا ہے۔ بڑی ریلوے لائن اور بڑی سڑک بھی قریب ہی سے گذرتی ہے گنے کی کاشت گرد و نواح میں بہت ہوتی ہے۔ سستی مزدوری بھی دستیاب ہو سکتی ہے۔ اس لئے یہ صنعتی شہر بن گیا ہے)

(د) بمبئی سوتی کپڑے کے کارخانوں کیلئے مشہور ہے ________ (قریب زرخیز کالی مٹی کا وسیع علاقہ ہے۔ جہاں کپاس بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ سمندر کے قرب اور بارش کے باعث ہوا خوب نمدار رہتی ہے جو دھاگے ٹوٹنے نہیں دیتی۔ اور سستی مزدوری بھی آسانی اور افراط سے مل جاتی ہے۔ ذرائع آمد و رفت عمدہ ہیں۔ مارکیٹ اچھی ہے)

X (الف) پنجاب کو قدرتی خطوں میں منقسم کیجئے۔ اور ان خطوں کی آب و ہوا کا مختصر حال لکھئے:۔

۱۔ شمالی مشرقی کوہستانی علاقہ (یہ خطہ اب ہماچل پردیش میں ہے) سرد مرطوب۔ موسم گرما میں بارش بہت زیادہ ہوتی ہے۔ سردیوں میں بھی بارش ہوتی ہے۔ برفباری بہت ہوتی ہے۔

۲۔ پہاڑی دامن کا میدان ________ (آب و ہوا خوشگوار ہے۔ بارش کافی ہوتی ہے۔)

۳۔ پنجاب کا بڑا میدان ________ (گرمیوں میں گرم مرطوب۔ سردیوں میں سرد۔ تھوڑی سی بارش۔)

۴ جنوب مغربی خشک خطہ ________ (آب و ہوا شدت پسند۔ بارش بہت کم)

(ب) ہر قدرتی خطہ کی زرعی پیداوار کی کوئی سی دو اہم اجناس کے نام بتائیے:۔ (۱۔ چائے۔ چاول۔ ۲۔ گنا۔ مکی۔ ۳ گیہوں۔ کپاس۔ ۴۔ جوار۔ باجرہ۔ دالیں)

XI۔ مندرجہ ذیل شہروں میں سے کوئی سے چار کی شہرت کی وجوہات لکھئے:۔

۱۔ حصار:۔ ضلع حصار کا صدر مقام ہے۔ نہر جمن غربی کی حصار شاخ پر خشک خطہ کی پیداوار کا مرکز ہے۔ ریلوں کا جنکشن ہے۔ جوار۔ باجرہ۔ دالیں۔ چنے۔ تیلوں کے بیج اور گیہوں اہم پیداوار ہے) (اب ہریانہ میں)

۲۔ روہتک:۔ (دہلی کے قریب فیروزپور جانبوالی ریلوے لائن پر واقع ہے۔ گیہوں۔ گنا۔ چنے۔ تمباکو۔ چاول۔ کپاس اور جوار باجرہ کی منڈی ہے۔ ضلع کا صدر مقام ہے) (اب ہریانہ میں)

۳۔ بٹالہ:۔ (ضلع گورداسپور میں اہم ریلوے سٹیشن ہے۔ یہاں زرعی آلات بنائے جاتے ہیں) (پنجاب میں)

۴۔ فاضلکا:۔ (ضلع فیروزپور میں گیہوں۔ کپاس۔ تمباکو اور جوار باجرہ کی منڈی ہے) (پنجاب میں)

۵۔ روپڑ:۔ (ضلع انبالہ میں دریائے ستلج کے کنارے نہر سرہند کا ہیڈ ورکس ہے) (پنجاب میں)

پرچہ جغرافیہ امتحان میٹرک پنجاب یونیورسٹی ۱۹۶۲ء (بمعہ اشارات حل)

نوٹ:۔ کُل چھ سوال کریں۔ تین حصہ اوّل میں سے۔ تین حصہ دوم میں سے۔ سوال نمبر ۱ لازمی ہے۔ جواب لکھتے وقت جہاں کہیں ضرورت ہو نقشے و خاکے کھینچئے اس سے آپکے جوابات کی قدر بڑھے گی۔

حصہ اوّل

I ۔(i) بتائیے جبکہ نصف کرہ جنوبی (Southern Hemisphere) میں گرمی ہوتی ہے تو نصف کرہ شمالی (Northern Hemisphere) میں سردی کیوں ہوتی ہے ؟ 5 ——— (کیونکہ ان دنوں سورج نصف کرہ جنوبی میں (خطِ جدی کے قریب) عموداً چمک رہا ہوتا ہے اور نصف کرہ شمالی میں اسکی شعاعیں بہت ترچھی پڑ رہی ہوتی ہیں ترچھی شعاعیں عمودی شعاعوں کی نسبت بہت کم گرم ہوتی ہیں۔



۲۲ دسمبر کو کرۂ زمین کی حالت

(ii) شکل (Diagram) بنا کر مندکرہ بالا کی تشریح کرو۔ 5

II ۔(i) تغیر پذیر چٹانیں (Metamorphic Rocks) کیا ہوتی ہیں ؟ 2 ——— (وہ چٹانیں جو اپنی اصلی شکل تبدیل کر کے قلمی (Crystalline) یا نیم قلمی شکل اختیار کر چکی ہوتی ہیں)

(ii) بتائیے یہ کیسے بنتی ہیں ؟ 3 ——— (صدیوں تک تہ نشیں چٹانوں (Sedimentary Rocks) کے نیچے دبے رہنے سے بے پناہ دباؤ اور حرارت ارضی کے اثر سے)

(iii) تغیر پذیر چٹانوں کی دو مثالیں دیں۔ 5 ——— (۱۔ پتھر کا کوئلہ اور ہیرا۔ قدیم جنگلات کی لکڑی کی تغیر پذیر صورت ہیں۔ ۲۔ سنگ مرمر چونے کے پتھر کی تغیر پذیر صورت ہے)

III ۔ دریا کا عمل۔ مٹی جمع کرنے اور کھرچنے کے کارکن کے طور پر بیان کرو۔ 5-5 ——— (دریا پہاڑی حصہ میں تیز رفتار کے باعث پتھروں اور چٹانوں کو توڑ پھوڑ کر ریزہ ریزہ کرتا ہوا میدانوں میں داخل ہوتا ہے۔ تو رفتار سُست پڑ جانے سے ریت مٹی تہ نشیں کرتا ہے۔ جس کنارے کے قریب بہاؤ تیز ہو۔ ادھر سے کنارے کی مٹی کاٹتا ہے۔ اور دوسرے کنارے پر سست بہاؤ کے باعث مٹی بچھاتا جاتا ہے۔ اس طرح وہ اپنا راستہ بل کھاتا ہوا بنا لیتا ہے۔ زیریں حصہ میں رفتار بہت سُست پڑ جانے کے باعث وہ اپنے ساتھ لائی ہوئی تمام نرم مٹی کو دہانے کے قریب تہ نشیں کرتا رہتا ہے۔ اس سے ڈیلٹا بن جاتا ہے۔)

IV ۔ بحر اوقیانوس کی کوئی سی دو روؤں کا حال بیان کرو۔ 5 ——— (۱۔ خلیجی رو۔ (Gulf Stream) استوائی رو کا ایک حصہ خلیج میکسیکو میں سے ہوتا ہوا شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل کے ساتھ ساتھ نیو فاؤنڈلینڈ کو اور پھر مغربی ہواؤں کی جھال کی صورت میں بحر اوقیانوس شمالی کو پار کر کے مغربی یورپ کے ساحل کے پاس جاتا ہے۔ یہ گرم پانی کی بنگیلا کی رو (Benguela Current) بحر اوقیانوس جنوبی میں جنوبی افریقہ کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ بحر منجمد جنوبی کی جھال سے خطِ استوا کی طرف بہتی ہے۔ یہ سرد پانی کی رو ہے)

ان دو روؤں کا قریب کے ممالک کی آب وہوا پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ 5 ——— (۱۔ خلیجی رو شمالی امریکہ کے مشرقی ساحل اور برطانیہ و ناروے کے ساحل کو قدرے گرم رکھتی ہے۔ ناروے کے شمالی حصے کے قریب بھی جو بہت شمال میں واقع ہے۔ سارا سال سمندر منجمد نہیں ہوتا۔ اور گرم رو کے اثر سے بخارات آبی کی بہتات کے باعث خوب بارش ہوتی ہے۔ ۲۔ بنگیلا کی سرد رو کے قرب کے باعث جنوبی افریقہ کے مغربی ساحل کی آب وہوا منطقہ حارہ میں واقع ہونے کے باوجود کم گرم (معتدل رہتی ہے۔ لیکن بارش کم ہوتی ہے)

V ۔(i) نسیم برّی و بحری (Land & Sea Breezes) کیا ہوتی ہیں ؟ 2 ——— (۱۔ نسیم برّی۔ رات کے وقت خشکی پر سے سمندر کی طرف چلنے والی ہوا ہوتی ہے۔ ۲۔ نسیم بحری۔ دن کے وقت سمندر کی طرف سے خشکی کی طرف چلنے والی ہوا ہوتی ہے)

(ii) مغربی ہوائیں کیا ہوتی ہیں ؟ 2 ——— (مغربی ہوائیں ۳۰° شمال اور ۶۵° شمال نیز ۳۰° جنوب اور ۶۰° جنوب کے حلقوں میں چلنے والی دائمی ہوائیں ہوتی ہیں۔ جو علی الترتیب جنوب مغرب اور شمال مغرب کی طرف سے چلتی ہیں۔ انہیں منقلب تجارتی ہوائیں بھی کہتے ہیں)

(iii) جن ممالک پر یہ ہوائیں چلتی ہیں وہاں کی بارش اور درجہ حرارت پر ان کا کیا اثر ہوتا ہے ؟ 6 ——— (یہ ہوائیں ان ممالک کے مغربی ساحلوں پر بہت بارش کرتی ہیں۔ لیکن مشرقی سواحل نسبتاً خشک رہتے ہیں۔ مغربی ساحلوں کی آب وہوا بارش کے باعث کم سرد (معتدل) اور خوشگوار ہو جاتی ہے)

VI ۔ مون سون خطے (Monsoon Region) ——— (مون سون ہواؤں کا خطہ۔ تقریباً ۱۰° سے ۲۵° عرض بلد)

کا حال مندرجہ ذیل امور کے اعتبار سے لکھئے:

(i) ممالک جو اس خطہ میں شامل ہیں 2 ——— (بھارت۔ پاکستان۔ برما۔ تھائی لینڈ۔ لاؤس۔ ویت نام۔ کمبودیہ۔ جزائر فلپائن کا شمالی حصہ۔ چین۔ جاپان۔

شمالی مشرقی آسٹریلیا۔ میکسیکو (وسطی امریکہ)

(ii) بارش — 2 — ii) گرمیوں میں بہت زیادہ بارش (چراپونجی ۔۔ ۱۲۰۰ سنٹی میٹر۔ سردیوں میں کم بارش)

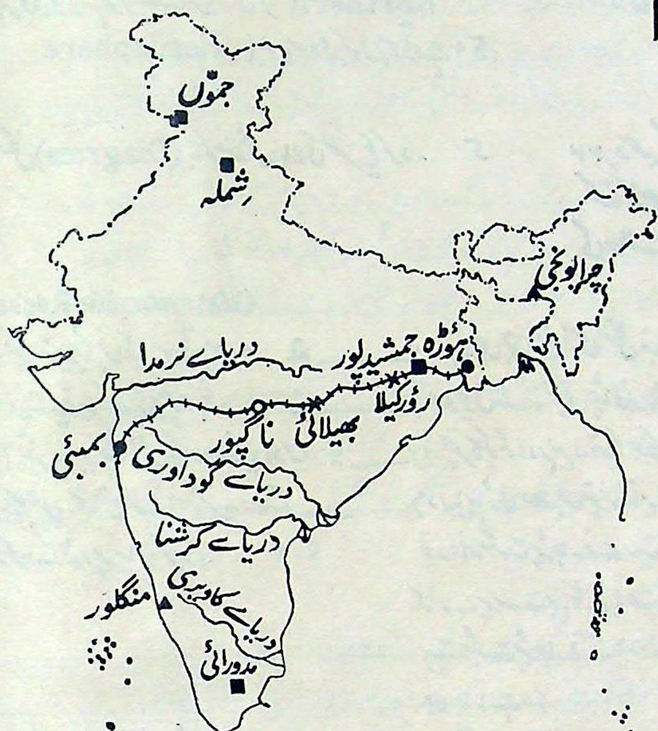
(iii) درجہ حرارت — 2 — iii) گرمیوں میں خوب گرمی پڑتی ہے۔ سردیوں میں سخت سردی ہوتی ہے)

(iv) قدرتی نباتات — 2 — iv) ساگوان۔ بانس۔ صندل۔ سال۔ شہتوت۔ پہاڑوں پر چیڑ۔ کیل۔ پڑتل وغیرہ خشک علاقوں میں شیشم۔ ببول۔ جنڈ وغیرہ)

(v) زراعت — 2 — v۔ (چاول۔ گنا۔ کپاس۔ گیہوں۔ تمباکو۔ پٹ سن۔ چائے۔ مکی۔ تیلوں کے بیج)

حصّہ دوم

VII بھارت کے دیئے گئے خاکہ میں مندرجہ ذیل دکھائیں:۔



The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

	حوالۂ علامات		
(i) جنوبی ہند کے چار بڑے دریا	(i)	~	2
(ii) شملہ۔ جموں۔ مدورائی۔ جمشیدپور	(ii)	■	2
(iii) ہوڑہ (Howrah) اور بمبئی (Bombay) کے درمیان کا ریل کا راستہ نیز راستے کا کوئی ایک اہم جنکشن	(iii)	●–┼┼┼–	2
(iv) دو ایسے مقامات جہاں سال بھر میں ۸۰ انچ (۲۰۰ سنٹی میٹر) سے زیادہ بارش ہوتی ہے۔	(iv)	▲	2
(v) لوہے کی صنعت کے دو نئے مراکز	(v)	×	2

VIII۔ بھارت کی چار اہم صنعتوں کے نام لیجئے:۔ — 4 — (۱۔ سوتی کپڑا بننا۔ ۲۔ کاغذ سازی ۔ ۳۔ لوہے اور فولاد کا سامان بنانا۔ ۴۔ چینی سازی)

(ii) ان اہم صنعتوں میں سے ہر ایک کے تین بڑے مراکز کے نام لیجئے — 6 — (۱۔ سوتی کپڑا بننا: بمبئی۔ احمد آباد۔ شولاپور ۔ ۲۔ کاغذ سازی: ٹیٹاگڑھ نزد کلکتہ۔ جگادھری۔ پونا۔ ۳۔ لوہے اور فولاد کا سامان:۔ بھیلائی۔ درگاپور۔ جمشیدپور (ٹاٹانگر) ۴۔ چینی سازی: کانپور۔ سہارنپور۔ گورکھپور)

IX۔ مندرجہ ذیل اشیا کے نام لکھیئے:۔

(i)۔ دو بہت اہم اشیا جو پاکستان سے بھارت آتی ہیں — 2½ — (i) پٹ سن۔ کپاس

(ii) دو بہت اہم اشیا جو بھارت پاکستان کو بھیجتا ہے — 2½ — (ii) سوتی کپڑا۔ لوہے اور فولاد کا سامان

(iii) دو بہت اہم اشیا جو برطانیہ سے بھارت میں آتی ہیں — 2½ — (iii) کلیں۔ دوائیاں

(iv) دو بہت اہم اشیا جو بھارت برطانیہ کو بھیجتا ہے — 2½ — (iv) چائے۔ پٹ سن کی بوریاں

X۔ پنجاب کے کون سے ضلعوں میں مندرجہ ذیل اشیا مشہور ہیں اور کیوں ہیں؟ (i) کپاس۔ (ii) گنا۔ (iii) چاول۔ — 15 —

(i) کپاس:۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ جالندھر۔ فیروزپور۔ لدھیانہ۔ سنگرور [ہریانہ: انبالہ۔ کرنال۔ روہتک] نہری آبپاشی یا اچھی بارش والے میدانی علاقے

(ii) گنا:۔ جالندھر۔ گورداسپور۔ امرتسر۔ کپورتھلہ۔ [ہریانہ:۔ گوڑگاؤں۔ روہتک۔ کرنال۔ انبالہ] (مرطوب نہری زرخیز میدان چونا ملی مٹی)

(iii) چاول:۔ لدھیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ امرتسر [ہریانہ: انبالہ۔ کرنال۔ ہماچل پردیش: کانگڑہ] نہایت مرطوب و گرم زرخیز زمین)

XI۔ مندرجہ ذیل شہروں میں سے کوئی سے چار کی شہرت کے وجوہ لکھیئے:۔
فرید آباد۔ فاضلکا۔ دھرمسالہ۔ پٹھانکوٹ۔ بھوانی۔
2½ ، 2½ ، 2½ ، 2½

(فرید آباد:۔ بھارت کی راجدھانی دِلّی کے قریب اہم صنعتی بستی ہے۔ (ہریانہ میں)

فاضلکا:۔ ضلع فیروزپور میں نہر گنگ گرے کی سیراب زمین کی پیداوار (کپاس۔ گیہوں۔ گڑ شکر۔ تیلوں کے بیج) کی منڈی ہے (پنجاب میں)

دھرمسالہ:۔ کوہ ہمالیہ کے علاقہ میں ضلع کانگڑہ کا صدر مقام اور خوبصورت صحت بخش مقام ہے۔ یہاں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے (ہماچل پردیش میں ہے)

پٹھانکوٹ:۔ ضلع گورداسپور میں عمارتی لکڑی کی منڈی اور دِلّی سے جموں و کشمیر جانیوالی شاہراہ پر آخری ریلوے سٹیشن ہے

بھوانی:۔ ضلع حصار کے جنوبی نہری علاقہ (گیہوں۔ چنا۔ تیلوں کے بیج۔ جو وغیرہ) اناج کی منڈی ہے۔) (ہریانہ میں)

پنجاب یونیورسٹی پرچہ جات سوشل سٹڈیز ۱۹۶۵ء کے چند سوالات معہ اشارات حل

سوالات

۱۔ بھارت میں کس کس قسم کے جنگلات پائے جاتے ہیں؟

ان جنگلات پر انحصار رکھنے والی صنعتوں کا ذکر کرو۔

۲۔ مندرجہ ذیل فصلوں کیلئے کس کس قسم کی زمین اور آب و ہوا درکار ہے؟ بھارت میں وہ کہاں کہاں پیدا ہوتی ہیں:۔
(ا) گیہوں (ب) پٹ سن (ج) ربڑ (د) چائے (ر) چاول

۳۔ بھارت کے رسل و رسائل اور آمد و رفت کے ذرائع کا ذکر کرو۔ بھارت کی ترقی کیلئے ان کی کیا اہمیت ہے؟

۴۔ بھارت میں آبپاشی کے اہم ذرائع کون کون سے ہیں: اپنے پردیش کے ذرائع آبپاشی کا حال بتاؤ۔

۵۔ انجمن اقوام متحدہ کے مقاصد اور اصولات اختصار سے بیان کرو۔

۶۔ پنجاب اور مغربی بنگال کے درجہ حرارت اور بارش میں فرق کی کیا وجوہ ہیں؟ یہ بھی بتاؤ کہ اس تفاوت کا ان دو پردیشوں کی پیداوار پر کیا اثر پڑتا ہے؟

۷۔ بھارت کے قدرتی حالات سطح کا ذکر کرو۔

۸۔ بھارت کے کثیر المقاصد دریائی وادیوں کے منصوبوں کا مفصل ذکر لکھو۔

اشارات حل

بھارت میں جنگلات کی اقسام:۔ (۱) سدا بہار جنگلات۔ ربڑ۔ بانس۔ آبنوس۔ تاڑ وغیرہ جنگلات ... ۲۰۰ سینٹی میٹر سے زیادہ بارش والے علاقہ جات میں ملتے ہیں مثلاً مغربی گھاٹ۔ بنگال۔ آسام۔ منی پور

(۲) **نوکیلے پتوں والے صنوبر کی قسم کے جنگلات:۔** دیودار۔ چیڑ۔ سپروس وغیرہ۔ کوہ ہمالیہ اور آسام کے ... اسے ... ۲۰۰ میٹر تک اونچے حصوں میں۔

(۳) **بلند پہاڑوں کے جنگلات:۔** سفیدہ۔ چنار۔ برچ۔ سلور فر وغیرہ۔ کوہ ہمالیہ کے تین چار ہزار میٹر اونچے حصوں میں۔

(۴) **مونسون جنگلات:۔** ساگوان۔ سال۔ صندل۔ شیشم وغیرہ۔ اسے ... ۲۰۰ سینٹی میٹر سالانہ بارش والے علاقوں میں۔ کوہ ہمالیہ کے دامن اور مغربی گھاٹ کی مشرقی ڈھلانوں پر۔

(۵) **خشک علاقہ کے جنگلات:۔** کیکر۔ جنڈ۔ پھلاہ وغیرہ۔ راجستھان۔ ہریانہ۔ پنجاب۔ گجرات۔ سطح مرتفع دکن کے کم بارش والے حصے۔

(۶) **مدوجزر کے جنگلات:۔** سُندری۔ نگیرو وغیرہ۔ دریائے گنگا کا ڈیلٹا۔ (سُندربن) مہاندی ڈیلٹا وغیرہ۔

جنگلات پر انحصار رکھنے والی صنعتیں:۔ (۱) کاغذ بنانا۔ بھبڑ گھاس۔ بانس۔ لکڑی کے گودے سے۔ کلکتہ۔ ٹیٹا گڑھ رانی گنج۔ نئی دہلی۔ لکھنؤ۔ پونا۔ سہارنپور۔ جمنا نگر (جگادھری)۔ احمد آباد۔ ڈالمیا نگر۔ بمبئی۔ نیپا نگر۔

(۲) **گندہ بیروزہ صاف کرنا۔** تارپین۔ بوٹ پالش۔ وارنش صابن وغیرہ بنانا۔ بیروزہ چیڑ کے درختوں پر پیدا ہوتا ہے بریلی۔ ناہن۔ ہوشیارپور۔ میراں صاحب (نزد جموں)

(۳) **دیاسلائی بنانا:۔** کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ بریلی۔ احمد آباد۔ پونا۔ گوالیار۔ میرٹھ۔ امبرناتھ۔ دِلی۔ سرینگر۔ دھبری مدراس۔ مدورئی۔ کوئمبتور۔ کولہاپور۔ ناگپور۔ کوژیکوڈ۔

(۴) **کھیلوں کا سامان اور میز کرسی وغیرہ بنانا:۔** جالندھر۔ کرتارپور۔ دِلی۔ آگرہ۔ بٹالہ۔ پٹیالہ۔ میرٹھ۔ میراں صاحب (جموں)۔ بریلی۔ کوژیکوڈ۔

(۵) **لاکھ کی صنعت:۔** لاکھ بیری وغیرہ کے درختوں پر پرورش پانے والے کیڑوں سے دستیاب ہوتی ہے۔ اس سے چپڑا لاکھ۔ گراموفون ریکارڈ۔ وارنش۔ پالش۔ رنگ اور سیاہیاں بنائی جاتی ہیں۔ مرزا پور (اتر پردیش) جھالدہ۔ رانچی (بہار) اور کوسی پور (مغربی بنگال) میں بڑے بڑے کارخانے ہیں۔

(۶) **ناریل کے ریشے کی صنعت:۔** رسیاں۔ چٹائیاں۔ پائیدان۔ گدے وغیرہ بنانا۔ کیرل میں الیپی کے مقام پر۔

(۷) **ربڑ کے سامان کے کارخانے:۔** ترووننت پورم۔ کلکتہ۔ بمبئی اور دلی میں۔

(دیکھیں اس اٹلس کا صفحہ نمبر ۳۰)

ذرائع رسل و رسائل:۔ ڈاک۔ تار۔ ٹیلیفون۔ ریڈیو وغیرہ۔ **ذرائع آمد و رفت:۔** ریلیں۔ سڑکیں۔ کشتیاں۔ جہاز۔ ہوائی جہاز وغیرہ۔ (دیکھیں اس اٹلس کے صفحات نمبر ۴۱، ۳۷) **بھارت کی ترقی کیلئے ان کی اہمیت:۔** تجارت میں اضافہ۔ قیام امن میں مدد۔ قحط زدگان کی فوری امداد۔ ملک کے لوگوں میں تال میل اور اتحاد پیدا کرنا۔ ملک کے دفاع میں معاونت وغیرہ۔ دیکھیں اس اٹلس کا صفحہ نمبر ۲۹ اور اپنے پردیش کے حالات والا صفحہ)

[دیکھیں اس اٹلس کا صفحہ نمبر د (ضمیمہ)]

پنجاب سمندر سے بہت دور ہے اور بنگال سمندر کے قریب واقع ہے۔ گرمیوں میں خلیج بنگال کی مونسون ہوائیں بنگال میں بہت بارش کرتی ہیں لیکن پنجاب میں بہت کم بارش ہوتی ہے۔ پنجاب میں موسم سرما میں گرد بادوں سے بارش ہو جاتی ہے۔ بنگال میں نہیں۔ بنگال خط سرطان پر واقع ہے۔ پنجاب اس سے دور شمال کی جانب ہے۔ لہٰذا بنگال کی آب و ہوا گرم و مرطوب ہے۔ پنجاب میں گرمیوں میں گرمی بہت ہوتی ہے اور بارش تھوڑی ہوتی ہے اور سردیوں میں سردی بہت پڑتی ہے نیز کچھ بارش بھی ہو جاتی ہے۔ ان وجوہ سے بنگال میں چاول۔ پٹ سن۔ تمباکو۔ گنا۔ تل اور تیلوں کے بیج افراط سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور پنجاب میں گیہوں۔ جو۔ جوار۔ باجرہ۔ دالوں وغیرہ کی پیداوار زیادہ ہوتی ہے۔

(دیکھیں اٹلس ہذا صفحہ نمبر ۲۳)

(دیکھیں اٹلس ہذا صفحہ نمبر ۲۹)

پنجاب یونیورسٹی امتحان میٹرک ۱۹۶۶ء کے پرچہ جات سوشل سٹڈیز کے کچھ سوالات معہ اشارات حل

سوالات

۱۔ (الف) بھارت میں موسم گرما کی مونسونی بارش کی کیا وجہ ہے۔ اس بارش کے نہ ہونے پر ملک کی پیداوار پر کیا اثر ہوگا؟

(ب) مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کے دو دو استعمال بتلاؤ۔ (۱) تانبہ (۲) ابرق (۳) مینگنیز۔ ان میں سے کون سی اشیاء غیر ممالک کو بھیجی جاتی ہیں؟

۲۔ مندرجہ ذیل کا بھارت کی آب و ہوا پر کیا اثر ہے؟ (۱) خط استوا سے قرب۔
(۲) سمندر سے فاصلہ

(۳) کپاس اور پٹ سن کی پیداوار کیلئے کس قسم کی آب و ہوا اور زمین کی ضرورت ہے؟ بمبئی میں کپڑے کے کارخانے پائے جانے کی دو وجوہات بتاؤ۔

۴۔ (الف) گنگا کے میدان اور سطح مرتفع دکن کی فصلوں اور سطح کا آپس میں مقابلہ کرو۔

اشارات

موسم گرما میں بھارت کی زمین خوب تپ رہی ہوتی ہے کیونکہ ان دنوں سورج خط سرطان پر عموداً چمکتا ہے۔ اور خط سرطان بھارت کے ٹھیک بیچوں بیچ گزرتا ہے۔ زمین کی تپش کی وجہ سے یہاں کی ہوا گرم ہو کر ہلکی ہو جاتی ہے اور اوپر کو اٹھتی رہتی ہے اس طرح یہاں ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے اور کرہ ہوائی میں خلاء سی بن جاتی ہے۔ انہیں دنوں بحر ہند کا پانی قدرے ٹھنڈا ہوتا ہے اور وہاں ہوا کا دباؤ نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر بحر ہند پر سے ہوائیں بھارت کی سرزمین کی طرف چل دیتی ہیں کیونکہ ہوائیں زیادہ دباؤ کے علاقہ سے کم دباؤ کے علاقہ کی طرف چلتی ہیں۔ یہ ہوائیں اپنے ساتھ سمندر پر سے بہت سے بخارات آبی لے جاتی ہیں خلیج بنگال کی ہوائیں آسام کی پہاڑیوں اور کوہ ہمالیہ سے ٹکرا کر اوپر کو اٹھتی ہیں۔ اونچائی پر سردی ہوتی ہے۔ اس لئے ان میں موجود بخارات آبی منجمد ہو کر پانی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور خوب بارش برساتے ہیں۔ اسی طرح بحیرہ عرب سے اٹھنے والی مونسون ہوائیں مغربی گھاٹ۔ وسط ہند کی پہاڑیوں اور ہماچل پردیش کے پہاڑوں سے ٹکرا کر بارش کرتی ہیں۔

اس بارش کے نہ ہونے پر ملک کے بیشتر حصوں میں خشک سالی اور قحط پھیل جاتا ہے۔ زمین سوکھ جاتی ہے۔ اس میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں ندی نالے خشک ہو جاتے ہیں۔ فصلیں نہیں ہو سکتیں۔ چارہ نہیں اگتا۔ کھانے پینے کو کچھ نہ ملنے کے باعث ہزاروں لاکھوں مویشی اور انسان بھوکوں مرنے لگتے ہیں۔ ملک کا اقتصادی ڈھانچہ درہم برہم ہونے لگتا ہے اور ملک میں بے چینی پھیل جاتی ہے سچ پوچھو تو موسم گرما کی مونسونی بارش ہی ہمارے ملک کی روح رواں ہے۔

(۱) تانبا۔ بجلی کے تار بنانا۔ برتن بنانا۔ (۲) ابرق:۔ بجلی کے سامان میں انسولیٹر کے طور پر۔ گیس لیمپ کی چمنیاں بنانا
(۳) مینگنیز۔ لوہا سازی اور کیمیائی ادویہ میں۔ ابرق اور مینگنیز دوسرے ممالک کو بھیجے جاتے ہیں۔

(۱) خط استوا سے قرب:۔ خط استوا پر تمام سال سورج تقریباً سیدھا چمکتا ہے۔ اس لئے خط استوا کے قریب کے علاقوں میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ بھارت کا جنوبی نصف خط استوا کے کافی نزدیک ہے اسلئے یہاں بہت گرمی ہوتی ہے۔ شمالی حصے قدرے دوری پر واقع ہونے کے باعث نسبتاً کم گرم ہیں۔

۲۔ سمندر سے فاصلہ۔ پانی خشکی کی نسبت دیر سے گرم ہوتا ہے اور دیر سے ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اسلئے سمندر کے نزدیکی علاقوں میں آب و ہوا تقریباً یکساں ہوتی ہے۔ شدت پسند نہیں ہوتی۔ سردیاں کم سرد ہوتی ہیں اور گرمیاں کم گرم۔ اس کے برعکس جو علاقے سمندر سے بہت دور واقع ہیں وہاں کی آب و ہوا شدت پسند ہوتی ہے یعنی سردیوں میں بہت سردی اور گرمیوں میں بہت گرمی۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ مدراس وغیرہ ساحلی علاقوں کی آب و ہوا دہلی۔ ہریانہ۔ پنجاب اور راجستھان کی آب و ہوا کے مقابلہ میں بہت کم شدت پسند ہے۔

(۱) کپاس:۔ معمولی گرم مرطوب آب و ہوا۔ بارش ۵۰ سے ۱۰۰ سینٹی میٹر تک۔ کالی زرخیز مٹی۔
۲۔ پٹ سن:۔ گرم مرطوب آب و ہوا۔ بارش ۱۵۰ سینٹی میٹر سے زیادہ۔ ہر سال بدلتی رہنے والی زرخیز دریائی مٹی۔
بمبئی میں کپڑے کے کارخانے پائے جانے کی وجوہات:۔ (۱) کپاس پیدا کرنے والی کالی زرخیز مٹی کا قرب۔ (۲) سمندر کے باعث آب و ہوا میں ہر وقت نمی کی موجودگی جس سے بُنائی کا تاگا ٹوٹنے نہیں پاتا۔

گنگا کا میدان

فصلیں۔ مشرقی حصہ میں پٹ سن۔ چاول۔ گنا۔ تمباکو اور تیلوں کے بیج۔ مغربی حصہ میں گیہوں۔ کپاس۔ مکی۔ جوار۔ باجرہ اور تیلوں کے بیج۔

سطح:۔ ہموار (سطح سمندر سے ۳۰۰ میٹر تک) زمین زرخیز دریائی۔

سطح مرتفع دکن

جوار باجرہ۔ مکی۔ مونگ پھلی اور دیگر تیلوں کے بیج۔ شمال مغربی حصہ میں کالی مٹی کے علاقہ میں کپاس۔ جنوب میں نیلگری کی پہاڑیوں پر چائے۔ قہوہ۔ کالی مرچ۔ گرم مصالحے۔

سطح مرتفع بیچ بیچ میں دریاؤں کی نیچی وادیاں۔ زمین پتھریلی اور ناہموار۔ سطح سمندر سے چھ سات سو میٹر تک۔

(ب) استوائی اور مونسون خطوں کی آب و ہوا اور نباتات کا باہمی مقابلہ کرو۔

استوائی خطہ

آب و ہوا:۔ سارا سال گرم و مرطوب درجہ حرارت لگاتار ۲۵ سینٹی گریڈ کے قریب۔ سالانہ بارش ۲۰۰ سینٹی میٹر سے زیادہ ہر روز بارش ہوتی ہے۔

نباتات:۔ گھنے سدا بہار جنگلات۔ گھنی بیلیں۔ گنجان زیر درختی۔ ربڑ۔ آبنوس۔ تاڑ۔ مہاگنی۔ سنکونا۔ بید۔ کوکو۔ ساگودانہ۔ ناریل اور آم کے درخت۔ چاول۔ مکی۔ گنا۔ چائے۔ ربڑ۔ کوکو۔ تمباکو اور کیلا کی کاشت۔

مونسون ہواؤں کا خطہ

آب و ہوا:۔ گرمیوں میں گرم و مرطوب اور بارش بہت زیادہ۔ سردیوں میں موسم سرد و خشک۔ بارش بہت کم۔ چیرا پونجی میں سالانہ بارش ۱۰۰۰ سینٹی میٹر کے قریب ہوتی ہے۔

نباتات:۔ زیادہ بارش والے علاقوں میں گھنے جنگلات۔ ۲۰۰ سینٹی میٹر سے زیادہ بارش کے علاقوں میں سدا بہار جنگلات از قسم سنکونا۔ ربڑ۔ آبنوس۔ بانس۔ ساحل سمندر کے قریب ناریل۔ سپاری۔ تاڑ کے جھنڈ۔ متوسط بارش والے علاقوں میں ساگوان۔ صندل۔ روز ووڈ۔ آئرن ووڈ وغیرہ کے برگ افشاں درخت۔ کم بارش والے علاقوں میں کیکر۔ جنڈ وغیرہ کانٹے دار درخت جو ایندھن کے کام آتے ہیں۔ پٹ سن۔ چاول۔ گنا۔ مکی۔ تیلوں کے بیج۔ تمباکو۔ کپاس۔ مونگ پھلی۔ گیہوں۔ جوار باجرہ اور چائے کی کاشت۔

۵۔ مندرجہ ذیل کی وجوہات بتاؤ:۔
(ا) جولائی میں ساحل مالابار پر بہت زیادہ بارش ہوتی ہے جبکہ مدراس خشک ہی رہتا ہے۔
(ب) مونسون کے دوران راجستھان تقریباً خشک ہی رہتا ہے۔

(۱) جولائی میں جنوب مغربی مون سون ہوائیں چلتی ہیں۔ خلیج بنگال کی ہوائیں مدراس کے اُوپر سے نہیں گزرتیں۔ بحیرہ عرب کی مونسون ہوائیں مغربی گھاٹ سے ٹکرا کر ساحل مالابار پر خوب بارش کر دیتی ہیں۔ لیکن جب وہ مغربی گھاٹ کو عبور کر کے مدراس پہنچتی ہیں تو وہ خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔ ویسے بھی وہ اونچائی سے نیچے اتر رہی ہوتی ہیں جس سے بخارات آبی بجائے برسنے کے اُلٹے گرم ہو کر ہوا میں پھیل جاتے ہیں اسی لئے مدراس تقریباً خشک رہ جاتا ہے۔

(۲) راجستھان خلیج بنگال کی مونسون ہواؤں کے راستے سے ہٹ کر ہے کیونکہ وہ کوہ ہمالیہ کی تلہٹی کے ساتھ ساتھ شمال مغرب کو بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ بحیرہ عرب کی ہواؤں کا شمالی حصہ راجستھان کے اوپر سے گزرتا ہے۔ یہ ہوائیں جنوب مغرب سے شمال مشرق کو چلتی ہیں۔ راجستھان میں ایک کم اونچا پہاڑ ہے۔ کوہ اراولی جس کا رخ ان ہواؤں کے رُخ کے متوازی یعنی جنوب مغرب سے شمال مشرق کو ہی ہے۔ وہ ہوائیں بلا روک ٹوک اس پہاڑ کے دونوں طرف سے کھلے میدانی علاقہ پر سے ہوتی ہوئیں راجستھان۔ ہریانہ۔ اور پنجاب کو عبور کر کے ہماچل پردیش کے اونچے پہاڑوں سے ٹکرا کر وہاں بارش کرتی ہیں۔ راجستھان خشک ہی رہ جاتا ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کے دو دو استعمال بتاؤ۔
(۱) کوئلہ۔ (۲) بوزائٹ۔ (۳) شورہ
(ج) ان میں سے کون سی اشیاء غیر ممالک کو جاتی ہیں؟

(۱) **کوئلہ:۔** ریل کے انجن چلانے میں۔ کارخانے بھٹیوں وغیرہ میں۔ رسوئی گھر میں۔
(۲) **بوزائٹ:۔** اس سے ایلومینیم حاصل ہوتی ہے جو ہوائی جہاز گاڑیاں اور برتن بنانے کے کام آتی ہے۔
(۳) **شورہ:۔** یہ بارود بنانے اور شورے کا تیزاب بنانے میں مستعمل ہوتا ہے۔

شورہ اور کوئلہ دوسرے ممالک کو جاتے ہیں۔

۶۔ مندرجہ ذیل کا کسی جگہ کی آب و ہوا پر کیا اثر ہے۔ بھارت سے مثالیں لے کر سمجھاؤ (۱) سطح سمندر سے اونچائی۔
(۲) پہاڑوں کا رُخ؛

(۱) **سطح سمندر سے اونچائی۔** کوئی جگہ سطح سمندر سے جتنی زیادہ اونچائی پر واقع ہوگی۔ اتنی ہی زیادہ سرد ہوگی۔ پہاڑوں پر میدانوں کی نسبت زیادہ سردی ہوتی ہے۔ منسوری۔ شملہ۔ دارجیلنگ وغیرہ پہاڑی مقامات۔ امرتسر۔ دہلی۔ کلکتہ وغیرہ میدانی شہروں کی نسبت زیادہ سرد ہیں یا کم گرم ہیں۔

(۲) **پہاڑوں کا رخ:۔** اگر پہاڑوں کا رخ بخارات آبی لانے والی ہواؤں کے آڑے ہو تو وہ ہوائیں ان پہاڑوں سے ٹکرا کر آگے نہیں جا سکتیں اور اوپر کو اٹھتی ہیں جس سے ان میں کے بخارات آبی سرد ہو کر خوب بارش کرتے ہیں۔ جیسے کوہ ہمالیہ اور خاسی جینتیا گارو کی پہاڑیاں خلیج بنگال کی ہواؤں کو روک لیتی ہیں اور مغربی گھاٹ کے پہاڑ بحیرہ عرب کی مونسون ہواؤں کو روک لیتے ہیں۔ جس سے وہاں خوب بارش ہوتی ہے۔ لیکن کوہ اراولی کا رخ بحیرہ عرب کی مونسون ہواؤں کے رُخ کے متوازی ہے لہٰذا وہ انہیں روک نہیں سکتا اور وہاں بارش نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں کوہ ہمالیہ شرقاً غرباً واقع ہے اور سائبیریا سے آنے والی شمالی ہواؤں کو بھارت سے پرے ہی روک لیتا ہے جس سے وہ یہاں آکر آب و ہوا کو زیادہ سرد نہیں بنا سکتیں۔ اگر ہمالیہ کا رخ شمالاً جنوباً ہوتا تو وہ سرد ہوائیں بلا روک ٹوک بھارت میں آسکتی تھیں۔ نیز خلیج بنگال کی مونسون ہواؤں کو روکنے والا کوئی نہ ہوتا اور شمالی ہند میں انکی طفیل جو بارش ہوتی ہے وہ نہ ہوتی۔ یہاں کی آب و ہوا گرم مرطوب ہونے کے بجائے سرد و خشک ہوتی ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی امتحان میٹرک ۱۹۶۷ء کے سوشل سٹڈیز پرچوں میں سے چیدہ سوالات مع اشارات حل

سوالات

۱۔ بھارت میں موسم گرما و سرما کی مونسون ہواؤں کے چلنے کی وجوہ بیان کرو۔ ملک کی آب و ہوا پر ان کا کیا اثر پڑتا ہے؟

۲۔ (ا) مندرجہ ذیل جنگلات کا حال بتاؤ۔ بھارت میں یہ کہاں پائے جاتے ہیں (۱) سدا بہار جنگلات۔ (۲) بارانی جنگلات۔ (۳) ساحلی جنگلات؟

(ب) بھارت کے جنگلات کی پیداوار کو گروہوں میں منقسم کرو اور ہر گروہ سے مثالیں دو۔

۳۔ مندرجہ ذیل کی بنا پر مونسون خطہ کا مقابلہ بحیرۂ روم کے خطے سے کرو (۱) آب و ہوا (۲) فصلیں (۳) نباتات (۴) حیوانات۔ (۵) لوگوں کے پیشے۔

۴۔ بھارت کے کن کن حصوں میں زیادہ بارش۔ درمیانی بارش اور کم بارش ہوتی ہے۔ فرق کے لئے وجوہات بیان کرو۔

۵۔ (ا) مندرجہ ذیل مٹیوں کا حال بتاؤ۔ یہ بھارت میں کہاں کہاں ملتی ہیں (۱) لال مٹی۔ کالی مٹی۔ (۳) دریائی مٹی؟

(ب) تجارتی فصلیں (CASH CROPS) کیا ہوتی ہیں؟ ان کی تین مثالیں دو۔

۶۔ استوائی خطہ (EQUATORIAL REGION) کا مقابلہ مونسون ہواؤں کے خطہ (MONSOON REGION) سے مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کرو (۱) آب و ہوا۔ (۲) فصلیں۔ (۳) نباتات (Vegetation) (۴) حیوانات (۵) لوگوں کے پیشے

۷۔ بھاکرا ننگل منصوبہ پر ایک مفصل نوٹ لکھو۔ اس منصوبہ سے کن کن فوائد کے حاصل ہونے کی توقع ہے؟

۸۔ بھارت میں کونسی سب سے اہم چھوٹے پیمانہ کی اور گھریلو صنعتیں ہیں۔ وہ کیونکر مفید ہیں

اشارات

(مفصل جواب کے لئے دیکھیں اس اٹلس کا صفحہ نمبر ۲۷)

(۱) سدا بہار جنگلات:۔ ربڑ۔ بانس۔ تاڑ۔ بید وغیرہ۔ ۲۰۰ سنٹی میٹر سے زیادہ بارش والے حصے۔ کوہ ہمالیہ کے مشرقی حصوں میں ۱۶۰۰ میٹر کی اونچائی تک۔ آسام کی پہاڑیوں میں مغربی گھاٹ کی ساحلی ڈھلانوں پر۔

(۲) بارانی جنگلات:۔ صندل۔ سال۔ ساگوان۔ ان کے پتے خشک موسم میں جھڑ جاتے ہیں۔ ۱۰۰ سے ۲۰۰ سنٹی میٹر تک بارش والے علاقوں میں۔ سطح مرتفع دکن کے مغربی حصے میں کوہ ہمالیہ کے نچلے حصوں میں۔

(۳) ساحلی جنگلات:۔ منگرو سندری وغیرہ کے دلدلی جنگلات۔ گنگا۔ برہمپتر۔ مہاندی۔ گوداوری اور کرشنا کے ڈیلٹوں میں۔

(۱) ایندھن (لکڑی۔ کوئلہ) (۲) عمارتی اور فرنیچر کی لکڑی (دیودار۔ چیڑ۔ ساگوان۔ سال) (۳) چارہ (گھاس پتے) (۴) کاغذ بنانے کا گودہ (بھبر وغیرہ گھاس۔ بانس اور کئی قسم کی لکڑی کے گودے سے کاغذ بناتے ہیں) (۵) دیا سلائی کے لئے لکڑی۔ (۶) طرح طرح کی مفید اشیاء مثلاً گندہ بیروزہ۔ تارپین۔ گوند سلاخ۔ دوائیاں۔ شہد۔ دودھ۔ گوشت۔ ناریل سے ریشے چمڑا رنگنے کا سامان (کیکر وغیرہ کی چھال) ربڑ اور ملبوسات جیسے شہتوت کے پتوں پر ریشم کے کیڑے پلتے ہیں جن سے ریشم حاصل ہوتا ہے۔ جنگلات کے جانوروں سے سمور۔ کھالیں اور اون حاصل ہوتی ہے۔ (۷) کھاد (گلے سڑے پتوں اور جانوروں کے فضلہ وغیرہ سے)

(جواب کے لئے دیکھیں اس اٹلس کا صفحہ نمبر ۱۶ خطہ نمبر ۳ اور ۵)

(۱) زیادہ بارش والے علاقے:۔ آسام (چیراپونجی) بنگال۔ بہار۔ کوہ ہمالیہ کی جنوبی ڈھلانیں (خلیج بنگال کی مونسون ہوائیں) مغربی گھاٹ۔ مغربی ساحلی میدان (بحیرہ عرب کی مونسون ہوائیں) (۲) متوسط بارش والے علاقے:۔ چھوٹا ناگپور۔ شمالی سطح مرتفع دکن۔ مدھیہ پردیش۔ مدراس۔ اڑیسہ۔ اترپردیش۔ جنوبی بہار۔

(۳) کم بارش والے علاقے:۔ راجستھان (جیسلمیر) کچھ۔ جنوب مغربی پنجاب۔ مغربی ہریانہ۔ لداخ (لیہہ) دیکھیں اس اٹلس کا [صفحہ نمبر ۲۷]

(۱) لال مٹی:۔ سطح مرتفع دکن کے مشرقی حصہ۔ جنوبی آسام۔ مدھیہ پردیش اور کوہ اراولی کے علاقے میں۔ اس میں مونگ پھلی۔ کپاس کمی وغیرہ زیادہ ہوتی ہیں۔ اس میں لوہا ہوتا ہے۔

(۲) کالی مٹی:۔ مہاراشٹر۔ گجرات۔ مدھیہ پردیش۔ آندھرا پردیش۔ یہ مٹی لاوے سے بنتی ہے۔ بہت زرخیز ہے۔ کپاس کیلئے بہت موزوں ہے

(۳) دریائی مٹی:۔ پنجاب۔ ہریانہ۔ اترپردیش (گنگا جمنا کا میدان) شمالی بہار۔ مشرقی راجستھان (چمبل)۔ بنگال۔ آسام۔ ساحلی علاقہ یعنی مشرقی اور مغربی ساحلی میدان جو نربدا۔ تاپتی۔ مہاندی۔ گوداوری۔ کرشنا۔ کاویری۔ اور بہت سے دیگر چھوٹے چھوٹے دریاؤں کی لائی مٹی سے بنے ہیں۔ یہ زرخیز مٹی گیہوں۔ گنا۔ چاول۔ پٹ سن۔ تمباکو۔ تیلوں کے بیج وغیرہ کے لئے موزوں ہے۔

چائے۔ کپاس۔ گنا۔ پٹ سن۔ تمباکو۔ وغیرہ فصلیں جن کی بڑے پیمانے پر تجارت ہوتی ہے تجارتی فصلیں (CASH CROPS) کہلاتی ہیں۔

(دیکھیں سنہ ۱۹۶۶ء کے سوالات میں سے نمبر ۴ (ب))

(دیکھیں اس اٹلس کا صفحہ نمبر ۲۹ و ۴۰)

چھوٹے پیمانہ کی صنعتیں وہ ہیں جن میں مشین اور انسانی طاقت دونوں کا برابر استعمال ہوتا ہے اور جہاں عموماً ۵۰ سے زیادہ مزدور کام نہیں کرتے مثلاً جوتے [illegible] پلاسٹک اور ربڑ کے کھلونے اور دیگر سامان بنانا۔ گھریلو صنعتیں انکو کہتے ہیں جو اکثر کسی کاریگر کے اپنے ہی خاندان کے دیگر افراد کی مدد سے چلائی جاتی ہیں جیسے کھادی۔ ہاتھی دانت کا کام۔ ٹوکریاں۔ ناریل کے ریشے سے چٹائیاں، رسے وغیرہ بنانا

پرچہ جغرافیہ امتحان میٹرک جموں وکشمیر ۱۹۷۰ء معہ اشارات حل

سوالات

۱۔ زمین کی دو گردشیں کون کونسی ہیں، شکلوں کی مدد سے اس بات کی تشریح کرو کہ جون کیوں بھارت میں سب سے گرم ماہ ہے اور آسٹریلیا میں سب سے سرد؟

۲۔ طول بلد ۳۰′ ۷۶° مشرق سے کیا مراد ہے؟ وقت کا طول بلد سے کیا تعلق ہے؟ الہ آباد (۸۲½° مشرق) میں کیا وقت ہوگا جبکہ گرینچ میں ۹ بجے صبح ہو؟

۳۔ بحری روئیں کن اسباب سے بنتی ہیں؟ ساحلی علاقوں کی آب وہوا پر بحر اوقیانوس کی گرم اور سرد بحری روؤں کا کیا اثر پڑتا ہے؟

۴۔ کرہ ہوائی کے دباؤ کی پیمائش کیسے کی جاتی ہے؟ دباؤ میں تفرقات سے ہوائیں حرکت کیسے آتی ہے؟ تشریح کرو۔

۵۔ مندرجہ ذیل پر تشریحی نوٹ لکھو:-

(ا) جغرافیائی شمال

(ب) ڈیلٹا

(ج) لیبریڈور کی رو

(د) ڈولڈرمز (DOLDRUMS)

(ر) تجارتی ہوائیں (TRADE WINDS)

(س) چونے کا پتھر

۶۔ قدرتی خطہ سے کیا مراد ہے؟ بحیرہ روم کے خطہ میں موسم گرما گرم وخشک اور موسم سرما گرم سرما ومرطوب ہونے کی وجوہات دو۔

یا

مونسون ہواؤں کے خطہ کا حال مندرجہ ذیل عنوانوں کے ماتحت دو:- (ا) آب وہوا۔ (ب) نباتات (ج) انسانی زندگی

حصہ ا

اشارات

۱۔ محوری گردش یا روزانہ گردش ۲۔ سورج کے گرد سالانہ گردش

جون میں سورج خط سرطان پر عموداً چمکتا ہے۔ چنانچہ بھارت میں سخت گرمی اور آسٹریلیا (جنوبی نصف کرہ) میں سخت سردی ہوتی ہے۔

گرینچ (لندن) سے ۷۶½ درجے مشرق کو۔ طول بلد کے ہر درجہ کے لئے وقت میں ۴ منٹ کا فرق۔ مشرق میں وقت زیادہ۔ مغرب میں کم۔ ۸۲½×۴ = ۳۳۰ منٹ = ۵½ گھنٹے ۹ بجے صبح سے زیادہ یعنی ۲½ بجے بعد دوپہر۔

۱۔ درجہ حرارت میں فرق ۲۔ پانی کی نمکیت میں فرق ۳۔ محوری گردش۔

(دیکھیں صفحہ ۱۱۳۔ پنجاب ۱۹۶۴ء سوال نمبر 17)

(دیکھیں صفحہ ۵۔ بیرومیٹر۔ ہوائیں۔)

جس طرح پانی اونچی سطح سے نیچی سطح کو آتا ہے اسی طرح ہوائیں زیادہ دباؤ والے علاقہ سے کم دباؤ والے علاقہ کی طرف چلتی ہیں۔

جس طرف کو ٹھیک دوپہر کے وقت زمین پر عموداً گاڑی ہوئی چھڑی کا سایہ ہوتا ہے۔

ڈیلٹا یونانی زبان کا ایک حرف ہے △ اس شکل کا۔ کئی دریا سمندر میں گرتے وقت شاخوں میں بٹ جاتے ہیں اور وہ شاخیں سمندر کے کنارے کے ساتھ مل کر اسی قسم کی مثلث نما شکل بنا لیتی ہیں اسکو ڈیلٹا کہتے ہیں۔

یہ بحر اوقیانوس شمالی کی سرد رو ہے جو بحر منجمد شمالی سے لیبریڈور کے مشرقی کنارے کے ساتھ ساتھ شمال سے جنوب کو بہتی ہے اور نیوفاؤنڈ لینڈ کے قریب گرم پانی کی خلیجی رو سے مل کر بہت سی دھند پیدا کرتی ہے اپنے ساتھ بہت سی مچھلیاں لاتی ہے جو گرم پانی میں انڈے دیتی ہیں۔ اس طرح یہاں ماہی گیری کا بہت بڑا اڈہ بن گیا ہے۔

خط استوا کے آس پاس کم ہوائی دباؤ اور ساکن ہوا کا بیلٹ جہاں ہوا گرم ہو کر اوپر کو اٹھتی رہتی ہے۔

وہ دائمی ہوائیں جو خط سرطان اور خط جدی کے قریب کے زیادہ ہوائی دباؤ والے علاقوں (۳۰° شمال یا جنوب) سے خط استوا کے کم ہوائی دباؤ کے علاقہ کی طرف چلتی ہیں۔ شمالی نصف کرہ میں یہ شمال مشرقی اور جنوبی نصف کرہ میں جنوب مشرقی ہوتی ہیں۔

یہ چٹان مردہ سمندری جانوروں کی ہڈیوں کے ڈھانچوں اور سیپ سنکھوں وغیرہ سے بنی ہوئی ہوتی ہے یہ تلچھٹ کی چٹان ہے۔

قدرتی خطہ سے مراد دنیا کے ایسے علاقہ جات کا مجموعہ ہے جن کے قدرتی حالات آب وہوا۔ نباتات۔ حیوانات اور لوگوں کے بود وباش کے ڈھنگ تقریباً ایک جیسے ہوں۔

بحیرہ روم کا خطہ ۳۰° اور ۴۵° خطوط عرض بلد کے درمیان واقع ہے۔ زمین کی سالانہ گردش کے باعث خط سرطان اور خط جدی کے سکون کے بیلٹ اپنا ٹھکانہ بدلتے رہتے ہیں۔ گرمیوں میں یہ خطہ تجارتی ہواؤں کے زیر اثر ہوتا ہے جو خشکی سے آنے کے باعث بارش نہیں کرتیں۔ موسم گرم خشک ہوتا ہے۔ سردیوں میں یہاں مغربی ہوائیں چل رہی ہوتی ہیں جو سمندر سے آنے کے باعث کافی بارش کر دیتی ہیں اور اس نمی کی وجہ سے سردی بھی کم ہو جاتی ہے۔

دیکھیں صفحہ ۱۶۔ خطہ نمبر ۳)

حصہ ب

سوالات | اشارات

۷۔ ان جغرافیائی امور کا حال لکھو جو بھارت کی آب و ہوا پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر ہمالیہ پہاڑ نہ ہوتا تو کون کونسی تبدیلیاں ظہور میں آتیں؟

(۱) خط استوا سے دوری (۲) سطح سمندر سے دوری (۳) ساحل سے دوری۔ (۴) ہواؤں کا اثر (۵) پہاڑوں کا رخ (کوہ ہمالیہ۔ مغربی گھاٹ۔ اراولی وغیرہ کے رخ کا مونسون ہواؤں پر اثر) اگر کوہ ہمالیہ نہ ہوتا تو شمال سے سائبیریا کی سرد ہوائیں بلا روک ٹوک بھارت میں آ کر بہت سردی کر دیتیں۔ ادھر مونسون ہواؤں کو روکنے والا کوئی نہ ہونے سے شمالی بھارت میں بارش نہ ہوتی۔

۸۔ دلی سے بمبئی تک یا دلی سے کلکتہ تک کے ریلوے سفر کا مختصر جغرافیائی حال لکھو۔ جن جن علاقوں میں سے یہ گاڑی ہو کر جاتی ہے ان کی آب و ہوا اور زراعت کا خاص طور سے ذکر کرو۔

یا

چائے اور گنا بھارت کے کن حصوں میں پیدا ہوتے ہیں؟ ان علاقوں میں کون کون سے جغرافیائی حالات ان کی پیداوار میں مددگار ہیں؟

دلی سے بمبئی:۔ دلی سے متھرا۔ آگرہ۔ گوالیار۔ جھانسی۔ بھوپال۔ اٹارسی۔ بھوساول۔ منماڈ۔ ناسک۔ بمبئی۔ شروع کا حصہ گرمیوں میں گرم مرطوب۔ سردیوں میں سرد خشک۔ گیہوں۔ جَو۔ مکی۔ گنا۔ جوار۔ باجرہ۔ بیچ کا حصہ (مدھیہ پردیش میں) قدرے معتدل۔ بارش کم۔ گیہوں۔ کپاس۔ چنا۔ جوار۔ باجرہ۔ تیلوں کے بیج۔ آخری حصہ (مہاراشٹر میں) سردیوں میں کم سرد و خشک۔ گرمیوں میں کم گرم مرطوب۔ کپاس۔ چاول۔ ناریل
دلی سے کلکتہ:۔ دلی۔ کانپور۔ لکھنؤ۔ الہ آباد۔ پٹنہ۔ ہاوڑہ

(دیکھیں صفحہ ۔ ۳۰)

۹۔ اپنی سٹیٹ کو قدرتی خطوں میں منقسم کرو۔ اور ان میں سے کسی دو خطوں کا مختصر مقابلہ کرو۔

لداخ:۔ گرمیوں میں کم گرم و خشک۔ سردیوں میں سرد و خشک۔
وادی کشمیر:۔ گرمیوں میں قدرے گرم و مرطوب۔ سردیوں میں سرد و مرطوب۔
جموں:۔ گرمیوں میں گرم خشک۔ سردیوں میں سرد و مرطوب

۱۰۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی دو کے متعلق جغرافیائی وجوہ دو:

(ا) وادی کشمیر جہلم کا عطیہ ہے؟

یہ وادی کوہ ہمالیہ میں دریائے جہلم نے بنا رکھی ہے۔ وہی اسے سیراب کرتا ہے۔

(ب) سلسلہ پیر پنجال ایک آب و ہوائی دیوار ہے؟

(ب) یہ اونچا پہاڑ مونسون ہواؤں کو روک لیتا ہے۔ اس کے شمال کی طرف بارش کم ہوتی ہے۔ سردی زیادہ۔

(ج) لداخ کے پچھڑے رہنے اور جموں کی ترقی کی ذمہ داری جغرافیہ پر ہے۔

(ج) لداخ ہمالیہ کے بلند سلسلہ کے پار ہے۔ جموں اس طرف کو ہے۔

(د) سردیوں میں کشمیر برفستان ہوتا ہے؟

(د) کشمیر خط استوا سے کافی دور ہے۔ اور اس کی اونچائی بھی بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا سردیوں میں یہاں برف جمی رہتی ہے

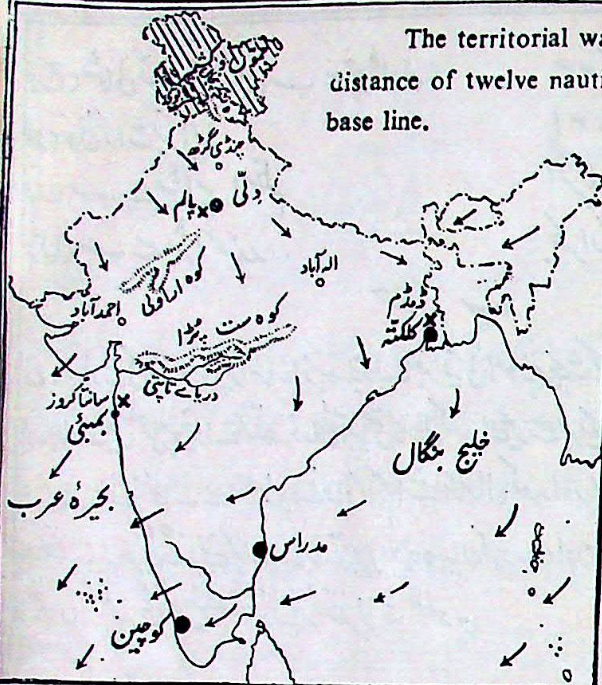
(ر) ہماری سٹیٹ کے پہاڑوں کے دونوں طرف گھنے جنگل نہیں پائے جاتے۔؟

(ر) پہاڑوں کے جنوب کی ڈھلانوں پر بارش ہوتی ہے۔ دھوپ بھی پڑتی ہے اس لئے جنگل زیادہ ہوتے ہیں۔ شمالی ڈھلانوں پر بارش نہیں ہوتی۔ دھوپ بھی نہیں پڑتی۔ اس لئے جنگل کم پائے جاتے ہیں۔ برف بہت ہوتی ہے۔

(س) جھیل ڈل میں ٹراؤٹ مچھلی نہیں ملتی؟

۱۱۔ اپنی سٹیٹ میں ایسی صنعتوں کا نام لو جو جنگلات پر انحصار رکھتی ہیں۔ سٹیٹ میں جنگلات کی ترقی اور جنگلات کو صاف کرنے میں دریاؤں اور موٹر ٹرانسپورٹ کی کیا اہمیت ہے؟

دیا سلائی بنانا۔ کھیلوں کا سامان بنانا۔ ریلوے سلیپر بنانا۔ کاغذ بنانا۔ لکڑی کے سامان پر بیل بوٹے کھودنا وغیرہ۔



The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

سوال نمبر ۱۲:- دئے گئے بھارت کے خاکہ پر مندرجہ ذیل دکھاؤ:-

علامات

(ا) پہاڑ:- پیر پنجال - اراولی - ست پڑا -

(ب) دریا:- نوی - تاپتی - کاویری

(ج) بندرگاہیں:- کلکتہ - کوچین - مدراس -

(د) ہوائی اڈے:- سانتا کروز - پالم - ڈم ڈم

(س) شہر:- الہ آباد - احمد آباد - چنڈی گڑھ

پرچہ ۱۹۷۱ء کے دیگر شہر

سردیوں کی مونسون ہوائیں ←

" " جموں و کشمیر

پرچہ جغرافیہ امتحان میٹرک جموں و کشمیر ۱۹۷۱ء مع اشارات حل

حصہ اول

۱- زمین کی شکل وصورت کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ اپنے جواب کے ثبوت پیش کرو-

دیکھیں صفحہ نمبر ۱

۲- بتاؤ سردیوں میں گرمیوں کی نسبت دن چھوٹے اور راتیں بڑی کیوں ہوتی ہیں؟

دیکھیں صفحہ ۸-۹- گرمیوں میں سورج کی شعاعیں عموداً اور سردیوں میں بہت ترچھی ہوتی ہیں- محوری گردش کے دوران سردیوں میں ہم گرمیوں کی نسبت زیادہ عرصہ اندھیرے میں سے گزرتے ہیں

(ب) سال میں کچھ خاص دنوں کو دن اور رات ایک ہی لمبائی کے کیوں ہوتے ہیں

۲۱ مارچ اور ۲۳ ستمبر کو دن رات برابر ہوتے ہیں- کیونکہ سورج کی شعاعیں خط استوا پر عموداً ہوتی ہیں-

ج- گرمیاں سردیوں سے گرم کیوں ہوتی ہیں

گرمیوں میں سورج کی شعاعیں سیدھی ہوتی ہیں سردیوں میں ترچھی-

۳- مثالیں دے کر اختصار سے کسی ملک کی آب وہوا پر بحری روؤں کا اثر بیان کرو-

دیکھیں صفحہ ۱۱۳-

۴- بارش کیسے بنتی ہے؟ کسی جگہ کی بارش کا انحصار کن باتوں پر ہوتا ہے؟

سورج کی حرارت سے سمندر کے پانی سے بخارات اٹھ کر ہواؤں کے ذریعہ دور نکل جاتے ہیں پھر کسی رکاوٹ وغیرہ سے اوپر اٹھنے پر مجبور ہو کر دہ بخارات ٹھنڈے ہو کر ننھی ننھی بوندیں بادل کی شکل میں بن جاتی ہیں زیادہ سردی لگنے پر بوندیں بڑی ہو کر برس پڑتی ہیں

۵- قدرتی خطہ کسے کہتے ہیں؟ دنیا کے اہم قدرتی خطوں کے نام لو-

دیکھیں صفحہ ۱۱۹ و ۱۶

۶- درست جواب کا انتخاب کرو:-

محوری گردش میں جتنا وقت لگتا ہے ۱۲ گھنٹے - ۲۴ گھنٹے

۲۴ گھنٹے

(ب) شمالی نصف کرہ میں سب سے بڑا دن ۲۱ جون - ۲۲ دسمبر

۲۱ جون

(ج) شمالی نصف کرہ میں سب سے چھوٹا دن	۲۲ دسمبر — ۲۱ جون		۲۲ دسمبر
(د) دن رات برابر	۲۱ مارچ — ۲۳ ستمبر		۲۱ مارچ ۔ ۲۳ ستمبر ۔ دونوں
(ر) سب سے بڑا براعظم	امریکہ — ایشیا		ایشیا
(س) سب سے بڑا سمندر	بحرالکاہل — بحر ہند		بحرالکاہل

حصہ ب

۷۔ بھارت کی آب و ہوا پر اثر انداز ہونے والے جغرافیائی امور پر بحث کرو اور اس ملک کی آب و ہوا کا مختصر حال لکھو۔	دیکھیں صفحہ ۱۱۹ ۔سوال ۷ اور صفحہ ۲۷
۸۔ بھارت میں مستعمل ہونیوالے مختلف ذرائع آبپاشی کا حال لکھو۔ ان میں سے ہر ایک جہاں جہاں مستعمل ہے ان علاقوں کے نام لکھو۔	دیکھیں صفحہ ۲۹
۹۔ بھارت کے جنگلات سے حاصل ہونے والی اہم اشیاء کا حال لکھو۔ اور ان کے فوائد بتاؤ۔	دیکھیں صفحہ ۲۸ و صفحہ ۱۱۵ سوال اور دوسرا حصہ
۱۰۔ بھارت میں دیئے گئے ریشے کہاں پائے جاتے ہیں؟ وجوہ بیان کرو (۱) اون (۲) ریشم (۳) کپاس (۴) پٹ سن ۔	دیکھیں صفحہ ۲۸ و ۳۰
۱۱۔ جموں و کشمیر کی گھریلو صنعتوں پر مختصر نوٹ لکھو۔	دیکھیں صفحہ ۳۹ لکڑی پر خوشنما کھدائی کا کام ۔ سجاوٹی سامان ۔ ٹوکریاں ۔ صندوق ۔ اونی کپڑا ۔ کمبل ۔ پٹو ۔ شال و دوشالے ۔ دستی گلکاری ۔ ریشمی کپڑا ۔ پیپر میشی کے قلمدان ۔ شیشل لیمپ ۔ گلدان وغیرہ نقاشی والے نمدے ۔ گبے ۔ چاندی کے برتن ۔ تانبے پیتل کے برتن ۔ چھینٹ وغیرہ
۱۲۔ ساتھ دیئے گئے خاکہ بھارت میں مندرجہ ذیل دکھاؤ:۔ (الف) جموں و کشمیر ۔ دہلی ۔ کلکتہ ۔ بمبئی ۔ مدراس ۔ الہ آباد (ب) سردیوں کی مونسون ہواؤں کا رخ	صفحہ ۱۲۱ والا نقشہ دیکھیں ۔

ہریانہ بورڈ میٹرک سوشل سٹڈیز کے امتحان سنہ ۱۹۷۰ء سنہ ۱۹۷۱ء کے چند چیدہ سوالات

۱۔ بھارت میں مندرجہ ذیل کی زیادہ پیداوار کہاں اور کیوں ہوتی ہے؟ گنا ۔ چائے ۔ چاول ۔ کپاس ۔	دیکھیں صفحہ ۳۰
۲۔ بھارت میں مندرجہ ذیل معدنیات کہاں پائی جاتی ہیں؟ نمک ۔ پٹرولیم ۔ کوئلہ ۔ لوہا ۔	صفحہ ۳۱
۳۔ بھارت میں مندرجہ ذیل کارخانے کہاں واقع ہیں اور کیوں؟ اونی کپڑے کے ۔ پٹ سن کے ۔ سیمنٹ کے ۔ جہاز سازی کے ۔ لوہے و فولاد کے ۔ سوتی کپڑے کے ۔ چینی کے ۔	صفحہ ۳۲ ؍؍
۴۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی تین پر مختصر نوٹ لکھو۔ (۱) کوہ ہمالیہ کے فوائد (۲) موسم سرما کی مونسون ہوائیں (۳) ذرائع انتقال (۴) بھارت کی اشیاء درآمد (۵) وادئ گنگا ۔	صفحہ ۲۲ ۔ ۲۷ ۔ ۴۳ ۔ ۳۷ ۔ ۳۸
۵۔ بھارت کے شمالی میدان کا مندرجہ ذیل عنوانوں کے زیر مفصل ذکر کرو (۱) سطح (۲) آب و ہوا (۳) زراعت (۴) صنعتیں (۵) شہر اور آبادی	صفحہ ۲۳ ۔ ۲۸
۶۔ بھاکڑہ ننگل منصوبے کے متعلق تم کیا جانتے ہو؟ اس سے بھارت کی خوشحالی پر کیا اثر پڑیگا ۔	صفحہ ۲۹
۷۔ بھارت کے شمالی میدان اور سطح مرتفع دکن کا مندرجہ ذیل باتوں میں مقابلہ کرو۔ سطح (۲) زراعت (۳) آبپاشی (۴) ذرائع آمد و رفت	صفحہ ۱۱۶ سوال ۴ صفحہ ۲۹
۸۔ قدرتی خطہ سے کیا مراد ہے؟ (۱) محل وقوع (۲) آب و ہوا (۳) نباتات (۴) پیداوار (۵) لوگوں کی زندگی ۔ ان عنوانوں کے انحصار پر مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک قدرتی خطہ کا مفصل حال لکھو:۔ (۱) مونسون خطہ (۲) بحیرہ روم کا خطہ (۳) ریگستانی خطہ (۴) استوائی خطہ ۔ (۵) سٹیپ کے میدان ۔	صفحہ ۱۱۹ صفحہ ۱۶

بنگلہ دیش

رقبہ :- ۱,۴۳,۰۰۰ مربع کلومیٹر
آبادی :- ۷,۵۰,۰۰,۰۰۰
راجدھانی :- ڈھاکہ
زبان :- بنگالی

بنگلہ دیش کا قیام اس ملک کو پہلے مشرقی پاکستان کہتے تھے۔ یہاں کے لوگوں نے حکومتِ پاکستان کے ساتھ جنگِ آزادی لڑکر دسمبر ۱۹۷۱ء میں اپنے ملک کو آزاد کروایا۔ بنگلہ دیش کی جنگِ آزادی کے آخری دور میں پاکستان نے بھارت پر حملہ کر دیا۔ بھارت پاکستان جنگ چھڑ جانے پر بھارت نے اپنی فوجیں مشرقی بنگال میں بھیجکر بنگلہ دیش کے محبانِ وطن کی مدد کی اور چند ہی دنوں میں پاکستانی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ گن پرجاتنتری بنگلہ دیش بھارت کی طرح ایک آزاد سیکولر سماج وادی جمہوریت ہے جسمیں بلالحاظ مذہب و ملّت تمام باشندوں کو مساوی حقوق شہریت حاصل ہیں۔

محل وقوع :- بنگلہ دیش، مشرق، شمال اور مغرب کی اطراف سے بھارت سے گھرا ہوا ہے اور جنوب کی جانب خلیج بنگال سے محصور ہے جنوب مشرق میں برما کیساتھ اسکی سرحد لگتی ہے۔ شمال مغرب میں چند کلومیٹر چوڑے بھارتی علاقہ کے پار نیپال واقع ہے۔ شمال سرحد کیساتھ میگھالیہ آسام اور پچھمی بنگال راجیہ ہیں۔ مغرب کی جانب پچھمی بنگال ہے اور مشرق کی طرف آسام۔ تریپورہ اور میزورم کے بھارتی علاقے نیز ملک برما ہے۔

سطح :- یہ ملک دریائے برہم پتر، گنگا اور میگھنا کے زیریں ڈیلٹائی حصہ میں واقع ہے۔ یہ ڈیلٹا دنیا میں سب سے بڑا ڈیلٹہ ہے۔ بنگلہ دیش کا تمام تر حصہ نہایت زرخیز دریائی مٹی کا سطح میدان ہے۔ جسمیں مذکورہ بالا دریاؤں اور ان کے بہت سے معاونوں اور شاخوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ جنوبی حصہ جو خلیج بنگال پر واقع ہے، بہت سے جزیروں اور "سندربن" کی دلدلوں کا علاقہ ہے۔ مشرقی حصوں میں کہیں کہیں کچھ پہاڑیاں بھی ہیں۔

آب وہوا :- بنگلہ دیش کی آب وہوا گرم مرطوب ہے۔ سالانہ بارش ۲۰۰ سے ۴۰۰ سینٹی میٹر کے درمیان ہے۔ **پیداوار** :- بنگلہ دیش کا اہم ترین پیشہ کاشتکاری ہے۔ چاول اور پٹ سن یہاں کی سب سے بڑی پیداوار ہے۔ کُل قابلِ کاشت زمین کے تقریباً تین چوتھائی حصے پر چاول کی کاشت ہوتی ہے اور باقی ایک چوتھائی حصہ پر پٹ سن کی۔ پٹ سن کیلئے ہر سال بدلتی رہنے والی دریائی مٹی اور گرم مرطوب آب وہوا چاہیئے۔ بنگلہ دیش کے جغرافیائی حالات پٹ سن کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ لہٰذا یہاں دنیا بھر میں سب سے زیادہ اور بہترین قسم کا پٹ سن پیدا ہوتا ہے۔ کچھ کپاس، تمباکو، گنّا اور چائے بھی پیدا ہوتی ہے **صنعت وحرفت** بنگلہ دیش میں ابھی تک صنعت وحرفت نے بہت کم ترقی کی ہے۔ پٹ سن ٹاٹ۔ بوریاں۔ رسّے وغیرہ مختلف اشیاء تیار کرنے کے لئے کئی کارخانے کھولے جاچکے ہیں۔ کچھ کپڑا ملیں۔ چینی بنانے کے کارخانے اور کاغذ سازی کے کارخانے بھی ہیں۔ علاوہ ازیں دیا سلائی بنانے کانچ کے برتن بنانے بیوہ زری۔ ایلومینیم اور سیمنٹ کے کارخانے بھی ہیں۔ **ذرائع آمدورفت** :- بنگلہ دیش میں دریاؤں اور ندی نالوں کا جال بچھا ہونے کے باعث جہازوں اور کشتیوں کے ذریعے آمدورفت اور انتقال بہت ہوتا ہے۔ یہ طریقہ ان حصوں میں خاص طور سے کارآمد ثابت ہوتا ہے جہاں ریلوے لائن بنانا مشکل اور مہنگا ہے ریلیں اور سڑکیں ابھی بہت زیادہ نہیں ہیں۔

آبادی :- بنگلہ دیش :- نہایت گنجان آباد ملک ہے۔ اس کی کل آبادی ساڑھے سات کروڑ ہے جس کا بیشتر حصہ دیہات میں رہتا ہے یہاں اوسطاً سوا پانچ سو اشخاص فی مربع کلومیٹر رہتے ہیں۔ **مشہور مقامات** :- ڈھاکہ بنگلہ دیش کا سب سے بڑا شہر اور دارالحکومت ہے۔ یہاں یونیورسٹی بھی ہے۔ یہ پٹ سن کی صنعت کا مرکز ہے۔ پرانے وقتوں میں یہ نہایت نفیس ململ کے لئے مشہور تھا۔ نارائن گنج۔ یہ ڈھاکہ کی بندرگاہ ہے۔ یہاں پٹ سن کے کارخانے بھی ہیں۔ **چٹاگاؤں** (چٹ گرام) یہ بنگلہ دیش کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ سلہٹ۔ میمن سنگھ۔ پبنہ۔ راجشاہی۔ جیسور۔ کھلنا۔ باریسال۔ میجدی۔ کومیلا۔ رنگپور۔ دیناج پور۔ بوگرا۔ کشتیا۔ فرید پور۔ اور رانگامائی دیگر مشہور شہر ہیں۔



Based upon Survey of India map with the permission of the Surveyor General of India.

The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.

The boundary of Meghalaya shown on this map is as interpreted from the North Eastern Areas (Reorganization) Act, 1971, but has yet to be verified.

بھارت کے معزز مہمانوں کیلئے قابل دید مقامات

جب سے بھارت آزاد ہوا ہے یہ دنیا بھر کے ممالک کے عہدیداران اعلیٰ کیلئے زیارت و سیاحت کا مرکز بن گیا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی اعلیٰ ہستی یہاں تشریف فرما رہتی ہے۔ ہمارے یہ معزز مہمان عموماً پالم کے ہوائی اڈے پر اترتے ہیں۔ اور وہاں سے بھارت کی راجدھانی نئی دلی کی خوبصورت سڑکوں پر سے ہوتے ہوئے راشٹرپتی بھون پہنچتے ہیں۔ ان کے استقبال کو سرکاری عہدیداران کے علاوہ عوام کی پرجوش بھیڑیں تمام راستے کے دونوں طرف موجزن ہوتی ہیں۔ دلی میں اکثر ہمارے مہمان سب سے پہلے راج گھاٹ پر راشٹرپتا مہاتما گاندھی جی کی سمادھی پر عقیدت کے پھول چڑھانے جاتے ہیں۔ پھر اس سے کچھ ہی آگے شانتی ون میں پنڈت جواہر لال نہرو کی سمادھی اور اس کے بعد شری لال بہادر شاستری کی سمادھی وجے گھاٹ کی زیارت کرتے ہیں۔ دلی اور نئی دلی کے مقام اتصال پر واقع وسیع رام لیلا گراؤنڈ میں عظیم الشان جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اکثر ہمارے مہمان یہاں کی تاریخی و مشہور عمارات لال قلعہ۔ جامع مسجد۔ قطب مینار۔ انڈیا گیٹ۔ جنتر منتر۔ برلا مندر وغیرہ اور کناٹ پلیس۔ چاندنی چوک وغیرہ پر رونق بازاروں۔ نیز دلی کی عالیشان سرکاری وغیر سرکاری عمارات مثلاً پارلیمنٹ ہاؤس سنٹرل سیکریٹریٹ۔ آل انڈیا ریڈیو سٹیشن۔ سپریم کورٹ۔ راشٹرپتی بھون۔ اشوکا ہوٹل وغیرہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہمارے ان معزز مہمانوں کو ملک کے مشہور مقامات کی سیاحت کا بھی موقع ملتا ہے۔

آگرہ میں شاہجہاں کی ملکہ ممتاز محل کا نہایت خوبصورت روضہ تاج محل دیکھتے ہیں۔ اعتماد الدولہ کا مقبرہ۔ قلعہ آگرہ اور سکندرہ کے مقام پر اکبر اعظم کا مقبرہ۔ نیز یہاں سے ۲۵ میل دور اکبر کی نئی راجدھانی فتح پور سیکری بھی قابل سیاحت ہیں۔

راجستھان کی راجدھانی جے پور مغربی ممالک میں گلابی شہر کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں ہوا محل۔ عجائب گھر اور آمیر کا قلعہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اودے پور کے محلات۔ سہیلیوں کی باڑی۔ جگ مندر۔ جگ نواس اور فتح ساگر جھیل قابل دید ہیں۔ اجمیر میں خواجہ صاحب کی درگاہ اور اڑھائی دن کا جھونپڑہ مشہور ہیں۔

مدھیہ پردیش میں گوالیار کا تاریخی قلعہ۔ تان سین کا مقبرہ۔ محمد غوث کا مقبرہ۔ مادھو ساگر جھیل اور گوالیار کے پرانے حکمرانوں کی چھتریاں قابل دید ہیں۔ اسی راجیہ میں کھجوراہو کے ایک ہزار سال پرانے چٹانوں میں بنے ہوئے قابل دید مندر ہیں۔ جن میں ہزاروں ولولہ انگیز خوبصورت مورتیاں کندہ ہیں۔

بھلائی کا عظیم کارخانہ جہاں لوہے اور فولاد کا سامان بنتا ہے۔ مدھیہ پردیش ہی میں ہے۔ یہ کارخانہ حال ہی میں روس کی امداد سے لگایا گیا ہے۔ یہ بھارت کی صنعتی ترقی کی طرف ایک عظیم قدم ہے۔ مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں بجلی کے بھاری سامان کا نیا عظیم کارخانہ بھی ہندوستان کی بڑھتی ہوئی عظمت کی مثال ہے۔ وادئ چمبل کے منصوبہ کا گاندھی ساگر بند اور اس سے بنی جھیل بھی قابل دید ہیں۔

پنجاب اور ہریانہ کی راجدھانی چنڈی گڑھ جو جدید ترین طرز سے تعمیر کی گئی ہے۔ بھاکڑہ ننگل پراجیکٹ جس کا ۲۲۶ میٹر اونچا عظیم بند دنیا بھر میں اپنی قسم کا سب سے بڑا بند ہے۔ اور امرتسر میں سکھوں کا بے نظیر سنہری مندر دربار صاحب جو نہایت خوبصورت تالاب کے بیچ میں رونق افروز ہے۔ ہمارے معزز مہمانوں کیلئے قابل دید ہیں۔ سونی پت میں سائیکلوں کا سب سے بڑا کارخانہ بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

مغربی بنگال میں چترنجن کا ریلوے انجن بنانے کا کارخانہ اور درگاپور کا لوہے اور فولاد کا کارخانہ بھی سیاحت کے مراکز ہیں۔

راجدھانی کلکتہ بذات خود قابل سیاحت شہر ہے۔ یہاں کا وکٹوریہ میموریل بوٹینیکل گارڈنز۔ چڑیا گھر۔ سرکاری عمارات۔ ہاوڑہ پل اور بندرگاہ قابل دید ہیں۔

مغربی ساحل پر بمبئی بھارت کا میٹروپولیس اور اعلیٰ ترین قدرتی بندرگاہ ہے۔ بمبئی کا گیٹ وے آف انڈیا۔ تاج محل ہوٹل۔ فلورا فونٹین۔ سچوالیہ (سیکریٹریٹ) میونسپل کارپوریشن مالا بار ہل۔ میرین ڈرائیو۔ پرنس آف ویلز میوزیم (عجائب گھر) راجہ بائی ٹاور۔ ایلیفنٹا کے غار جن میں نقاشی اور سنگتراشی کے بے نظیر نمونے ہیں۔ سانتا کروز ہوائی اڈہ جوہو بیچ اور جزیرہ ٹرامبے میں پر۔ مالوبھٹی وغیرہ حیران کن مناظر پیش کرتے ہیں۔

بمبئی بھارت کی صنعت فلم سازی کا مرکز ہے۔ یہ مہاراشٹر کی راجدھانی ہے۔

مہاراشٹر میں الورا اور اجنتا کے شہرہ آفاق غار ہیں۔ یہاں چٹانوں کو تراش کر نہایت کاریگری سے خوبصورت مورتیاں اور بودھ مندر بنائے گئے ہیں۔

میسور کی راجدھانی بنگلور بھی قابل سیاحت ہے۔ وہاں خوبصورت محلات اور کاریگری کے خوبصورت نمونوں کے علاوہ ہوائی جہاز۔ ٹیلیفون اور مشینی اوزار بنانے کے بڑے بڑے کارخانے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

آندھرہ پردیش میں وساکھاپٹنم کے جہاز سازی کے کارخانے۔ مدراس میں ساحل سمندر۔ عجائب گھر اور پیرمبور کی ریل کے ڈبے بنانے کی فیکٹری اور گجرات میں کانڈلا کی نو تعمیر بندرگاہ۔ نیز خلیج کھمبات کے قریب انکلیشور کے علاقہ میں مٹی کے تیل کی نئی دریافتیں بھی قابل سیاحت ہیں۔

کوہ ہمالیہ کے ساتھ ساتھ وادی کشمیر میں سرینگر۔ پہلگام۔ اننت ناگ اور گلمرگ نیز کلو۔ کانگڑہ۔ شملہ۔ منصوری۔ الموڑہ۔ نینی تال اور دارجلنگ صحت افزا مقامات ہیں۔

وارانسی (بنارس) پریاگ (الہ آباد) ہردوار۔ بودھ گیا وغیرہ متبرک مقامات بھی زیارت کے قابل ہیں۔

بھارت کے عہدیداران اعلیٰ

راشٹرپتی (صدر) شری وی وی گری
اُپ راشٹرپتی (نائب صدر) شری جی۔ ایس پاٹھک

پردھان منتری (وزیراعظم) شریمتی اندرا گاندھی
چیف جسٹس مسٹر جسٹس ایس۔ ایم سیکری

برّی فوجوں کے سالارِ اعلیٰ (چیف آف دی آرمی سٹاف) ..... جنرل ایس۔ ایچ۔ ایف۔ جے مانک شاہ
ہوائی فوجوں کے سالارِ اعلیٰ (چیف آف دی ایئر سٹاف) ...... ایئر چیف مارشل پرتاپ چندر لال
بحری فوجوں کے سالارِ اعلیٰ (چیف آف دی نیول سٹاف) ...... ایڈمرل ایس۔ ایم۔ نندہ

منتری منڈل (مجلس وزراء) کے وزیر (Cabinet Ministers)

۱۔ شریمتی اندرا گاندھی۔ وزیراعظم۔ ایٹمی۔ توانائی۔ امورِ داخلہ اطلاعات ونشریات۔
۲۔ شری فخر الدین علی احمد۔ وزیر خوراک وزراعت
۳۔ شری وائی۔ بی چوہان ۔ وزیر خزانہ
۴۔ شری جگجیون رام ۔ وزیر دفاع
۵۔ شری سورن سنگھ ۔ وزیر امورِ خارجہ
۶۔ شری کے۔ ہنومنتیا ۔ وزیر ریلوے
۷۔ ڈاکٹر کرن سنگھ وزیر سیاحت و شہری پرواز
۸۔ شری راج بہادر ..... وزیر امورِ پارلیمنٹری، جہازرانی و انتقال
۹۔ شری معین الحق چودھری۔ وزیر ارتقائے صنعت
۱۰۔ شری سدھارتھ شنکر رائے۔ وزیر تعلیم۔ مجلسی بہبود و کلچر
۱۱۔ شری ایچ۔ آر گوکھلے ..... وزیر قانون و انصاف
۱۲۔ شری ایس۔ موہن کمارمنگلم ۔ وزیر فولاد و معادن (کانین)
۱۳۔ شری سی سُبرامنیم ..... وزیر منصوبہ بندی۔ سائنس و ٹکنولوجی
۱۴۔ شری اوما شنکر دکشت ..... وزیر کارہائے و مکانات

راجیہ منتری (Ministers of State)

۱۔ ڈاکٹر کے۔ ایل راؤ .... آبپاشی و برق
۲۔ شری ایل۔ این مصرا .... تجارتِ خارجہ
۳۔ شری آر۔ کے کھاڈیلکر .... مزدوری اور آبادکاری
۴۔ شری کے۔ وی رگھوناتھ ریڈی۔ کمپنیوں کے معاملات
۵۔ شری ڈی۔ آر۔ چوہان ..... بہم رسانی
۶۔ شری پی۔ سی سیٹھی .... پٹرولیم و کیمیات
۷۔ شری ایچ۔ این بہوگنا ..... رسل و رسائل
۸۔ شری جے۔ کے گجرال ..... کارہائے و مکانات
۹۔ پروفیسر شیر سنگھ .... زراعت
۱۰۔ شری نیتی راج سنگھ چودھری۔ قانون و انصاف
۱۱۔ شری ادم مہتہ .... پارلیمنٹری اور جہازرانی و انتقال
۱۲۔ شری رام نواس مردھا ..... امورِ داخلہ و کارکنان (کرمچاری)
۱۳۔ کے۔ سی پنت ..... امورِ داخلہ۔ ایٹمی توانائی و الیکٹرانکس
۱۴۔ شریمتی نندنی ستپاتھی ..... نشر و اطلاعات
۱۵۔ شری۔ وی۔ سی شکلا .... دفاعی پیداوار
۱۶۔ شری اناصاحب پی۔ شندے ..... زراعت
۱۷۔ شری کے۔ آر۔ گنیش ...... مالیات
۱۸۔ شری شاہ نواز خاں .... فولاد و معادن
۱۹۔ پروفیسر ڈی۔ پی چٹوپادھیائے۔ صحت و خاندانی منصوبہ بندی
۲۰۔ شری گھنشیام اوجھا .... ارتقائے صنعت
۲۱۔ شری موہن دھاریہ .... منصوبہ بندی
۲۲۔ ڈاکٹر سروجنی مہیشی .... سیاحت اور شہری پرواز

سپیکر لوک سبھا .... سردار گوردیال سنگھ ڈھلوں
ڈپٹی سپیکر ״ .... شری جی۔ جی۔ سویل

نوٹ:۔ امتحان سے پہلے تصدیق کرلیں مبادا کہیں تبدیلیاں ہوچکی ہوں۔

بھارت کے مختلف راجیوں کے عہدیداران اعلیٰ
دارالحکومت ۔ رقبہ ۔ آبادی ۔ اور زبانیں

بھارت کا کل رقبہ ۳۲,۶۸,۰۹۰ مربع کلو میٹر

بھارت کی کل آبادی ۱۹۶۱ء ۴۳,۹۰,۷۲,۵۸۲

آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء ۵۴,۷۳,۶۷,۹۲۶

§ (آبادی کے یکم اپریل ۱۹۷۱ء کے اعداد "ساپتاہک ہندوستان" مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۱ء سے لئے گئے)

نمبر شمار	نام راجیہ	دارالحکومت	گورنر (راجپال)	وزیر اعلیٰ (مکھیہ منتری)	رقبہ مربع کلو میٹر	آبادی یکم اپریل ۱۹۷۱ء §	زبانیں
۱	اتر پردیش	لکھنؤ	ڈاکٹر بی۔ گوپالہ ریڈی	پنڈت کملاپتی ترپاٹھی	۲,۹۴,۳۶۶	۸,۸۳,۶۴,۷۷۹	ہندی۔ اردو۔ پہاڑی
۲	اڑیسہ	بھبنیشور	ڈاکٹر ایس۔ ایس انصاری	شری بسوا ناتھ داس	۱,۵۵,۸۶۰	۲,۱۹,۳۴,۸۲۷	اڑیا
۳	آسام (معہ میگھالیہ)	شیلانگ	شری بی۔ کے۔ نہرو	شری مہندر موہن چودھری (میگھالیہ کیپٹن ولیمسن سانگما)	۲,۰۳,۳۹۹	۱,۴۹,۵۲,۱۰۸	آسامی۔ بنگالی
۴	آندھرا پردیش	حیدر آباد	شری کھنڈو بھائی کے۔ ڈیسائی	شری پی۔ وی۔ نرسنگھ راؤ	۲,۷۵,۲۴۴	۴,۳۲,۹۴,۹۵۱	تلگو۔ اردو
۵	بہار	پٹنہ	شری دیو کانت بورا		۱,۷۴,۰۰۸	۵,۶۳,۳۲,۲۴۶	ہندی
۶	پنجاب	چنڈی گڑھ	شری دادا صاحب چنتامنی پاوٹے		۵۰,۳۷۶	۱,۳۴,۷۲,۹۷۲	پنجابی
۷	تامل ناڈو	مدراس	سردار اجل سنگھ	شری ایم۔ کرونا ندھی	۱,۲۹,۹۶۶	۴,۱۱,۰۳,۱۲۵	تامل
۸	جموں و کشمیر	سرینگر	شری بھگوان سہائے	سیّد میر قاسم	۲,۲۲,۸۷۰	* ۴۶,۱۵,۱۷۶	کشمیری۔ ڈوگری۔ اردو
۹	راجستھان	جے پور	سردار حکم سنگھ	شری برکت اللہ خاں	۳,۴۲,۲۶۷	۲,۴۱,۶۶,۰۰۰	راجستھانی (ہندی)
۱۰	کیرل	ترونننت پورم	شری وی۔ وشوناتھن	شری سی اچھوت مینن	۳۸,۸۶۹	۲,۱۲,۸۰,۳۹۷	ملیالم
۱۱	گجرات	گاندھی نگر	شری شریمن نارائن		۱,۸۷,۰۹۱	۲,۶۶,۸۷,۱۸۶	گجراتی
۱۲	مدھیہ پردیش	بھوپال	شری ستیہ نارائن سنہا	شری شیام چرن شکلا	۴,۴۳,۴۵۹	۴,۱۶,۵۰,۶۸۴	ہندی
۱۳	مغربی بنگال	کلکتہ	شری اے۔ ایل۔ ڈائس		۸۷,۶۷۶	۴,۴۴,۰۴,۰۹۵	بنگالی
۱۴	مہاراشٹر	بمبئی	نواب علی یاور جنگ	شری وی۔ پی۔ نائک	۳,۰۷,۲۶۹	۵,۰۳,۳۵,۴۹۲	مراٹھی
۱۵	میسور	بنگلور	شری دھرم ویر		۱,۹۱,۷۵۷	۲,۹۲,۶۳,۳۳۴	کنّاڑی
۱۶	ناگالینڈ	کوہیما	شری بی۔ کے نہرو	شری ہوکیشے سیما	۱۶,۴۸۸	۵,۱۵,۵۶۱	ناگا
۱۷	ہریانہ	چنڈی گڑھ	شری بی۔ این چکرورتی	شری بنسی لال	۴۳,۸۸۷	۹۹,۷۱,۱۶۵	ہندی
۱۸	ہماچل پردیش	شملہ	شری ایس۔ چکرورتی	شری وائی۔ ایس۔ پرمار	۵۸,۲۳۲	۳۴,۲۴,۳۳۲	ہندی۔ پہاڑی

نوٹ :- امتحان سے پہلے استاد صاحب سے عہدیداران کے ناموں کی تصدیق کرلیں۔ کیونکہ یہ وقتاً فوقتاً بدل سکتے ہیں۔

* چینی۔ پاکستانی ناجائز مقبوضہ علاقوں کو چھوڑ کر۔

انجمن اقوام متحدہ (U.N.O.)

دنیا میں امن اور خوشحالی لانے کی خواہش سے ۱۹۴۵ء میں دنیا کے ۵۰ ممالک کے نمائندوں کے دستخطوں سے امریکہ میں سان فرانسسکو کے مقام پر ایک عالمی ادارے کا قیام عمل میں آیا جسے انجمن اقوام متحدہ (یونائیٹیڈ نیشنز آرگنائزیشن) کہتے ہیں۔ اس کے اہم مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ بین الاقوامی امن و سلامتی کو قائم رکھنا۔ ۲۔ اقوام میں دوستانہ تعلقات کو بڑھاوا دینا۔ ۳۔ بنی نوع انسان کی بہبودی کی خاطر اقتصادی، مجلسی اور تمدنی مسائل کو سلجھانے میں نیز انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں کا احترام بنائے رکھنے میں بین الاقوامی سطح پر تعاون دینا۔ ۴۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے مختلف اقوام کی کارروائیوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے والے مرکز کا کام دینا۔

تمام امن پسند قابل اقوام کو اس انجمن کا رکن بننے کا موقع مل سکتا ہے۔

اقوام متحدہ کے اہم ارکان:۔ (۱) سیکریٹریٹ (۲) جنرل اسمبلی (۳) سیکیورٹی کونسل (۴) اقتصادی اور مجلسی کونسل (۵) ٹرسٹی شپ کونسل (۶) بین الاقوامی عدالت (نیدرلینڈز میں ہیگ کے مقام پر)

علاوہ ازیں:۔ محنت۔ زراعت۔ خوراک۔ تعلیم۔ سائنس۔ تمدن۔ اڑان۔ اقتصادیات۔ جوہری توانائی۔ صحت۔ رسل و رسائل اور نشریات۔ موسمیات۔ بحری جہاز رانی تجارت اور بچوں کے بارے میں الگ الگ بین الاقوامی ادارے بھی ہیں۔

دفتر اعلیٰ:۔ اقوام متحدہ کا دفتر اعلیٰ امریکہ میں نیویارک کے مقام پر ہے۔ یورپ میں بڑا دفتر جنیوا میں ہے جو سوئٹزرلینڈ میں ہے۔ بین الاقوامی عدالت نیدرلینڈز کے شہر "دی ہیگ" میں ہے۔ بہت سے ممالک کے بڑے بڑے شہروں میں اس انجمن کے جانکاری کے مراکز قائم ہیں۔ اقوام متحدہ کی کارروائی کیلئے انگریزی، فرانسیسی، روسی، چینی اور سپینش زبانوں کا استعمال ہوتا ہے۔ **طریق کار:۔** جنرل اسمبلی معاملات پر غور کر کے سیکیورٹی کونسل کے آگے اپنی سفارشات پیش کرتی ہے۔ سیکیورٹی کونسل ان کے متعلق فیصلہ دیتی اور کارروائی کرتی ہے۔ یہ کونسل تب تک کارروائی نہیں کر سکتی جب تک کہ اسکے مستقل ممبران (چین۔ فرانس۔ سوویت یونین۔ امریکہ اور برطانیہ) متفق الرائے نہ ہوں۔

ممبر ممالک:۔ اب تک مندرجہ ذیل ۱۳۱ ممالک اس عظیم عالمی ادارے کے ممبر بن چکے ہیں۔

افغانستان	۲۳۔ چین	۴۵۔ گاٹیمالا	۶۷۔ لیبیا	۸۹۔ پیرو	۱۱۱۔ یوکرین
البانیہ	۲۴۔ کولمبیا	۴۶۔ ہیٹی	۶۸۔ لکسمبرگ	۹۰۔ فلپائنز	۱۱۲۔ سوویت روس
الجیریا	۲۵۔ کانگو (برازاویل)	۴۷۔ ہونڈوراز	۶۹۔ مڈغاسکر	۹۱۔ پولینڈ	۱۱۳۔ جمہوریہ متحدہ عربیہ (مصر)
ارجنٹینا	۲۶۔ کانگو (جمہوریت زیر)	۴۸۔ ہنگری	۷۰۔ ملاوی	۹۲۔ پرتگال	۱۱۴۔ برطانیہ (یو۔کے)
آسٹریلیا	۲۷۔ کوسٹاریکا	۴۹۔ آئس لینڈ	۷۱۔ ملائیشیا	۹۳۔ رومانیہ	۱۱۵۔ جمہوریہ متحدہ تانزانیہ
آسٹریا	۲۸۔ کیوبا	۵۰۔ بھارت (انڈیا)	۷۲۔ جزائر مالدیو	۹۴۔ روانڈہ	۱۱۶۔ یو۔ایس۔اے (امریکہ)
بارباڈوز	۲۹۔ سائپرس	۵۱۔ انڈونیشیا	۷۳۔ مالی	۹۵۔ سعودی عرب	۱۱۷۔ اپر وولٹا
بلجیم	۳۰۔ چیکوسلوواکیہ	۵۲۔ ایران	۷۴۔ مالٹا	۹۶۔ سینیگال	۱۱۸۔ اوروگوائے
بولیویا	۳۱۔ ڈہومی	۵۳۔ عراق	۷۵۔ ماؤری ٹینیا	۹۷۔ سیرالیونہ	۱۱۹۔ وینیزویلا
بولٹوانہ	۳۲۔ ڈنمارک	۵۴۔ آئرلینڈ (ایرے)	۷۶۔ میکسیکو	۹۸۔ سنگاپور	۱۲۰۔ یمن
برازیل	۳۳۔ ڈومینیکن ری پبلک	۵۵۔ اسرائیل	۷۷۔ منگولیا	۹۹۔ سومالیہ	۱۲۱۔ یوگوسلاویہ
بلغاریہ	۳۴۔ ایکویڈور	۵۶۔ اٹلی	۷۸۔ مراکو	۱۰۰۔ جنوبی افریقہ	۱۲۲۔ زامبیا
برما	۳۵۔ السالواڈور	۵۷۔ آئیوری کوسٹ	۷۹۔ نیپال	۱۰۱۔ سپین	۱۲۳۔ استوائی گنی
برونڈی	۳۶۔ ایتھوپیہ	۵۸۔ جمیکا	۸۰۔ نیدرلینڈز	۱۰۲۔ سوڈان	۱۲۴۔ سوازی لینڈ
بیلوروس	۳۷۔ فن لینڈ	۵۹۔ جاپان	۸۱۔ نیوزی لینڈ	۱۰۳۔ سویڈن	۱۲۵۔ فجی
کمبوڈیا	۳۸۔ فرانس	۶۰۔ اردن	۸۲۔ نکاراگوا	۱۰۴۔ سیریا	۱۲۶۔ ماریشس
کیمرون	۳۹۔ گابون	۶۱۔ کینیا	۸۳۔ نائیجیریا	۱۰۵۔ تھائی لینڈ	۱۲۷۔ بھوٹان
کینیڈا	۴۰۔ گیمبیا	۶۲۔ کویت	۸۴۔ نائیجر	۱۰۶۔ ٹوگو	۱۲۸۔ جنوبی یمن
سینٹرل افریقن ریپبلک	۴۱۔ غنہ (گھانا)	۶۳۔ لاؤس	۸۵۔ ناروے	۱۰۷۔ ٹرینی ڈاڈ و ٹوبیگو	۱۲۹۔ عمان
سیلون (لنکا)	۴۲۔ گریس (یونان)	۶۴۔ لبنان	۸۶۔ پاکستان	۱۰۸۔ ٹیونیشیا	۱۳۰۔ بحرین
چاڈ	۴۳۔ گواٹے مالا	۶۵۔ [illegible]	۸۷۔ [illegible]	۱۰۹۔ ترکی	۱۳۱۔ قطار
چلی	۴۴۔ گنی	۶۶۔ لائبیریا	۸۸۔ پیراگوئے	۱۱۰۔ یوگنڈا	